ماہنامہ

التبلیغ

راولپنڈی

اپریل/مئی/ جون 2020ء (جلد 17 شمارہ 08,09,10)

جلد 17 شمارہ 08، 09، 10

ماہنامہ التبلیغ راولپنڈی

اپریل/مئی/جون 2020ء

بشرفِ دعا

حضرت نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ

وحضرت مولانا ڈاکٹر تنویر احمد خان صاحب رحمہ اللہ

مدیر
مفتی محمد رضوان

ناظم
مولانا عبدالسلام

مجلسِ مشاورت
مفتی محمد یونس — مفتی محمد ناصر — مولانا طارق محمود

فی شمارہ .... 25 روپے

سالانہ .... 300 روپے

پبلشرز
محمد رضوان
سرحد پرنٹنگ پریس، راولپنڈی

خط وکتابت کا پتہ
ماہنامہ التبلیغ پوسٹ بکس 959
راولپنڈی پوسٹ کوڈ 46000 پاکستان

قانونی مشیر
محمد شرجیل جاوید چوہدری
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
0323-5555686

مستقل رکنیت کے لئے اپنے مکمل ڈاک کے پتہ کے ساتھ سالانہ فیس صرف 300 روپے ارسال فرما کر گھر بیٹھے ہر ماہ ماہنامہ ''التبلیغ'' حاصل کیجئے

ڈاک کا پتہ تبدیل ہوجانے یا ماہنامہ موصول نہ ہونے کی صورت میں رکنیت نمبر کا حوالہ دے کر فوری اطلاع کریں

اس دائرہ میں سرخ نشان آپ کی رکنیت ختم ہونے کی علامت ہے، آئندہ شمارہ رکنیت فیس موصول ہونے پر ارسال کیا جاسکے گا

برائے رابطہ ...... ادارہ غفران ٹرسٹ چاہ سلطان گلی نمبر 17
عقب پٹرول پمپ وچھڑا گودام راولپنڈی صوبہ پنجاب پاکستان
فون: 051-5507530-5507270 فیکس: 051-5702840
www.idaraghufran.org
Email: idaraghufran@yahoo.com
www.facebook.com/Idara Ghufran

ترتیب وتحریر

صفحہ

آئینۂ احوال.......کرونا کی وبا اور لاک ڈاؤن سے حاصل شدہ سبق.....مفتی محمد رضوان 3

درسِ قرآن (سورہ آلِ عمران: قسط3)........آیاتِ محکمات ومتشابہات..............// // 7

درسِ حدیث ... طاعون، کافر کے لیے عذاب اور مومن کے لیے رحمت..// // 23

مقالات ومضامین: تزکیۂ نفس، اصلاحِ معاشرہ واصلاحِ معاملہ

افادات وملفوظات..// // 30

اللہ سے عافیت مانگیے!..مولانا شعیب احمد 36

ماہِ ربیع الاول: نویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات..........مولانا طارق محمود 40

علم کے مینار: ... تدوینِ حدیث وفقہ کے ابتدائی مراحل (حصہ دوم)...مفتی غلام بلال 42

تذکرۂ اولیاء:....عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ملکِ شام میں طاعون.....مفتی محمد ناصر 47

پیارے بچو!............................ڈر کا ماحول..................مولانا محمد ریحان 61

بزمِ خواتین ....خلع لینے میں خواتین کے اختیارات (دوسرا حصہ).......مفتی طلحہ مدثر 63

آپ کے دینی مسائل کا حل........شبلی اور فراہی (قسط2)..............ادارہ 70

کیا آپ جانتے ہیں؟..............موزوں پر مسح............مفتی محمد رضوان 83

عبرت کدہ .... فرعون کی دھمکیاں اور ''رجلِ مومن''

کی دعوت (حصہ چہارم)..مولانا طارق محمود 86

طب وصحت..........................''سویا'' یا ''سوئے''.............حکیم مفتی محمد ناصر 89

اخبارِ ادارہ ....ادارہ کے شب وروز..................................// // 94

اخبارِ عالم ...... قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں...........مولانا غلام بلال 97

www.idaraghufran.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینۂ احوال

مفتی محمد رضوان

کرونا کی وبا اور لاک ڈاؤن سے حاصل شدہ سبق

کئی ماہ سے لگاتار ملک بھر کیا، دنیا بھر میں خصوصی وائرس کی وجہ سے لاک ڈاؤن اور کرفیو کا سماں قائم رہا، جس کے کچھ اثرات اب بھی باقی ہیں۔

یکلخت تمام کاروبارِ زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا، جہاز، ٹرینیں، بسیں، گاڑیاں، تعلیم گاہیں، دوکانیں، سرکاری وغیر سرکاری دفاتر، عدالتیں، اور یہاں تک کہ مساجد اور عبادت گاہیں، مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی، اور حرمین شریفین کی زیارت، سب ہی چیزیں ایک طرح سے بند ہوگئیں۔

حکومتوں کی طرف سے وائرس کی وباء سے حفاظت کی خاطر لوگوں کی نقل وحرکت پر پابندی عائد کر دی گئی، لوگوں کو گھروں میں محصور کر دیا گیا، ایک دوسرے سے ملنے جلنے کو منع کر دیا گیا، اور ایک دوسرے سے سماجی فاصلے رکھنے کی تلقین کی گئی۔

اور ایک دوسرے سے اتنا خوف وہراس پھیلا دیا گیا کہ کچھ عرصہ تک تو میاں بیوی اور والدین اولاد بھی ایک دوسرے سے قربت اختیار کرنے سے سہم کر رہ گئے۔

اس کے نتیجے میں شاید اس سال وسیع پیمانہ پر حج کے زائرین بھی حج نہ کر سکیں۔

ہم نے اپنی زندگی میں اس قسم کا منظر پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

اس لیے ہم سب کے لیے یہ سب کچھ بہت اجنبی تھا، نوجوان نسل کے لیے تو لاک ڈاؤن کی پابندی پر عمل ذہنی اعتبار سے بہت مشکل تھا، کیونکہ موجودہ نوجوان نسل نے جس ماحول میں آنکھ کھولی، اس میں نقل وحرکت، چہل پہل کے علاوہ اور کیا کچھ اس نے دیکھا ہوگا۔

البتہ ادھیڑ عمر اور خاص طور پر پختہ عمر حضرات کے لیے اس لاک ڈاؤن کی پابندی پر عمل ذہنی طور پر فی نفسہٖ زیادہ مشکل نہ تھا، معاشی اور دیگر ضروری سرگرمیوں کی مشکلات تو اپنی جگہ، لیکن گھروں میں مقید ہو کر رہنے کا عمل ذہنی طور پر ادھیڑ اور خاص کر پختہ عمر حضرات کے لیے اس لیے زیادہ اجنبی اور

www.idaraghufran.org

وحشت کا باعث نہ بنا، کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی کا کچھ حصہ ایسے ماحول میں گزارا، جس وقت اتنی زیادہ چہل پہل اور نقل وحرکت نہ تھی، اس زمانے میں نہ تو جہاز ایجاد ہوئے تھے، نہ بسوں، گاڑیوں، موٹر سائیکلوں وغیرہ کا اتنا زیادہ سلسلہ تھا، شاید ہی کسی گھر میں موٹر سائیکل ہوتی ہو، بائی سائیکل بھی کسی کسی گھر میں ہوا کرتی تھی، ٹرینیں بھی محدود اور مخصوص علاقوں میں چلا کرتی تھیں، ہر جگہ سفری سہولیات بھی میسر نہ تھیں، اس زمانے میں ویسے بھی لوگ سفر واسفار کے بہت کم عادی تھے، کبھی کبھار ہی سفر وغیرہ کی ضرورت پیش آیا کرتی تھی، لوگوں کی اکثر ضروریاتِ زندگی، ان کی رہائش گاہ کے قرب وجوار میں پوری ہو جاتی تھیں، ایک دوسرے سے ملنا جلنا بھی محدود تھا، حج جیسے سفر کے لیے بھی خال خال ہی کوئی جایا کرتا تھا، بعض اوقات پوری آبادی میں ڈھونڈنے سے ایک آدھ کوئی شخص حج کرنے والا ملا کرتا تھا، اور اگر کوئی ایسا شخص ہوتا، تو وہ خاص ''حاجی'' کے لقب سے پکارا جاتا تھا اور اس لقب کے ساتھ اس شخص کو ایک امتیازی شرف کا حامل سمجھا جاتا تھا، مغرب کے بعد آبادیوں میں چہل پہل بھی ایک طرح سے تھم جاتی تھی، اس وقت نہ موجودہ طرز کے بازار تھے، نہ ہی رات کے وقت، موجودہ زمانے کی سیر وتفریح اور شب بیداری کا سلسلہ تھا۔

لیکن دیکھتے ہی دیکھتے سب کچھ بدل کر رہ گیا، نقل وحمل، ربط وضبط اور میل وملاقات کا سلسلہ طول پکڑ گیا اور اتنا ترقی پکڑ گیا کہ بہت سے لوگوں کی روزمرہ کی ضروریاتِ زندگی، سفر کے ساتھ وابستہ ہوگئیں، پہلے زمانے کے لوگوں کو زندگی میں جتنے فاصلوں کو شاذ ونادر ہی طے کرنے کی نوبت آیا کرتی تھی، اب وہ بہت سے لوگوں کے لیے روزانہ کا معمول بن گئے ہیں۔

ظاہر ہے کہ اس ماحول میں آنکھیں کھولنے والوں کے لیے لاک ڈاؤن کا یہ طویل عرصہ ذہنی طور پر نہایت وحشت اور سخت آزمائش اور ذہنی تناؤ کا باعث تھا۔

خیر جس طرح بھی ہو، اللہ اللہ کر کے کسی نہ کسی طرح ایک طویل سخت لاک ڈاؤن کا عرصہ گزر گیا، جو بہت سے سبق چھوڑ گیا، اور بہت سے لوگوں کو آزمائش سے گزار گیا، کچھ لوگوں نے سبق حاصل کیا، کچھ نے کوئی سبق حاصل نہیں کیا، کچھ لوگ اس آزمائش میں کامیاب ٹھہرے، کچھ ناکام شمار ہوئے۔

موضوع تو بہت طویل ہے، البتہ ہم ذیل میں چند مختصر چیزوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جن سے

اصل نتائج کواخذ کرنا زیادہ مشکل نہ ہوگا۔

(1)...... کرونا وائرس(Coronavirus) کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بنیادی طور پر یہ وائرس جانوروں کی بیماری ہے، جوانسانوں میں منتقل ہوئی ہے۔

ایک عرصے سے دنیا کے مختلف علاقوں میں، حرام اور زہریلے جانوروں کو کھانے، اور کتوں جیسے جانوروں کوشوقیہ طور پر پالنے اوران کوساتھ رکھنے، کا جوسلسلہ ترقی پکڑ گیا ہے۔

کروناوائرس اس طرزِعمل سے بچنے بچانے کا سبق دیتا ہے۔

(2)...... زنا، ہم جنس پرستی، اورفحاشی و بے حیائی جیسے گناہ، جومعاشرے میں عام ہوگئے ہیں، اوروہ دراصل حیوانی خصلتیں ہیں، جوکرانا وائرس جیسی وباؤں کا سبب ہیں، ان سے بطورِخاص اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔

(3)...... موجودہ حالات نے اسلام کی طرف سے پیش کردہ صفائی، ستھرائی اور خاص کر وضو کی اہمیت کوواضح کردیا۔

اسلام نے رات دن، کم ازکم پانچ اوقات میں وضوکرنے کی جوتعلیم دی ہے، جس میں ہاتھ، منہ، ناک، کان، آنکھیں، پاؤں، سب ہی ایسے اعضاءکودھونے کا حکم ہے، جوعام طور پر جراثیموں سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

اوراسلام میں نہانے، دھونے اورلباس اوراشیاءکوصاف ستھرارکھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

ان سب چیزوں کواپنی زندگی کا معمول بنانا چاہیے۔

(4)...... دینِ اسلام میں ایک دوسرے کے ضروری اور واجبی حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ، فضول اور بے جا اختلاط، اورناجائز میل جول سے منع کیا گیا ہے، اورخاص طور پر فتنوں کے دور میں، حتی الامکان گھروں میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اسلام کی ان تعلیمات پرزندگی کے ہرمرحلے میں عمل کرنا چاہیے۔

(5)...... حفظانِ صحت کے لیے، دینِ اسلام کی طرف سے کھانے پینے کے سلسلے میں اعتدال کو اختیارکرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

www.idaraghufran.org

جس میں بسیار خوری سے اجتناب کرنا، کم خوری کو اختیار کرنا اور وقتاً فوقتاً روزے رکھنے کا اہتمام کرنا، اور مضرِ صحت اشیاء کے کھانے پینے سے اجتناب کرنا، اور شہد، کھجور، کلونجی، سنا مکی، وغیرہ، طبِ نبوی سے ثابت شدہ جیسی اشیاء سب داخل ہیں۔

ان سب چیزوں کو اپنی زندگی کا معمول بنانا چاہیے۔

(6)...... صبح وشام اور مختلف اوقات واحوال کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے، اور ان کو معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیے، مسنون دعائیں دراصل، مختلف آفات وبلیات سے حفاظت وعافیت کا اہم اور مؤثر ذریعہ ہیں۔

(7)...... جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آزمائش پیش آجائے، تو اس پر مومنوں کو صبر واستقامت اور رجوع الی اللہ کا اہتمام کرنا چاہیے، اور اس کے بجائے، خوف وہراس پھیلانے والی باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(8)...... جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے صاحبِ حیثیت وثروت بنایا ہے، انہیں چاہیے کہ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد واعانت کریں۔

خاص طور پر جو حضرات، ہر سال نفلی حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرتے تھے، اس مرتبہ حج وعمرہ میں خرچ کی جانے والی، وہ رقم غریبوں کی ضروریات میں خرچ کریں۔

تاہم پیشہ ور لوگوں پر رقم خرچ کرکے، اس کو ضائع کرنے سے بچائیں۔

(9)...... لاک ڈاؤن کے عرصہ میں بہت سے لوگوں کے اپنے بیوی بچوں اور اہلِ خانہ کے ساتھ حسنِ معاشرت اور اخلاقیات کا بھی امتحان ہوگیا کہ کون کتنے اچھے اخلاق کا مالک ہے، کیونکہ دوسرے کے ساتھ زیادہ لمبا وقت گزارنے سے اخلاقیات کا صحیح اور اعلیٰ امتحان ہوتا ہے۔

(10)...... لاک ڈاؤن کے ذریعے سے ہمیں یہ سبق بھی حاصل ہوا کہ ہر انسان کو اپنی روزمرہ کی ضروریات کے لیے حتی المقدور، اس طرح تیار رہنا چاہیے کہ کسی وقت بھی اللہ نہ کرے کہ اچانک لاک ڈاؤن، یا کرفیو وغیرہ کی فضاء قائم ہوجائے، تو اپنے گھر میں جملہ ضروریات موجود ہوں، اور کوئی غیر معمولی پریشانی پیش نہ آئے۔

اللہ تعالیٰ اصلاحِ احوال کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

درسِ قرآن (سورہ آلِ عمران: قسط3، آیت نمبر7تا9) مفتی محمد رضوان

آیاتِ محکمات و متشابہات

هُوَ الَّذِیْ أَنْزَلَ عَلَيْکَ الْکِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْکِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ .فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ .وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ .وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِهِ . كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا .وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ.رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً. إِنَّکَ أَنْتَ الْوَهَّابُ .رَبَّنَا إِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ. إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ(سورة آل عمران، رقم الآيات ٧، تا ٩)

ترجمہ: وہی ہے جس نے نازل کیا تجھ پر کتاب کو، جس کی آیات محکمات ہیں، وہ کتاب کی اصل ہیں، اور دوسری متشابہات ہیں، پس وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہے، تو وہ اتباع کرتے ہیں اُن کی، جو متشابہ ہیں، فتنے کو تلاش کرتے ہوئے، اور ان کی تاویل کو تلاش کرتے ہوئے، اور نہیں ہے علم اُن کی تاویل کا، سوائے اللہ کے، اور جو رسوخ رکھنے والے ہیں علم میں، وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ان پر، سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں، اور نہیں نصیحت حاصل کرتے، مگر عقل والے ہی۔اے ہمارے رب! نہ ٹیڑھا کیجیے ہمارے دلوں کو، ہماری ہدایت کے بعد، اور ہبہ کیجیے ہمارے لیے، اپنے پاس سے رحمت کو، بے شک خاص تو ہی بہت زیادہ ہبہ کرنے والا ہے۔اے ہمارے رب! بے شک تو جمع کرنے والا ہے، لوگوں کو، ایسے دن کے لیے کہ شک نہیں ہے اس میں، بے شک اللہ نہیں خلاف کرتا، وعدے کے (سورہ آلِ عمران)

تفسیر و تشریح

مذکورہ آیات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سی آیات ایسی نازل فرمائی ہیں،

www.idaraghufran.org

جو محکم ہیں، اور وہی کتاب اللہ اور قرآن مجید کی اصل اور بنیاد ہیں، جن کو سمجھنے اور عمل کرنے پر نجات کا دارومدار ہے۔

اور ان کے مقابلے میں بعض آیات متشابہ ہیں، جن کے معنیٰ اتنے واضح نہیں، اور وہ آیات پہلے درجہ کی محکم آیات کی طرح ''اُمُّ الکتاب'' نہیں، لہٰذا ان متشابہ آیات کے ناحق اور غلط معنیٰ نکال کر یا ایسی تاویل کر کے فتنہ برپا نہیں کرنا چاہئے، ایسا کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں، جن کے دلوں میں ٹیڑھ پن اور کجی ہوتی ہے، جبکہ ان متشابہ آیات کا صحیح مطلب اللہ ہی جانتا ہے۔

اور جو واضح و مضبوط علم والے ہوتے ہیں، وہ فتنہ کرنے اور اپنی طرف اور اپنی رائے سے کوئی تاویل کرنے کے بجائے، یہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے، خواہ وہ محکم آیات ہوں، یا وہ متشابہ آیات ہوں، یہ سب ہمارے رب کی طرف سے نازل کردہ ہیں۔

اور اللہ کی آیات سے صحیح نصیحت تو عقل والے لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔

یہ مضبوط اور راسخ علم والے، جو اللہ کی تمام محکم و متشابہ آیات پر ایمان رکھتے ہیں، اور ہر طرح کی آیات سے مختلف طریقوں سے عبرت و نصیحت حاصل کرتے ہیں، وہ یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ:

> ''اے ہمارے رب! نہ ٹیڑھا کیجیے ہمارے دلوں کو، ہماری ہدایت کے بعد، اور ہبہ کیجیے ہمارے لیے، اپنے پاس سے رحمت کو، بے شک خاص تو ہی بہت زیادہ ہبہ کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! بے شک تو جمع کرنے والا ہے، لوگوں کو، ایسے دن کے لیے کہ شک نہیں ہے اس میں، بے شک اللہ نہیں خلاف کرتا وعدے کے''۔

جس شخص کو قرآن کی کسی آیت کے صحیح معنیٰ معلوم ہوں، خواہ قرآن کی دوسری آیات سے، یا سنت سے، وہ تو قابلِ قبول ہوں گے، اور قرآن وسنت کے خلاف معنیٰ قابلِ قبول نہ ہوں گے۔

ظاہر ہے کہ قرآن وسنت کا علم عالمِ دین ہی کے پاس ہوتا ہے، اس لیے اس کے معنیٰ عالمِ دین سے معلوم کرنا چاہئے، اور جس کے معنیٰ عالمِ دین کو بھی معلوم نہ ہوں، اس پر اسی طرح جوں کا توں، کھود کرید کیے بغیر ایمان لانا چاہئے، احادیث وروایات سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

www.idaraghufran.org

تلاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الآيَةَ: (هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الكِتَابَ، مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الكِتَابِ، وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ، فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الفِتْنَةِ، وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ، وَالرَّاسِخُونَ فِي العِلْمِ يَقُولُونَ: آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الأَلْبَابِ) قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِذَا رَأَيْتِ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكِ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ(بخاری، رقم الحديث ۴۵۴۷)

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ آلِ عمران کی) یہ آیت تلاوت فرمائی کہ:

”هُوَ الَّذِیْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ .فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِیْ قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ .وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ .وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِهِ .كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا .وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں، جو متشابہ آیات کے درپے ہیں، تو یہی لوگ ہیں، جن کی اللہ نے نشاندہی کی ہے، تو آپ ان سے بچ کر رہیں (بخاری)

اور سنن ابنِ ماجہ کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ:

فَقَالَ :يَا عَائِشَةُ، إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ، فَهُمُ الَّذِينَ عَنَاهُمُ اللّٰهُ، فَاحْذَرُوهُمْ(سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۴۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں، جو ان (متشابہ آیات) میں جھگڑتے ہیں، تو یہی لوگ ہیں، جن کی اللہ نے نشاندہی کی ہے، تو آپ ان سے بچ کر رہیں (ابنِ ماجہ)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قرآن مجید کی متشابہ آیات سے فتنہ اور جھگڑے کو اختیار کرتے

www.idaraghufran.org

ہیں، یہ وہی لوگ ہیں، جن کے دلوں میں ٹیڑھ پن اور کجی ہے، اور ان سے بچنے کا حکم ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ "الْكِتَابُ الْأَوَّلُ نَزَلَ مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ مِنْ سَبْعَةِ أَبْوَابٍ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، زَاجِرٍ، وَآمِرٍ، وَحَلَالٍ، وَحَرَامٍ، وَمُحْكَمٍ، وَمُتَشَابِهٍ، وَأَمْثَالٍ، فَأَحِلُّوا حَلَالَهُ، وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ، وَافْعَلُوا مَا أُمِرْتُمْ بِهِ، وَانْتَهُوا عَمَّا نُهِيتُمْ عَنْهُ، وَاعْتَبِرُوا بِأَمْثَالِهِ، وَاعْمَلُوا بِمُحْكَمِهِ، وَآمَنُوا بِمُتَشَابِهِهِ، وَقُولُوا: آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا، وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ (مستدرک حاکم، رقم الحديث ٣١٤٤)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قرآن مجید سے) پہلی (آسمانی) کتاب ایک باب سے، اور ایک حرف پر نازل ہوئی ہے، اور قرآن سات بابوں سے، سات حروف پر نازل ہوا ہے، جو تنبیہ کرنے والا ہے، اور حکم دینے والا ہے، اور حلال وحرام، اور محکم اور متشابہ آیات اور مثالوں پر مشتمل ہے، تو تم اس کے حلال، کو حلال سمجھو، اور اس کے حرام، کو حرام سمجھو، اور اس میں جس چیز کا تمہیں حکم دیا جائے، اس پر عمل کرو، اور جس چیز سے منع کیا جائے، اس سے باز آجاؤ، اور اس کی مثالوں سے عبرت حاصل کرو، اور اس کی محکم آیات پر عمل کرو، اور اس کی متشابہ آیات پر ایمان لاؤ، اور یہ کہو کہ ہم اس پر ایمان لائے، سب ہمارے رب کی طرف سے ہے، اور نہیں نصیحت حاصل کرتے، مگر عقل والے ہی (مستدرک حاکم)

مذکورہ حدیث سند کے اعتبار سے ''منقطع'' ہے، لیکن اس کی تائید دوسری روایات سے ہوتی ہے، جن کی وجہ سے یہ روایت ''حسن'' درجے میں داخل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی سات طریقے کی قرائتیں ہیں، اور قرآن مجید میں سات قسم کے مضامین بیان ہوئے ہیں۔

www.idaraghufran.org

لہٰذا سب پر اپنے اپنے درجہ کے اعتبار سے ایمان لانے کا حکم ہے۔

حضرت مسروق سے روایت ہے کہ:

جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللهِ رَجُلٌ فَقَالَ :تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفَسِّرُ هَذِهِ الْآيَةَ :(يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ)قَالَ :يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ، فَيَأْخُذُ بِأَنْفَاسِهِمْ حَتَّى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ :اللهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ :اللهُ أَعْلَمُ(مسلم، رقم الحديث ٢٧٩٨ "٤٠"مسند أحمد،رقم الحديث ٣٦١٣)

ترجمہ: حضرت عبداللہ (بن مسعود) کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا کہ میں مسجد میں ایک ایسے آدمی کو چھوڑ کر آیا ہوں، جو اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرتا ہے، وہ (سورہ دخان کی) اس آیت "يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ" کہ جس دن آسمان پر واضح دھواں ظاہر ہوگا، کی تفسیر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ قیامت کے دن دھواں لوگوں کے سانسوں کو بند کر دے گا، یہاں تک کہ ان کی زکام کی سی کیفیت ہو جائے گی، تو حضرت عبداللہ (بن مسعود) نے فرمایا کہ جو آدمی کسی بات کا علم رکھتا ہو، وہ وہی بات کہے اور جو علم نہ رکھتا ہو، تو چاہئے کہ وہ یہ کہے کہ اللہ ہی زیادہ جانتا ہے، پس بے شک آدمی کی عقلمندی یہ ہے کہ وہ جس بات کا علم نہ رکھتا ہو، اس کے بارے میں یہ کہے کہ اللہ ہی زیادہ جانتا ہے (مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی جس آیت کے صحیح معنیٰ معلوم نہ ہوں، ان کے متعلق بغیر علم کے محض اپنی رائے قائم کرنا عقل مندی کے بجائے، حماقت و بے وقوفی ہے۔

حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ،وَقَبْضُهُ أَنْ يَذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَايَدْرِىْ مَتٰى يُفْتَقَرُ إِلَيْهِ – أَوْ يَفْتَقِرُ إِلٰى مَاعِنْدَهٗ–

www.idaraghufran.org

وَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَدْعُونَكُمْ إِلٰى كِتَابِ اللهِ وَقَدْ نَبَذُوهُ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّقَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيقِ (سنن دارمی، رقم الحديث ۱۴۵ "۱۴"، باب من هاب الفتيا وكره التنطع والتبدع)

ترجمہ: علم کے اُٹھ جانے سے پہلے ہی علم حاصل کرلو، علم کا اُٹھ جانا یہ ہے کہ اہلِ علم رخصت ہوجائیں، خوب مضبوطی سے علم حاصل کرو، تمہیں کیا خبر کہ کب دوسروں کو اس کے علم کی ضرورت پیش آجائے، یا کب خود اُسے علم کی ضرورت پیش آجائے؛ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے، جو یہ گمان اور دعویٰ کریں گے کہ وہ تمہیں قرآن کی دعوت دیتے ہیں، حالانکہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو پسِ پُشت ڈال دیا ہوگا، اس لیے علم پر مضبوطی سے قائم رہو، اور نئی بدعتوں، اور مبالغہ آرائیوں اور بے فائدہ غوروخوض سے بچو، اور تم پر لازم ہے کہ (سلفِ صالحین کے) پُرانے راستہ پر قائم رہو (دارمی)

اس سے معلوم ہوا کہ بعض لوگ بظاہر قرآن مجید کی دعوت دینے والے ہوں گے، مگر درحقیقت وہ قرآن کی مخالفت کرنے والے ہوں گے، اور وہ قرآن کے نام سے گمراہی والی باتیں بیان کریں گے۔

ایسی صورت میں سنت اور سلف کے طریقہ اور ان کے بیان کردہ معانی ومطالب کا اعتبار ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ -ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوا، وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوهُ إِلَى عَالِمِهِ " (مسند احمد، رقم الحديث ۷۹۸۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے، قرآن میں جھگڑنا کفر ہے، یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا، اس لئے (قرآن کی) جو بات تمہیں

سمجھ آ جائے اس پر عمل کرو اور جو سمجھ نہ آئے، اسے اس قرآن کے عالم کی طرف لوٹا دو (مسنداحمد)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اَلْجِدَالُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ(مسند الشاميين للطبرانى، رقم الحديث ١٣٠٥ ،مستدرك حاكم، رقم الحديث ٢٨٨٣)

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں اختلاف کفر ہے(طبرانی،حاکم)

مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی جو بات واضح طور پر سمجھ آئے، اس کو مان لینا اور اس پر عمل کر لینا چاہئے، اور جو بات سمجھ نہ آئے، اسے قرآن وسنت کا علم رکھنے والے سے معلوم کرنا چاہئے، اور خود سے کوئی رائے قائم نہیں کرنی چاہئے، اور قرآن مجید میں بغیر علم کے رائے زنی اور اختلاف و جھگڑا کفریہ عمل ہے، جو بسا اوقات حقیقی کفر تک پہنچانے کا سبب بن جاتا ہے، اس لیے اس کو کفر فرمایا۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا تُجَادِلُوا بِالْقُرْآنِ وَلَا تُكَذِّبُوا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ, فَوَاللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُجَادِلُ بِالْقُرْآنِ فَيُغْلَبُ , وَإِنَّ الْمُنَافِقَ لَيُجَادِلُ بِالْقُرْآنِ فَيَغْلِبُ (مسند الشاميين للطبرانى، رقم الحديث ٩٤٢) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قرآن میں اختلاف مت کرو، اور کتاب اللہ کے بعض حصے کو بعض کی وجہ سے نہ جھٹلاؤ، پس اللہ کی قسم مومن قرآن میں اختلاف کرتا ہے، تو (بظاہر) مغلوب ہو جاتا ہے، اور منافق قرآن میں اختلاف کرتا ہے تو (بظاہر) غالب آ جاتا ہے(طبرانی)

مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کے ذریعہ سے جھگڑا و اختلاف کرنا، اور قرآن کی آیتوں کو ایک دوسرے کے خلاف قرار دے کر ایک کا اقرار اور ایک کا انکار کرنا، مومن کی شان نہیں، ایسی صورت

[1] قال الالبانی: فالسند صحيح (سلسلة الأحاديث الصحيحة ،تحت رقم الحديث ٣٤٤٧)

www.idaraghufran.org

حال پیش آنے پر مومن علیٰحدگی اختیار کر لیتا ہے، اور منافق چرب لسانی سے کام لیتا ہے، جس سے کم فہم لوگ، مومن کو مغلوب اور منافق کو غالب سمجھ لیتے ہیں، مگر سنت کی رُو سے مومن کا مذکورہ طرزِ عمل ہی درست اور عنداللہ، قابلِ کامیابی وکامرانی ہے۔

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا (مسلم، رقم الحديث ٢٦٦٧ "٣"،باب النهى عن اتباع متشابه القرآن، والتحذير من متبعيه، والنهى عن الاختلاف فى القرآن)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن اس وقت تک پڑھتے رہو، جب تک تمہارے دلوں کو اس پر اتفاق ہو اور جب تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے، تو اٹھ جاؤ (مسلم)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ جب قرآن مجید میں بے جا اختلاف ونزاع ہو، تو مومن کو اس سے الگ ہونا چاہئے، جیسا کہ گزشتہ حدیث سے بھی معلوم ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

هَجَّرْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، قَالَ :فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ، فَقَالَ :إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ (مسلم، رقم الحدث ٢٦٦٦ "٢"،باب النهى عن اتباع متشابه القرآن، والتحذير من متبعيه، والنهى عن الاختلاف فى القرآن)

ترجمہ: ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی، جو ایک آیت میں اختلاف کر رہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر غصہ کے اثرات تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ (اللہ

کی) کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَقْبَلْتُ أَنَا وَأَخِي وَإِذَا مَشْيَخَةٌ مِنْ صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ عِنْدَ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهِ، فَكَرِهْنَا أَنْ نُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ، فَجَلَسْنَا حَجْرَةً ، إِذْ ذَكَرُوا آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ، فَتَمَارَوْا فِيهَا، حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا، قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ،يَرْمِيهِمْ بِالتُّرَابِ، وَيَقُولُ " :مَهْلًا يَا قَوْمِ، بِهَذَا أُهْلِكَتِ الْأُمَمُ مِنْ قَبْلِكُمْ، بِاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، وَضَرْبِهِمُ الْكُتُبَ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَمْ يَنْزِلْ يُكَذِّبُ بَعْضُهُ بَعْضًا، بَلْ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ، فَاعْمَلُوا بِهِ ، وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ، فَرُدُّوهُ إِلَى عَالِمِهِ (مسنداحمد،رقم الحديث ٦٧٠٢)

ترجمہ: ایک مرتبہ میں اپنے بھائی کے ساتھ آیا، تو کچھ بزرگ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مسجد نبوی کے کسی دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے ان کے درمیان گھس کر تفریق کرنے کو اچھا نہیں سمجھا، اس لئے ہم ایک کونے میں بیٹھ گئے، اس دوران لوگوں نے قرآن کی ایک آیت کا تذکرہ چھیڑا، اور (اس کی تفسیر میں) ان کے درمیان اختلافِ رائے ہو گیا، یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہونے لگیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں باہر تشریف لائے، آپ کا چہرہ مبارک (غصہ کی وجہ سے) سرخ ہو رہا تھا، اور آپ ان کی طرف مٹی پھینک رہے تھے، اور فرما رہے تھے کہ اے لوگو! رک جاؤ! تم سے پہلی امتیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ انہوں نے اپنے انبیاء کے سامنے اختلاف کیا اور اپنی (آسمانی) کتابوں کے ایک حصے کو دوسرے حصے پر مارا، قرآن اس طرح نازل نہیں ہوا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کی تکذیب کرتا ہو، بلکہ وہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے، اس لئے تمہیں جتنی بات کا علم ہو اس پر عمل کر لو اور جو معلوم نہ ہو تو

www.idaraghufran.org

اسے اس کا علم رکھنے والے سے معلوم کرلو(مسند احمد)

اورحضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

جَلَسْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا مَا جَلَسْتُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَغْبَطَ عِنْدِي ,قَالَ :فَخَرَجَ مِنْ وَرَاءِ حُجُرَاتِهِ قَوْمٌ يُجَادِلُونَ بِالْقُرْآنِ ,قَالَ :فَخَرَجَ مُحْمَرَّةٌ وَجْنَتَاهُ كَأَنَّمَا يَقْطِرَانِ دَمًا فَقَالَ :يَا قَوْمِ لَا تُجَادِلُوا بِالْقُرْآنِ ,فَإِنَّمَا ضَلَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِجِدَالِهِمْ إِنَّ الْقُرْآنَ لَمْ يَنْزِلْ لِيُكَذِّبَ بَعْضُهُ بَعْضًا ,وَلَكِنْ نَزَلَ لِيُصَدِّقَ بَعْضُهُ بَعْضًا ,فَمَا كَانَ مِنْ مُحْكَمِهِ فَاعْمَلُوا بِهِ ,وَمَا كَانَ مِنْ مُتَشَابِهِهِ فَآمِنُوا بِهِ(بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث،رقم الحديث ۷۳۵)

ترجمہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی مجلس میں بیٹھا کہ اس مجلس سے پسندیدہ مجلس میں پہلے اور بعد میں کبھی نہیں بیٹھا، ایک مرتبہ کچھ لوگ حجروں کے پیچھے سے آئے، جو قرآن میں اختلاف کررہے تھے،تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ کا چہرہ سرخ ہورہا تھا، اور آپ کی آنکھوں کے کنارے گویا اس طرح تھے، جیسے اس میں سے خون ٹپک رہا ہو، آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! قرآن میں اختلاف نہ کرو، تم سے پہلی امتیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ انہوں نے اختلاف کیا، قرآن اس طرح نازل نہیں ہوا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی تکذیب کرے، بلکہ وہ اس طرح نازل ہوا ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرتا ہے، اور جو اس قرآن میں متشابہات ہوں، ان پر ایمان لاؤ (ان میں نزاع واختلاف نہ کرو)(مسند احمد)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :الْقُرْآنُ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، عَلَى أَيِّ حَرْفٍ قَرَأْتُمْ، فَقَدْ أَصَبْتُمْ، فَلَا تَتَمَارَوْا فِيهِ، فَإِنَّ الْمِرَاءَ فِيهِ كُفْرٌ "(مسند احمد، رقم الحديث ۱۷۸۱۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے، لہٰذا تم جس حرف کے مطابق پڑھوگے، صحیح پڑھوگے، اس لئے تم قرآن میں جھگڑا مت کرو، کیونکہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے (مسند احمد)

مذکورہ احادیث وروایات سے بھی معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی جن آیات کے معنیٰ کسی پر مشتبہ ہوں، ان میں بغیر علم کے رائے زنی اور اختلافِ رائے پیدا کرنا یا ایک کا اقرار اور دوسرے کا انکار کرنا، سخت خطرناک طرزِ عمل ہے۔

اس کے بجائے، یا تو قرآن وسنت کا علم رکھنے والے سے معلوم کرنا چاہیئے، اور صاحبِ علم کو بھی قرآن وسنت کی روشنی میں معنیٰ ومطلب کو بیان کرنا چاہیئے، بصورتِ دیگر اس کی مراد میں رائے زنی کرنے کے بجائے، اس پر اجمالاً ایمان لانا چاہیئے، اور تفصیل کو اللہ کے حوالہ کرنا چاہیئے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَيَهْلِكُ مِنْ أُمَّتِيْ أَهْلُ الْكِتَابِ وَأَهْلُ اللَّبَنِ قَالَ عُقْبَةُ: مَا أَهْلُ الْكِتَابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَتَعَلَّمُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ يُجَادِلُوْنَ بِهِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا قَالَ: فَقُلْتُ :مَا أَهْلُ اللَّبَنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ وَيُضِيْعُوْنَ الصَّلَوَاتِ

(مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۳۴۱۷، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ مریم)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب میری امت میں سے کتاب (یعنی قرآن) والے اور دودھ والے لوگ ہلاک ہوں گے، حضرت عقبہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کتاب والے کس طرح ہلاک ہوں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہوں گے، جو کتابُ اللہ (یعنی قرآن مجید) کا علم حاصل کریں گے، مگر اس کے ذریعہ وہ (قرآن کا غلط استعمال کرکے) مومنوں سے جھگڑا کریں گے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! دودھ والے کس طرح ہلاک ہوں گے؟ رسول اللہ

www.idaraghufran.org

علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہوں گے، جو شہوتوں کی پیروی (واتباع) کریں گے، اور نمازوں کو ضائع کریں گے (حاکم)

اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰی أُمَّتِیْ الْکِتَابَ وَاللَّبَنَ. قَالَ: قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، مَا بَالُ الْکِتَابِ؟ قَالَ: یَتَعَلَّمُہُ الْمُنَافِقُوْنَ ثُمَّ یُجَادِلُوْنَ بِہِ الَّذِیْنَ آمَنُوا. فَقِیْلَ: وَمَا بَالُ اللَّبَنِ؟ قَالَ: أُنَاسٌ یُحِبُّوْنَ اللَّبَنَ، فَیَخْرُجُوْنَ مِنَ الْجَمَاعَاتِ وَیَتْرُکُوْنَ الْجُمُعَاتِ (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۷۳۱۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت پر کتاب (یعنی قرآن مجید) اور دودھ کا خوف کرتا ہوں، عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! کتاب (یعنی قرآن مجید) سے کس طرح کا خوف ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتاب (یعنی قرآن مجید) کو منافق لوگ سیکھیں گے، پھر اس کے ذریعہ سے (اس کا ناجائز استعمال کرکے) ان لوگوں سے جھگڑا (اور بحث) کریں گے، جو کہ مومن ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ دودھ سے کس طرح کا خوف ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہوں گے، جو دودھ سے محبت رکھیں گے، پھر وہ جماعت کی نمازیں چھوڑ کر نکل جائیں گے، اور جمعہ کی نمازوں کو بھی ترک کردیں گے (مسند احمد)

اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ مضمون اس طرح سے آیا ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ ھَلَاکُ أُمَّتِیْ فِی الْکِتَابِ وَاللَّبَنِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاالْکِتَابُ وَاللَّبَنُ؟قَالَ:یَتَعَلَّمُوْنَ الْقُرْآنَ فَیَتَأَوَّلُوْنَہٗ عَلٰی غَیْرِ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَیُحِبُّوْنَ اللَّبَنَ فَیَدَعُوْنَ الْجَمَاعَاتِ وَالْجُمَعَ وَیَبْدُوْنَ (مسند احمد،رقم الحدیث ۱۷۴۱۵)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت کتاب (یعنی قرآن مجید) اور دودھ کی وجہ سے ہوگی، صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کتاب (یعنی قرآن مجید) اور دودھ سے کس طرح ہلاکت ہوگی؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن سیکھ کر پھر (اس کے بعد بعض) لوگ اس کے ایسے معنیٰ بیان کریں گے، جو اللہ عزوجل کی مرادنہیں ہوں گے، اور وہ دودھ کی محبت کی وجہ سے جمعہ اور جماعت کی نماز چھوڑدیں گے، اور بادیہ نشینی اختیار کریں گے (زراعت اور مال مویشی کی وجہ سے آبادیوں سے دور، گاؤں، دیہاتوں میں رہیں گے) (مسند احمد)

مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ قرآن مجید کا ناجائز استعمال کریں گے، اس کے غلط معنیٰ بیان کریں گے، اور جانوروں کے دودھ کی خاطر مال، مویشی کے ساتھ گاؤں دیہات میں مگن ہوکر جمعہ کی نماز اور جماعت کو چھوڑ دیں گے، اور جانوروں کے پاس وقت گزاریں گے، دیہات اور گاؤں میں رہنے بسنے کی وجہ سے اچھے اخلاق، اچھی تمدنی ومعاشرت، افادہ واستفادہ، تعلیم وتعلّم کی متنوع شکلوں سے محروم رہیں گے، جس کی طرف بعض دوسری احادیث میں اشارہ ملتا ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اعْمَلُوا بِالْقُرْآنِ، وَأَحِلُّوا حَلَالَهُ، وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ، وَاقْتَدُوا بِهِ، وَلَا تَكْفُرُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ وَمَا تَشَابَهَ عَلَيْكُمْ مِنْهُ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي كَيْمَا يُخْبِرُوكُمْ، وَآمِنُوا بِالتَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ، وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ وَلْيَسَعْكُمُ الْقُرْآنُ وَمَا فِيهِ مِنَ الْبَيَانِ، فَإِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، وَمَا حَلَّ مُصَدَّقٌ إِلَّا وَلِكُلِّ آيَةٍ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ مِنَ الذِّكْرِ الْأَوَّلِ، وَأُعْطِيتُ طَهَ، وَطَوَاسِينَ، وَالْحَوَامِيمَ، مِنْ أَلْوَاحِ مُوسَى، وَأُعْطِيتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ (مستدرک حاكم،رقم الحديث ۲۰۸۷،المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۵۲۵)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قرآن کا علم حاصل کرو، اوراس کے حلال کوحلال سمجھو، اورحرام کوحرام سمجھو، اورتم اس کی اقتداء وپیروی کرو، اورتم اس کی کسی چیز کا انکار نہ کرو، اوراس کی جو بات مشتبہ معلوم ہو، تو اسے اللہ کی طرف لوٹا دو، اور میرے بعد (آنے والے) اُولی الامر (یعنی قرآن وسنت کا علم رکھنے والوں) کی طرف لوٹا دو، تاکہ وہ تمہیں اس کے متعلق خبر دیں، اورتم تورات وانجیل اورزبور پر ایمان لاؤ، اوران چیزوں پر بھی ایمان لاؤ، جونبیوں کوان کے رب کی طرف سے دیا گیا، اور چاہیے کہ تمہیں قرآن سمولے، اوروہ چیزیں جواس میں بیان کی گئی ہیں، پس بے شک قرآن شفاعت کرنے والا ہے، اوراس کی شفاعت قبول کی جائے گی، اور یہ اللہ کی طرف سے تصدیق کیا ہوا ہے، اور ہر آیت کا قیامت کے دن ایک نور ہوگا، اور مجھے سورہ بقرہ اول ذکر سے عطا کی گئی ہے، اور مجھے طٰہٰ، اورطواسین اورحوامیم، موسیٰ کی الواح سے عطا کی گئی ہیں، اور مجھے سورہ فاتحہ عرش کے نیچے سے عطا کی گئی ہے (حاکم)

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی جو بات مشتبہ معلوم ہو، اس میں خود سے رائے زنی کرنا خطرناک ہے، اس کے بجائے خود اللہ کے کلام سے یا قرآن وسنت کا علم رکھنے والے اصحابِ علم سے سمجھنا چاہیے، ایسی صورت میں ہی قرآن کی شفاعت وبرکت اورروشنی حاصل ہوگی۔

حضرت عمر بن اشج سے روایت ہے کہ:

أَنَّ عُـمَـرَ بْـنَ الْخَطَّابِ قَالَ: " إِنَّـهُ سَيَـأْتِـي نَـاسٌ يُـجَادِلُونَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِـالسُّنَنِ، فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ – عز وجل – "(سـنـن الـدارمی، رقم الحديث ١٢١"٢٠" باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب ولاسنة) [1]

---

[1] قال مرزوق بن هياس آل مرزوق الزهراني:
فيـه عبـد الـله بن صالح كاتب الليث: الـمـرجـح أنه حسن الحديث، وهذا مما لم يغلط فيه إن شـاءالـلـه، فـإنـه لا يـختـلف فـي صـحـته، فأهل السنة أعلم بكتاب الله، وهم النقلة العدول، وله شواهد(حاشية سنن الدارمي)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عنقریب ایسے لوگ نمودار ہوں گے، جو تم سے قرآن میں شبہات پیدا کر کے جھگڑا کریں گے، تو تم ان کو ''سنن'' سے پکڑو، کیونکہ ''سنتوں'' سے واقف اہلِ علم اللہ کی کتاب (کے صحیح مطلب) کو خوب جانتے ہیں (سنن دارمی)

مطلب یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو احادیث اور سنتوں کو تو ایک طرف رکھ دیں گے اور قرآن مجید کے الفاظ سامنے رکھ کر اُن کے معنیٰ ایسے بیان کریں گے جو دین کے خلاف ہوں گے، اور اُن سے دین اور قرآن میں شُبہات پیدا کر کے مسلمانوں سے جھگڑا واختلاف کریں گے، ایسے وقت صحیح طریقہ یہ ہوگا کہ سُنن واحادیث سامنے رکھ کر اُن سے قرآن مجید کے معنیٰ کو سمجھا جائے، کیونکہ ان کے بغیر قرآن مجید کے صحیح معنیٰ معلوم نہیں ہوتے۔

خلاصہ یہ کہ قرآن مجید کی جو آیات محکم ہیں، اور ان کے معنیٰ اور مراد واضح ہے، وہ تو بنیاد ہیں، ان کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا چاہیے، اور جو متشابہ ہیں، ان کے معنیٰ اور مراد کو خود سے متعین کرنے کے بجائے، قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنا چاہیے، خواہ اس شکل میں کہ کسی کو اللہ تعالیٰ قرآن وسنت کا علم دیا ہو، وہ اس کی روشنی میں معنیٰ معلوم کرے گا، اور خواہ اس شکل میں کہ جس کو قرآن وسنت کا علم نہ ہو، وہ قرآن وسنت کا علم رکھنے والے کی طرف رجوع کرے گا، اور اگر کسی آیت کے معنیٰ کو معلوم کرنے کے لیے اصحابِ علم میسر نہ ہوں، تو ان کے معنیٰ کو اللہ کے حوالہ کرنا چاہیے، اور اپنی رائے سے کوئی معنیٰ متعین کرنے کے بجائے، یہ کہنا چاہیے کہ ہم اس آیت پر ایمان لائے، اور اس کے اس معنیٰ پر بھی ایمان لائے، جو اللہ کی مراد ہے، اور اگر کسی آیت کے معنیٰ اصحابِ علم پر بھی مشتبہ ہوں، وہ بھی یہی طرزِ عمل اختیار کریں گے۔

قرآن مجید کی مذکورہ آیات کی جو تفسیر وتوضیح، مندرجہ بالا احادیث وروایات سے معلوم ہوئی، وہ انتہائی جامع ہے، جس سے بہت سی اُلجھی ہوئی باتیں سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

اور واقعہ بھی یہی ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر کے لیے خود قرآن مجید اور سنتِ رسول اللہ کی طرف رجوع کرنا ہی سلامتی وعافیت والا راستہ ہے۔

www.idaraghufran.org

جلد 1

علمی و تحقیقی رسائل

(1)...معین المفتی
(2)...رَفْعُ التَّشْكِيكِ عَنْ حِيلَةِ التَّمْلِيكِ
(3)...غیر حنفی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا حکم
(4)...اَلْمَشَاكِلُ الْحَاضِرَةُ فِي حُرْمَةِ الْمُصَاهَرَةِ
(5)...تحقیق طلاق بالکتابة والاکراہ
(6)...مجنون، غضبان اور سکران کی طلاق

مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد 2

علمی و تحقیقی رسائل

(1)...صبح صادق و کاذب اور وقتِ عشاء کی تحقیق
(2)... كشفُ الغطاء عن وقت الفجر والعشاء
(3)...اشكاليات فلكية وفقهية حول تحديد مواقيت الصلاة.
(4)... كيفيةُ التحقق من صحة مواقيت الصلاة فى التقاويم.

مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد 3

علمی و تحقیقی رسائل

(1)... النظر والفكر فى مبدء السفر والقصر
(2)... بِدَايَةُ السَّفَرِ وَالْقَصْرِ فِي حَالَةِ الْحَضَرِ وَالْمِصْرِ
(3)... منعُ مبدءِ السفر قبل مبدءِ القصر
(4)...جڑواں شہروں (Twin cities) میں سفر و قصر کا حکم
(5)...مُحرَم کے بغیر سفر کا حکم

مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد 4

علمی و تحقیقی رسائل

(1)...خوارج سے متعلق احادیث کی تحقیق
(2)...کفار کے مخاطب بالفروع ہونے کا حکم
(3)...غیرُ اللہ کی نذر و نیاز و ذبح کا حکم
(4)...رؤیتِ باری تعالیٰ
(5)...قبر پر ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنے کا حکم
(6)...خواب میں زیارتِ نبوی ﷺ کا حکم
(7)...محفلِ حُسنِ قرائت کا حکم

مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد 5

علمی و تحقیقی رسائل

(1)... پاکستان کی موجودہ رؤیتِ ہلال کمیٹی کی شرعی حیثیت
(2)...مقدس اوراق کا حکم
(3)...قرآن مجید کو بغیر وضو چھونے کا حکم
(4)... خیرُ بِقاعِ الارض کی تحقیق (یعنی شرعاً افضل ترین قطعۂ زمین کون سا ہے؟)

مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد 6

علمی و تحقیقی رسائل

(1)...مجالسِ ذکر اور اجتماعی ذکر
(2)...جمعہ کے دن دُرود پڑھنے کی تحقیق

مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد 7

علمی و تحقیقی رسائل

متبرک مقامات و آثار کے فضائل و احکام سے متعلق
13 علمی، فقہی و تحقیقی رسائل کا مجموعہ

مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد 8

علمی و تحقیقی رسائل

(1)...اجتہادی اختلاف اور باہمی تعصب
(2)...تفرّد کی حقیقت

مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد 9

علمی و تحقیقی رسائل

(1)...تمباکو نوشی کے احکام
(2)...ضرورت و حاجت اور استقراض بالربح کی تحقیق
(3)...حمد و نعت اور اس کی شرائط
(4)...نام رکھنے کے عربی قواعد
(5)...انگور، کھجور و دیگر اشیاء کے نبیذ اور جوس وغیرہ کی تحقیق
(6)... بالوں میں وصل کی تحقیق
(7)...دَف کی تحقیق

مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد 10

علمی و تحقیقی رسائل

(1)... پانی و ڈھیلے سے استنجاء کی تحقیق
(2)...نیند سے وضو ٹوٹنے کی تحقیق
(3)...حرمت و نجاست سے متعلق اصول
(4)...تحقیق مسحِ رقبة
(5)...نماز کے وقت سوتے رہ جانا اور طلوع و غروب کے وقت نماز پڑھنا
(6)...نماز میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ
(7)...خواتین کی امامت و جماعت کا شرعی حکم
(8)... بوقتِ خطبہ آنے والے کو تحیة المسجد کا شرعی حکم
(9)... صلاةُ التسبيح سے متعلق احادیث و روایات کی تحقیق

مصنف
مفتی محمد رضوان

بسلسلہ: ارکانِ اسلام
اضافہ و تحقیق شدہ دوسرا ایڈیشن

زکاۃ
کے
فضائل و احکام

قرآن و سنت اور اسلامی فقہ کی روشنی میں زکاۃ کی فرضیت و اہمیت
زکاۃ کے فضائل و فوائد، ترکِ زکاۃ کے نقصانات اور وعیدیں
زکاۃ کی اقسام، سونے چاندی، مالِ تجارت اور کرنسی کی زکاۃ
سائمہ جانوروں کی زکاۃ کے قدیم و جدید مفصل و مدلل باحوالہ احکام
زکاۃ کے متعلق اہم امور و مسائل پر علمی و تحقیقی کلام

مصنف
مفتی محمد رضوان

بسلسلہ: اسلامی مہینوں کے فضائل و احکام
اضافہ و اصلاح شدہ ایڈیشن

ماہِ
ذی قعدہ اور حج
کے فضائل و احکام

اس کتاب میں اسلامی سال کے گیارہویں مہینے ''ذی قعدہ'' کے متعلق فضائل و مسائل اور قابلِ توجہ اُمور پر روشنی ڈالی گئی ہے، نیز ماہ ذی قعدہ کے حج کے مہینوں میں سے ہونے کی وجہ سے حج و عمرہ کے فرض و واجب ہونے سے متعلق بھی بنیادی اور اُصولی احکام چند رائج منکرات کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں، اور فرض حج میں تاخیر کے حیلے بہانوں پر بھی کلام کیا گیا ہے، اسی کے ساتھ حجِ بدل و حجِ نذر کے مسائل بھی درج کیے گئے ہیں، اور عمرہ کا حکم بھی تحریر کیا گیا ہے، اور چند تحقیقی مسائل پر بھی بحث کی گئی ہے، اور آخر میں ماہ ذی قعدہ میں واقع ہونے والے چند تاریخی واقعات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

مصنف
مفتی محمد رضوان

ملنے کا پتہ

کتب خانہ: ادارہ غفران، چاہ سلطان، گلی نمبر 17 راولپنڈی
فون: 051-5507270

درسِ حدیث

مفتی محمد رضوان

احادیثِ مبارکہ کی تفصیل وتشریح کا سلسلہ

گھروں میں سکونت اور زبان کی حفاظت

حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ:

كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ، فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ، فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ، فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ: أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ، وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ؟ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ، فَقَالَ: اُسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ، الْغَنِيَّ، الْخَفِيَّ (مسلم، رقم الحديث ٢٩٦٥ "١١")

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، اپنے اونٹوں کے باڑے میں تھے، تو ان کے بیٹے عمر اُن کے پاس (سواری پرسوار ہوکر) آئے، جب حضرت سعد نے اپنے بیٹے کو دیکھا، تو فرمایا کہ میں اللہ کے ذریعے سے اس سوار سے پناہ طلب کرتا ہوں، پھر ان کے بیٹے سواری سے اتر گئے، اور انہوں نے حضرت سعد سے کہا کہ آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے باڑے میں بیٹھ گئے ہیں، اور لوگوں کو ملک میں باہم جھگڑتے ہوئے چھوڑ دیا، تو حضرت سعد نے اپنے بیٹے عمر کے سینے پر ہاتھ مارکر فرمایا کہ خاموش ہوجایئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ متقی بندے کو پسند کرتا ہے، جو لوگوں سے غنی ہو، اور چھپا ہوا ہو (مسلم)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مذکورہ حدیث کو لوگوں کے فتنے سے الگ تھلگ رہنے کی دلیل میں پیش فرمایا، جس سے معلوم ہوا کہ فتنے کے زمانے میں لوگوں سے الگ تھلگ، مخفی اور مستغنی ہوکر تقویٰ اختیار کرتے ہوئے رہنا، اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

www.idaraghufran.org

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ، اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ، وَالسَّاعِيْ خَيْرٌ مِّنَ الرَّاكِبِ، وَالرَّاكِبُ خَيْرٌ مِّنَ الْمُوْضِعِ

(مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۳۶۲،مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث ۷۸۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب فتنے کا زمانہ ہوگا، جس میں بیٹھا ہوا انسان، کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہوا انسان، چلتے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور چلتا ہوا انسان، تیز چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور تیز چلنے والا انسان، سوار سے بہتر ہوگا، اور سوار انسان، تیز سوار سے بہتر ہوگا (حاکم، ابویعلیٰ)

تیز سوار، میں آج کل کی تیز ترین سواریاں، مثلاً جہاز وغیرہ بھی داخل ہیں، اور یہ بات ظاہر ہے کہ تیز ترین سواریوں میں نقل وحرکت زیادہ ہوتی ہے، اور اس قسم کی سواریوں کا انتخاب عموماً طویل نقل وحرکت کے لیے کیا جاتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث فتنوں کے دور سے متعلق عظیم پیشین گوئی کی حیثیت رکھتی ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰـهِ مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ : اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ (سنن الترمذی، رقم الحدیث ۲۴۰۶، ابواب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان)

ترجمہ: میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! نجات کس چیز میں ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھیں، اور آپ کا گھر آپ کو سموئے رکھے (یعنی اپنے گھر میں رہیں، اور بلا سخت ضرورت کے اپنے گھر سے باہر نہ نکلیں) اور آپ اپنی خطاء (وگناہ) پر روئیں (یعنی شرمندہ ہوئیں) (ترمذی)

اس حدیث میں نہایت عمدہ طریقے پر فتنوں سے بچنے اور نجات پانے کا یہ طریقہ بتلایا گیا کہ زبان کو قابو میں رکھا جائے، اور اپنے آپ کو گھر میں سمایا جائے، یعنی گھر میں سکونت اختیار کی جائے۔

www.idaraghufran.org

اور آج کے پُرفتن دور میں ان دو چیزوں کے ذریعے سے ہی طرح طرح کے فتنے لازم آرہے ہیں، ایک تو گھروں سے باہر نکلنے اور گھومنے پھرنے میں، اور دوسرے زبان کو بے دریغ استعمال کرنے میں۔

گھر سے باہر گلی کوچوں، بازاروں اور چوراہوں کے فتنے تو آج ڈھکے چھپے نہیں رہے، دنیا جہان کے فتنے راستوں، بازاروں اور گلی کوچوں میں جمع ہیں، سفر واسفار کے ذرائع بھی طرح طرح کے فتنوں سے مزین کردیئے گئے ہیں، اور زبان وقلم کی جدید شکلوں نے فتنوں کو پروان چڑھادیا ہے، ٹیلی فون، انٹرنیٹ، اور سوشل وغیر سوشل میڈیا کے ذریعے بیک وقت کئی قسم کے فتنوں کا سیلاب اُمڈ کر آگیا ہے، وہ فتنے جو گھر سے باہر نکل کر پیش آتے تھے، مذکورہ ذرائع سے گھر بیٹھے ان فتنوں سے وابستگی ہوگئی ہے، اور اسی کے ساتھ ان ذرائع کے واسطے سے جو چاہا، جب چاہا، بول دیا، لکھ دیا، اور اس کی دوسروں تک نشر واشاعت کردی، خواہ بات جھوٹی ہو، یا سچی، اور بہتان ہو یا غیبت، اب اس قسم کے فتنوں سے بہت کم ہی لوگ محفوظ رہ گئے ہیں۔

اس لیے گھروں میں سکون وقرار پکڑنے کے ساتھ، سوشل میڈیا کے بے دریغ اور غیر محتاط استعمال سے بھی اپنے آپ کو بچانا بہت ضروری ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : طُوْبٰی لِمَنْ مَلَکَ لِسَانَہٗ وَوَسِعَہٗ بَیْتُہٗ وَبَکٰی عَلٰی خَطِیْئَتِہٖ (المعجم الصغیر للطبرانی، رقم الحدیث ۲۱۲؛ المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۲۳۴۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس آدمی کے لئے (کامیابی اور انتہائی اجر وانعام کی) خوشخبری ہو جس نے اپنی زبان کو قابو میں رکھا، اور اُس کے گھر نے اُس کو سموئے رکھا، اور وہ اپنی خطاؤں (وگناہوں) پر رویا (طبرانی)

اس حدیث میں اس شخص کے لیے خوشخبری ہے، جو اپنی زبان کو قابو میں رکھے، اور اپنے گھر میں قرار پکڑے رکھے، اور اپنا احتساب کرکے اپنے آپ کو گناہوں پر ملامت کرنے میں مشغول رہے۔

www.idaraghufran.org

مگر آج، ان ہی چیزوں کی اکثر لوگوں میں کمی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ اَلْقَائِلُ فِيهِ بِالْحَقِّ خَيْرٌ مِّنَ الصَّامِتِ، وَالْقَائِمُ فِيهِ خَيْرٌ مِّنَ الْقَاعِدِ، وَإِنَّ بَعْدَكُمْ زَمَانًا اَلصَّامِتُ فِيهِ خَيْرٌ مِّنَ النَّاطِقِ، وَالْقَاعِدُ فِيهِ خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ (مستدرک حاکم، رقم الحديث ٨٣٢٧، كتاب الفتن والملاحم)

ترجمہ: تم ایسے زمانہ میں ہو، جس میں حق بات کو کہنا، خاموش رہنے سے بہتر ہے، اور کھڑا ہونا، بیٹھنے سے بہتر ہے، اور تمہارے بعد (ایک) ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں خاموش رہنا، بولنے سے بہتر ہوگا، اور اس زمانہ میں بیٹھنا، کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا (حاکم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِتَنٌ القَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ القَائِمِ، وَالقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ المَاشِي، وَالمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ (بخاری، رقم الحديث ٣٦٠١)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب فتنے رونما ہوں گے، جس میں بیٹھا ہوا، بہتر ہوگا، کھڑے ہونے والے سے، اور کھڑا ہوا، بہتر ہوگا، چلنے والے سے، اور چلنے والا بہتر ہوگا، دوڑنے والے سے، اور جو شخص ان فتنوں میں جھانکے گا، تو وہ فتنے اس کو بھی پہنچ جائیں گے، اور جو شخص (اس وقت فتنہ سے بچنے اور الگ رہنے کا) کوئی ٹھکانہ، یا پناہ کی جگہ پائے، تو اسے چاہئے کہ وہ فتنے سے بچے (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ فتنوں کے دور میں جتنی نقل وحرکت کو کم رکھا جائے گا، اتنی ہی فتنوں سے حفاظت رہے گی۔

اور جھانکنے میں آج کل کا میڈیا بھی داخل ہے کہ جس طرح گھر میں رہ کر جھانکنے والا باہر کی چیز کو

دیکھتا ہے، اسی طرح گھر میں بیٹھ کر میڈیا کے ذریعہ باہر کے مناظر کو دیکھ لیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَتَكُوْنُ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ، اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ، مَنِ اسْتَشْرَفَ لَهَا، اِسْتَشْرَفَتْهُ (ابن حبان، رقم الحديث ۵۹۵۹،باب ماجاء فی الفتن)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تیز ترین ہواؤں کی طرح فتنے رونما ہوں گے، جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، جو اُن فتنوں میں جھانکے گا، تو فتنہ اُس کو جھانک لے گا (یعنی اُس کو بھی کسی درجہ میں فتنہ پہنچ جائے گا) (ابنِ حبان)

مطلب یہ ہے کہ ان فتنوں سے پوری طرح الگ رہنے میں خیر ہوگی، اور سونا، لیٹنا اور بیٹھنا عام طور پر گھر میں ہوتا ہے، اس لئے مذکورہ حدیث سے گھر میں رہنے کی اہمیت بھی معلوم ہوئی۔

اور موجودہ میڈیا بھی فتنوں میں جھانکنے کا بڑا خطرناک ذریعہ بن گیا ہے، یہ بھی فتنوں میں جھانکنے کی جدید ترین اور خطرناک ترین صورت ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا، اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ، قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: كُوْنُوْا أَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ (ابوداود رقم الحديث ۴۲۶۲،کتاب الفتن والملاحم،باب فی النهی عن السعی فی الفتنة)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے آگے (آنے والے زمانہ میں) اندھیری رات کی تہ بتہ (اوپر نیچے تاریکیوں کی طرح) فتنے رونما ہوں گے، ان فتنوں کی زد میں آ کر آدمی صبح کو مؤمن ہوگا، تو شام کو کافر ہوگا، ان فتنوں میں بیٹھنے والا،

کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور ان فتنوں میں کھڑا ہونے والا، چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور ان فتنوں میں چلنے والا، دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، لوگوں نے عرض کیا کہ پھر آپ ہمیں کس چیز کا حکم فرماتے ہیں؟ تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ (ابوداؤد)

ٹاٹ کیونکہ نیچے کی طرف ہوتا ہے، اور ہر وقت بچھا اور چھپا رہتا ہے، اس لیے گھر کا ٹاٹ بن جانے سے مراد یہ ہے کہ گھر کے اندر قرار پکڑو، گھر میں چُھپے رہو، اور اس کا عام لوگوں کو علم بھی نہ ہو، اور دشمن کو بھی آپ کا پتہ نہ چلے، اور دوستوں وغیرہ سے بھی فضول میل ملاپ سے بچے رہو۔

اس طرح کے حالات میں قتل وقتال عام ہوجانے کی وجہ سے، اپنی تلوار اور اسلحہ کو بھی توڑ دینے کا بھی احادیث میں ذکر آیا ہے۔

بہرحال مذکورہ احادیث سے فتنوں کے زمانے میں نقل وحرکت کم از کم کرنے، اور گھروں میں سکونت اختیار کرنے، اور زبان کو قابو میں رکھنے کی اہمیت وفضیلت معلوم ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ فتنوں کا بازار گرم ہونے کے حالات میں ممکنہ حد تک لوگوں سے ''عزلت'' کو اختیار کرنا ہی پسندیدہ ہے، جس کا احادیث میں ایسا طریقہ بیان کردیا گیا ہے، جو رہبانیت سے پاک ہے، یعنی اپنے گھروں میں سکونت اختیار کرنا، اور فضول میل جول اور اختلاط سے اجتناب کرنا۔

اور اسی وجہ سے صوفیائے کرام نے لوگوں سے میل جول میں، کمی کو اصلاح کے لیے بہت اہمیت دی ہے، جس کو انہوں نے ''قلتِ اختلاط مع الانام'' سے تعبیر کیا ہے۔

ایسے حالات میں لوگوں سے ''عزلت اور تنہائی'' اختیار کرنے والے کو یہ نیت کرنی چاہیے کہ اس کا مقصود، اپنے آپ کو فتنوں سے بچانا، اور دوسرے لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھنا ہے۔

اور اسی کے ساتھ اپنے آپ کو عبادت کے لیے فارغ اور تقویٰ کا اہتمام کرنا چاہیے۔

خلاصہ یہ کہ موجودہ دور چونکہ طرح طرح کے فتنوں کا دور ہے، ایسے زمانے میں احادیث میں دو حکم دیے گئے ہیں۔

ایک اپنی نقل وحرکت کو کم از کم کرنا، جس کا طریقہ گھروں میں رہنے کی شکل میں بتلایا گیا، اور فتنوں

www.idaraghufran.org

میں جھانکنے سے بھی منع کیا گیا، اور دوسرا حکم زبان کو قابو میں رکھنے کی صورت میں دیا گیا، زبان کو قابو میں رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ زبان کو سخت ضرورت کے علاوہ، خاموش رکھا جائے۔

اور میڈیا کے ذریعے مختلف مناظر کو دیکھنا بھی فتنوں کو جھانکنے میں داخل ہے، اور میڈیا کے ذریعہ لایعنی اور فضول آڈیو، ویڈیو کی شکل میں مشغولی ہونا بھی زبان کے غیر محتاط استعمال میں داخل ہے۔ اس سے بھی بچنا چاہیے، الّا یہ کہ سخت ضرورت کی بات ہو، اس کو بھی بقدرِ ضرورت ہی استعمال کرنے پر اکتفاء کرنا چاہیے۔

مگر ہم نے دیکھا کہ اس فتنے میں آج کل ابتلائے عام ہو چکا ہے، اچھے خاصے، دیندار اور صاحبِ علم سمجھے جانے والے لوگ بھی میڈیا کے فضول اور غیر محتاط استعمال سے کم ہی بچے ہیں۔

اللہ تعالیٰ، اس فتنے سے امتِ مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

بسلسلہ: آدابُ المعاشرت

صفائی و پاکیزگی کی فضیلت واہمیت

اسلام میں نظافت ونفاست اور پاکیزگی کی فضیلت واہمیت، اسلامی نظافت ونفاست
کی جامعیت، صفائی و پاکیزگی اور حسن وجمال کی حدود وقیود
صفائی اور پاکیزگی کی مسنون ومستحب صورتیں

عشر وخراج اور جزیہ کے احکام

قرآن وسنت اور فقہ کی روشنی میں عُشر وخراج اور جزیہ کے مدلَّل ومفصَّل احکام
کتابِ اول......کاشت کی زکاۃ یعنی عُشر کے فضائل واحکام
کتابِ دوم......زمین یا اس کی پیداوار کے خراج کے احکام
کتابِ سوم.............تجارتی مال کے عشر یا ٹیکس کے احکام
کتابِ چہارم...............................جزیہ کے احکام
مؤلف: مفتی محمد رضوان

مقالات ومضامین

مفتی محمد رضوان

افادات وملفوظات

تقلید اور تحقیق

(01 جمادی الاخریٰ 1440 ہجری)

بندہ پہلے بہت سی باتیں صرف اپنے بزرگوں کی اتباع میں نقل کر دیا کرتا تھا اور اس زمانے میں تحقیق کا مزاج نہیں تھا، تحقیق کے بجائے تقلید کا غلبہ زیادہ تھا۔

بعد میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سی وجوہات کی بناء پر الحمد للہ تعالیٰ، اصل مراجع تک پہنچنے کی ممکنہ جستجو اور تحقیق کرنے کا ذوق پیدا ہوتا گیا، اور اس کے نتیجہ میں بہت سی تقلیدی اور غیر تحقیقی باتوں سے رجوع کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

الحمد للہ تعالیٰ پہلے بھی بندہ کا اصل مقصود رضائے الٰہی تھا، اگرچہ اس کا رنگ دوسرا تھا، اور اب بھی اصل مقصد رضائے الٰہی ہے، جس کا رنگ پہلے سے مختلف ہے، لیکن رنگ بدلنے سے حقیقت نہیں بدل جاتی۔

ظاہر ہے کہ جس طرح اہلِ حق کی تقلید کرنا جائز ہے، اسی طرح تحقیق کرنے کی صلاحیت اور وسائل ہونے پر تحقیق کرنا بھی جائز ہے، بلکہ محققین کے نزدیک عام حالات میں بھی تقلید کے بجائے، تحقیق ہی اصل ہے، اور قدرت ہوتے ہوئے تحقیق ترک کرکے، تقلید کرنا جائز نہیں، اگرچہ موجودہ زمانے کے بعض اصحابِ علم قدرت ہوئے بھی تقلید کو واجب اور تحقیق کو معیوب خیال کرنے لگے ہیں، جس کی محققین نے تردید کی ہے۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ رضائے الٰہی کا مدار اس پر ہے کہ جو موقف اختیار کیا جائے، اس کو اپنے اور اللہ کے درمیان صواب وراجح سمجھ کر اختیار کیا جائے، اگرچہ اس کے علاوہ دوسرا اپنے اور اللہ کے درمیان کسی دوسرے موقف کو صواب وراجح سمجھتا ہو۔

لہٰذا کسی مسئلہ میں اگر بزرگوں نے دوسرا موقف اختیار کیا، تو وہ بھی رضائے الٰہی پر مبنی تھا اور بندہ نے

www.idaraghufran.org

اس مسئلہ میں جو دوسرا موقف اختیار کیا،اس کا مبنیٰ بھی یہی ہے،اس لحاظ سے یہ بزرگوں کی ہی اتباع وموافقت ہے،اس کو بزرگوں کی مخالفت پرمحمول کرنا،حقیقت ناشناسی ہے۔

بزرگوں کے متعلق یہ گمان کرنا تو درست نہیں کہ انہوں نے جو بات اپنے اوراللہ کے درمیان صواب وراجح سمجھی،انہوں نے اس کے بجائے دوسری رائے کومخلوق کے سامنے پیش کیا،بلکہ ہمارا گمان یہی ہے کہ انہوں نے جوموقف اختیار کیا،وہ وہی موقف تھا،جوانہوں نے اللہ کےاوراپنے درمیان حق و صواب اورراجح سمجھا،اب اگران بزرگوں کے سامنے،ان کی حیات میں،اسی موقف کاان کےاور اللہ کےدرمیان صواب وراجح ہونا آتا،جو بندہ کے سامنے آیا،تووہ اسی موقف کواختیاروظاہرفرماتے ،اور بندہ کے سامنے اس کے برعکس آتا،تو بندہ اسی کواختیاروظاہرکرتا،بلکہ اگر بزرگوں کو پہلاموقف اختیارفرمانے کے بعد،دوسرے موقف کی طرف رجحان ہوجاتا،تووہ اس دوسرے موقف کی طرف رجوع فرمالیتے،اوراس کےاظہارمیں بھی کوئی شرم محسوس نہ فرماتے،جیسا کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کئی مسائل سے رجوع فرمایا۔

اس اعتبار سے بزرگوں کی حقیقی اتباع،یا موافقت اس میں نہیں ہے کہ دلیل کے لحاظ سے جوموقف راجح معلوم نہ ہو،اس کواختیار کیا جائے،بلکہ حقیقی اتباع اس میں ہے کہ دلیل سے جوموقف راجح معلوم ہو،اس کواختیار کیا جائے،یہ صورت اگرچہ ظاہری شکل میں تو بزرگوں کی اتباع نہیں،لیکن حقیقت میں ان کی اتباع ہے،جس کی حقیقت کوظاہر بین نہیں سمجھتے۔

افسوس کہ اعتراض کرنے والے،خود ہی حقیقت سے بے خبر ہیں اور وہ اپنی اصلاح کرنے کے بجائے،دوسروں پراعتراض کرتے پھرتے ہیں،اوراس کے نتیجے میں،وہ بزرگوں کی حقیقی موافقت کومخالفت،اورمخالفت کوموافقت پرمحمول کرتے ہیں۔

بلا دلیل تفرد کا الزام

(28جمادی الاخریٰ1440ہجری)

آج کل کے بعض جدید مفتیوں کا بندے کے متعلق دعویٰ ہے کہ بندہ کے کئی مسائل میں تفردات ہیں ،لیکن یہ حضرات آج تک ہمارے سامنے نہ تو ''تفرد'' کی کوئی جامع مانع تعریف پیش کرسکے،نہ ہی

اس تعریف پر منطبق کر کے بندہ کے تفردات کو ثابت کر سکے، بلکہ نہ ہی تفردات کی کچھ مثالیں پیش کر سکے، ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں مذکورہ دعویٰ، جب دلیل سے خالی ہے، تو اس کا کوئی اعتبار نہیں، اور یہ حضرات دلیل کی طرف جانے کے لیے آمادہ بھی نظر نہیں آتے، تاکہ تحقیق ہو کہ جس بنیاد پر تفرد کا تو دوسرے پر الزام عائد کیا جا رہا ہے، کہیں وہ خود ہی تو اس کی زَد میں نہیں آ رہے۔

ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ جن مسائل میں موجودہ دور کے بہت سے اہلِ علم حضرات اور مفتیانِ کرام کسی تسامح یا خطا کی بناء پر کوئی موقف اختیار کیے ہوئے ہیں اور ہمارے سامنے نا قابلِ تردید دلائل سے اس موقف کا تسامح یا خطا پر مبنی ہونا واضح ہو گیا، یہ حضرات اس کے باوجود بھی دوسرے پر تفرد کا الزام عائد کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض مسائل وہ ہیں، جن کو مضبوط دلائلِ شرعیہ وفقہیہ کی بناء پر بندہ نے راجح سمجھا، لیکن اس کے برخلاف موقف کی بنیاد، اس طرح کے مضبوط دلائل پر نہیں، اور بعض مسائل وہ ہیں، جن میں موجودہ زمانے کے اقتضاء کی وجہ سے، دوسری رائے اختیار کی۔

اور اس طرح کے تمام مسائل کی بنیاد، کتابُ اللہ، سنتِ رسول اللہ، اجماعِ امت اور قیاسِ شرعی کے اصولوں پر مبنی ہے، نیز صحابۂ کرام، تابعینِ عظام، مجتہدینِ عظام، فقہائے کرام اور سلف میں سے ایک بڑے طبقہ کی بھی یہی رائے ہے۔

ایسی صورت میں اس پر تفرد کا الزام عائد کرنا، درست نہیں۔

اس طرح کی باتیں مطالعہ اور تحقیق کے بغیر کر دی جاتی ہیں، حالانکہ شرعاً اس طرح کی باتیں الزام و بہتان اور گناہ کے زمرے میں آتی ہیں۔

اکابر و مشائخ کی اصطلاح کی حیثیت

(15 رجب 1440 ہجری)

آج کل جب کوئی عالمِ دین شرعی وفقہی دلائل کی بنیاد پر کسی ایسے قول کو ترجیح دیتا اور اختیار کرتا ہے، جو کسی مخصوص مسلک ومکتبِ فکر کے مشائخ و بزرگوں کے مطابق نہیں ہوتا، تو بعض لوگوں کی طرف سے اسے اکابر کے مخالف ہونے کا الزام دے کر طرح طرح سے اس پر طعن و تشنیع کی جاتی ہے۔

اس سلسلہ میں ہمارا دوٹوک اور واضح موقف یہ ہے کہ ہمارے اساتذۂ کرام، مشائخِ دیوبند، امام

ابوحنیفہ، امام محمد، امام ابو یوسف، امام زفر، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور دوسرے مجتہدین وفقہائے کرام علیہم الرحمۃ، نیز امام بخاری، امام ترمذی اور دوسرے محدثینِ عظام، اور جلیل القدر مفسرین وصوفیائے محققین، یہاں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور بالخصوص خلفائے راشدین، سب کے سب ہی درجہ بدرجہ اکابرینِ عظام کی فہرست اور جماعتِ اکابر میں شامل ہیں۔

البتہ مختلف سلسلوں کے بھی مخصوص اکابر ومشائخ ہوتے ہیں، فقہائے کرام کے سلسلوں میں بھی اس طرح کے اکابر ومشائخ ہوئے ہیں۔ وہ بھی اکابر کے زمرے اور فہرست میں داخل ہیں، اس لیے مخصوص مشائخ کو اکابر کے مفہوم میں منحصر سمجھنا درست نہیں۔

پس جس طرح مشائخِ سمرقند، مشائخِ بخاریٰ، مشائخِ ماوراء النہر وغیرہ بھی اکابرین کی اس فہرست اور زمرہ کا حصہ ہیں، اسی طرح مشائخِ دیوبند بھی ہمارے اکابر کا حصہ ہیں، لیکن اکابر کے مفہوم کو مشائخِ دیوبند کے ساتھ منحصر نہیں کیا جا سکتا، یعنی مشائخِ دیوبند وغیرہ، دراصل عظیم جماعتِ اکابرین کا ایک حصہ ہیں، ان کو جملہ اکابر سے تعبیر کرنے کے بجائے، اکابر کی ایک جماعت، یا مخصوص مشائخ یا بالفاظِ دیگر مشائخِ دیوبند سے تعبیر کرنا زیادہ مناسب ہے۔

اب اگر کسی فروعی وفقہی مسئلہ میں کسی کی رائے مشائخِ دیوبند کے تو موافق نہ ہو، لیکن دوسرے اکابر ومشائخ کے موافق ہو، تو اس پر اکابرین کے موافق نہ ہونے کا الزام عائد نہیں کرنا چاہئے، بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ یہ رائے مشائخِ دیوبند کے تو موافق نہیں، لیکن مشائخِ فلاں یا اکابرینِ فلاں کے موافق ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اکابر اور مشائخ کے درمیان، عام خاص مطلق کی نسبت ہے، یعنی اکابر عام مطلق ہے، اور مشائخ خاص ہے، یا اس مطلق کا فرد ہے۔

مگر آج بعض لوگوں کی طرف سے کسی خاص فرد کی مخالفت کو عام مطلق کے خلاف قرار دیا جاتا ہے۔

اسی لیے میں اکابرِ دیوبند کے بجائے، مشائخِ دیوبند کی اصطلاح کو زیادہ پسند کرتا ہوں، اور یہ کوئی میری خود ساختہ ایجاد نہیں ہے، بلکہ مختلف زمانوں میں حنفیہ اور دوسرے مجتہد فقہائے کرام کے سلسلوں میں مختلف مشائخ ہوئے ہیں، اور ان کی مخصوص مشائخ کے ساتھ تعبیر کی جاتی رہی ہے۔

کوئی دوسرا میری اس بات سے متفق نہ ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، میرے ذمہ اس موقف کو

اختیار و بیان کرنا ہے، جسے میں اللہ کے اور اپنے درمیان راجح سمجھتا ہوں، جس طرح دوسروں کو اپنے نزدیک راجح موقف کو اختیار و بیان کرنے کا حق ہے۔ لیکن کسی دوسرے کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنے موقف کا دوسرے کو پابند سمجھے، یا اپنے موقف کو دوسروں پر مسلط کرے۔

آج کل اپنے موقف کو دوسروں پر مسلط کرنے، یا دوسروں کو اپنے موقف کا پابند سمجھنے کی وجہ سے طرح طرح کے فتنے لازم آ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اعتدال کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور تشدد و تعصب سے امتِ مسلمہ اور خاص کر مقتداء حضرات کی حفاظت فرمائے۔

بلا دلیل کا الزام

(15 شعبان 1440 ہجری)

ایک صاحب نے مجھے کہا کہ فلاں عالم صاحب نے آپ کے متعلق یہ بات کہی ہے کہ مفتی رضوان صاحب دراصل غیر مقلد ہیں، اور وہ غیر مقلدوں کے اشاروں پر کام کر رہے ہیں۔

میں نے کہا کہ اگر میں غیر مقلد ہوں، تو میں خود ہی غیر مقلدوں والا کام کروں گا، مجھے غیر مقلدوں کے اشاروں پر کام کرنے کی کیا ضرورت ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ کہنے والے کے پاس اس کی کوئی دلیل ایسی نہیں کہ جس کو وہ بروز قیامت اللہ کے رُو برو پیش کر سکے کہ میں غیر مقلدوں کے اشاروں پر کام کر رہا ہوں، اس کے بجائے سیدھا سیدھا ہی کہہ دیتے کہ ہمیں آپ غیر مقلد محسوس ہوتے ہیں، اس سے کم از کم آخرت میں زیادہ قوی دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہ ہوتی، اور آخرت کا حساب آسان ہو جاتا۔

اب اس سلسلہ میں بندہ کا موقف بھی ملاحظہ کر لینا چاہئے، وہ یہ ہے کہ الحمدللہ تعالیٰ بندہ کو نہ کسی غیر مقلد کے اشارہ کی ضرورت ہے، اور نہ ہی کسی اور کے، بلکہ الحمدللہ تعالیٰ ہمارے لیے ''أطیعوا اللہ و أطیعوا الرسول وأولی الأمر منکم'' کا حکم کافی ہے۔

اتنے بڑے اور واضح حکم کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی ایرا غیرا کے اشارہ کی کیا ضرورت ہے۔

پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ اجتہادی مسائل میں غور و فکر کرنا اور اس کے نتیجہ میں دلائل کی رُو

سے جورائے راجح معلوم ہو، اس کو ترجیح دینا، شریعت کا حکم ہے، اس کو کچھ بھی نام دے دیا جائے، اس سے فرق نہیں پڑتا، اور جس مسئلہ میں اللہ نے غور وفکر کی صلاحیت عطا فرمائی ہو، اللہ کی عطا کردہ اس صلاحیت کو استعمال کرنا ذمہ داری ہے، اور کسی کی تقلید کی وجہ سے اپنے نزدیک راجح دلیل کو رَد کردینا، اور مرجوح دلیل کو اختیار کرلینا جائز نہیں، خواہ کسی کو یہ طرزِ عمل غیر مقلدانہ محسوس ہو، یا کچھ اور، اس سے فرق نہیں پڑتا، کیونکہ تحقیق کا مقصد اپنے نزدیک اللہ کی رضا کو پالینا ہے، جو غور وفکر کرنے والے کے حق میں اس کے نزدیک دلیل کے راجح ہونے سے حاصل ہوتی ہے، اور اللہ کی رضا کے مقابلہ میں ہزار نہیں، لاکھوں معترضین آجائیں، ان کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے، پھر کسی ایک آدھ معترض سے، جو بے چارہ خود حقیقت سے نابلد ہو، کیا فرق پڑتا ہے۔

حیرت ہے کہ معترضین کو جو کام کرنا چاہئے، وہ کام تو کرتے نہیں، اور بلاوجہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے پھرتے ہیں۔

کرنے کا کام یہ ہے کہ بندہ یا کسی کے بھی کام میں اگر قابلِ اصلاح بات نظر آئے، دلائل کے ذریعہ سے اس کی نشاندہی کی جائے، تاکہ دوسرے کی اصلاح ہو، یا کم ازکم اس پر حجت تمام ہو، اور وہ غیر مقلد ہونے، یا غیروں کے اشارہ پر کام کرنے کے جرم سے باز آئے، یا کم ازکم اس پر حجت تام ہوجائے، اور اس کو بروزِ قیامت کوئی عذر نہ رہے، یا پھر آخری درجہ میں نقد ونظر کے بعد معترض کا شبہ دور ہوجائے، یا اس پر حجت پوری ہوجائے۔

کام کا یہ طریقہ ہے، جو سلف اور بزرگوں میں تھا، اور اب بھی جو کچھ بچے کھچے حضرات، ان کے طرز پر ہیں، ان کا بھی یہی طریقہ ہے کہ وہ ہمیشہ اصلاح اور حق کے متلاشی رہتے ہیں، سلف کے اس بابرکت طریقہ سے بغض وعناد اور حسد وتحاسد ختم ہوکر اتفاق اور اصلاح کا سلسلہ ترقی پکڑتا ہے، لیکن اگر کسی کا مقصود ہی حسد وتحاسد کی بھڑاس نکالنا ہو، اس کا کیا علاج؟

اس میں خود حاسد کا نقصان ہے کہ وہ حسد کی آگ میں جلتا رہے گا، اور بدگمانی وبدزبانی کا ارتکاب کرکے، اپنی نیکیاں دوسرے کو دینے یا دوسرے کے گناہ اپنے سر کرتے رہنے کا انتظام کرتا رہے گا، اور دوسرا اپنا کام کرتا رہے گا۔

www.idaraghufran.org

مقالات ومضامین (مصائب کے اسباب اوران کا حل: قسط4) مولانا شعیب احمد

اللہ سے عافیت مانگیے!

گزشتہ اقساط سے تفصیلاً مصائب پیش آنے کی وجوہات معلوم ہو چکی ہیں۔مصائب کی وجوہات جاننے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایک مومن کے لیے مصائب کے اندر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر اور بھلائی کے کئی پہلو پوشیدہ ہوتے ہیں۔گویا مومن کے حق میں مصائب بھی بسا اوقات اللہ تعالیٰ کی نعمت بن کر آتے ہیں۔

تاہم اس کے باوجود مصائب سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے۔اسلامی تعلیمات اس باب میں یہ ہیں کہ اللہ سے ہردم امن واطمینان اور عافیت ہی کا سوال کرتے رہنا چاہیے۔جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

" وَاسْأَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَةَ " (صحيح مسلم، رقم الحديث: ٢٠.١٧٤٢، كتاب الجهاد والسير، باب كراهة تمنى لقاء العدو)

"اور اللہ سے عافیت ہی کا سوال کرتے رہا کرو"(مسلم)

خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل مبارک یہ تھا کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام سونے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے یوں عافیت مانگا کرتے تھے کہ:

" اللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ الْعَافِیَةَ " (صحيح مسلم، رقم الحديث: ٦٠.٢٧١٢، كتاب الذكر والدعاء، باب ما يقول عند النوم)

"اے اللہ!میں آپ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں"(مسلم)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ:

" اللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ " (سنن أبی داود، رقم الحديث: ٥٠٧٤، أبواب النوم، باب ما يقول إذا أصبح) [1]

[1] حكم الألباني:صحيح (حاشية سنن أبی داود)

www.idaraghufran.org

”اے اللہ میں آپ سے دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں عافیت کا سوال کرتا ہوں“

(ابوداؤد)

نیز حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں گزارش کی کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتلایئے جو میں اللہ سے مانگا کروں۔تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اسی دعا کی تلقین کی اور ارشاد فرمایا کہ:

”يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ، سَلِ اللَّهَ، العَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ“ (سنن الترمذی، رقم الحديث : ٣٥١٤، أبواب الدعوات) [1]

”اے عباس، اے رسول اللہ کے چچا! اللہ سے دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کی عافیت مانگیے“(ترمذی)

نیز ایک حدیثِ مبارکہ میں عافیت کو ایمان کے بعد تمام نعمتوں سے زیادہ بہترین قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الأَوَّلِ عَلَى المِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: اسْأَلُوا اللَّهَ العَفْوَ وَالعَافِيَةَ، فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ اليَقِينِ خَيْرًا مِنَ العَافِيَةِ“ (سنن الترمذی، رقم الحديث : ٣٥٥٨، أبواب الدعوات) [2]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے پہلے سال منبر پر کھڑے ہوئے اور رونے لگے۔پھر آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ سے درگزر اور عافیت کا سوال کیا کرو۔بے شک یقین و ایمان کے بعد عافیت سے زیادہ بہتر کوئی چیز کسی بندہ کو نہیں دی گئی“(ترمذی)

گزشتہ تمام تفصیل اس بات کو بیان کرنے کے لیے کافی ہے کہ عافیت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔اس لیے ہر انسان کو اللہ تعالیٰ سے ہر دم عافیت کا طالب رہنا چاہیے اور مصائب و آلام سے ہمیشہ پناہ ہی مانگنی چاہیے۔

---

[1] حکم الألبانی : صحيح . (حاشية سنن الترمذی)

[2] حکم الألبانی : حسن صحيح . (حاشية سنن الترمذی)

www.idaraghufran.org

خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مصائب وآلام سے پناہ مانگی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ:اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ... الخ" (صحيح البخاری،رقم الحديث : ٦٣٦٣ ، كتاب الدعوات ، باب التعوذ من غلبة الرجال)

"میں نے اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں غم اور پریشانی سے...الخ (بخاری)

یہی وجہ ہے کہ مصیبت آنے سے پہلے عافیت کی حالت میں صبر کی دعا مانگنے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا۔چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ:اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ .قَالَ: " سَأَلْتَ الْبَلَاءَ فَسَلِ اللهَ الْعَافِيَةَ" (مسند احمد ، رقم الحديث : ٢٢٠٥٦) [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا جو نماز پڑھ رہا تھا اور یوں دعا مانگ رہا تھا کہ اے اللہ! میں آپ سے صبر کا سوال کرتا ہوں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ سے مصیبت مانگ رہے ہو۔اللہ سے عافیت مانگو" (مسند احمد)

مطلب یہ ہے کہ صبر تو کسی مصیبت پر کیا جاتا ہے،تو صبر مانگ کر گویا انسان اپنے لیے مصیبت مانگ رہا ہوتا ہے۔اس لیے اللہ سے صبر مانگنے کی بجائے ہر دم عافیت کا سوال کرنا چاہیے۔

البتہ جب کبھی مصیبت پیش آجائے تو پھر صبر کی دعا مانگنا ممنوع نہیں ۔ چنانچہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ جب طالوت اور جالوت کی فوجیں جنگ کرنے کے لیے آمنے سامنے ہوئیں تو طالوت کے لشکریوں نے یوں دعا کی کہ:

---

[1] قال شعيب الأرنؤوط : اسناده حسن . (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

”رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ“

(سورة البقرة، رقم الآية : ٢٥٠)

”اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدموں کو جما دے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما“ (بقرہ)

اس نوعیت کی ایک دوسری دعا سورہ اعراف میں بھی مذکور ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے مقابلے میں آنے والے جادوگروں کو ایمان کی دولت نصیب ہوگئی تو فرعون نے انہیں سزا دینے کا ارادہ کیا۔ جس پر انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی جناب میں یوں عرض کی:

”رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ“ (سورة الأعراف، رقم الآية : ١٢٦)

”اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر انڈیل دے اور ہمیں اس حال میں وفات دے کہ ہم مسلمان ہوں“ (اعراف)

قرآن مجید میں مذکوران دعاؤں سے معلوم ہوتا ہے کہ مصیبت آجانے کے بعد صبر کی دعا مانگنے میں کوئی ممانعت اور قباحت نہیں۔ لیکن مصیبت آنے سے قبل اور عافیت واطمینان کے عالَم میں صبر کی دعا مانگنا حدیث کی رُو سے پسندیدہ فعل نہیں۔

اصلاح واضافہ شدہ جدید ایڈیشن

دُرود وسلام کے فضائل واحکام

مسنون وماثور درود وسلام کے عظیم الشان فضائل وفوائد، درود وسلام کے مخصوص مواقع
اوران کی فضیلت واہمیت، درود وسلام کے متعلق شرعی احکام، اور منکرات
درود وسلام کے مسنون وماثور صیغے اور غیر مسنون صیغوں وطریقوں کی نشاندہی
اور درود وسلام سے متعلق بعض احادیث وروایات کی اسنادی حیثیت پر کلام

مصنف: مفتی محمد رضوان

www.idaraghufran.org

بسلسلہ: تاریخی معلومات — مولانا طارق محمود

ماہِ ربیع الاول: نویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات

□......ماہِ ربیع الاول ۸۵۴ھ: میں حضرت امام شمس الدین محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن لاجین رشیدی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی، ص ۱۵۱)

□......ماہِ ربیع الاول ۸۵۵ھ: میں حضرت علامہ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن حسان بن محمد بن حسان موصلی مقدسی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی، ص ۱۶۸)

□......ماہِ ربیع الاول ۸۵۶ھ: میں حضرت طاہر بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن مکین نویری مقری مالکی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی، ص ۱۲۰)

□......ماہِ ربیع الاول ۸۵۶ھ: میں حضرت امام نورالدین علی بن احمد بن عمر بن محمد بن احمد انصاری بوشی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی، ص ۱۳۱)

□......ماہِ ربیع الاول ۸۵۶ھ: میں امیر خلیل بن احمد بن سلیمان بن غازی بن محمد بن ابی بکر ایوبی کی وفات ہوئی (نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی، ص ۱۱۰)

□......ماہِ ربیع الاول ۸۵۸ھ: میں حضرت شیخ ابوالفتح بن عبدالحیٔ جون پوری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر لعبدالحيي الحسني، ج۳ ص۲۲۸)

□......ماہِ ربیع الاول ۸۶۳ھ: میں حضرت علامہ ابوالجواد داؤد بن سلیمان بن حسن بن عبداللہ بنبی مالکی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی، ص ۱۱۱)

□......ماہِ ربیع الاول ۸۶۵ھ: میں حضرت شیخ قاضی اسماعیل بن عبداللہ اصفہانی گجراتی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر لعبدالحيي الحسني، ج۳ ص۲۳۷)

□......ماہِ ربیع الاول ۸۶۷ھ: میں حضرت علامہ زین الدین ماہر بن عبداللہ بن نجم بن عوض بن نصیر انصاری قدسی شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی، ص ۱۳۱)

□......ماہِ ربیع الاول ۸۶۷ھ: میں حضرت قاضی القضاۃ سعیدالدین ابوالسعادات سعد بن محمد

بن عبداللہ بن سعد بن ابی بکر بن مصلح دیری حنفی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔

(نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی ،ص ۱۱۵)

☐......ماہِ ربیع الاول ۸۷۰ھ: میں حضرت شیخ محمد بن عیسیٰ بن تاج الدین بن بہاء الدین حنفی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (نزھة الخواطر وبھجة المسامع والنواظر لعبدالحیی الحسنی، ج۳ص ۲۷۴)

☐......ماہِ ربیع الاول ۸۷۰ھ: میں حضرت قاضی القضاۃ ابراہیم بن احمد بن ناصر بن خلیفہ بن فرج باعونی دمشقی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی ،ص ۱۳)

☐......ماہِ ربیع الاول ۸۷۴ھ: میں حضرت ابوبکر بن علی بن محمد بن علی دمشقی حنبلی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی ،ص ۹۶)

☐......ماہِ ربیع الاول ۸۸۱ھ: میں حضرت علامہ تقی الدین ابوبکر بن محمد بن شادی حصنی شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی ،ص۹۷)

☐......ماہِ ربیع الاول ۸۹۴ھ: میں حضرت حافظ قطب الدین محمد بن محمد بن عبداللہ بن خضیر زبیدی دمشقی شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی ،ص ۱۶۲)

☐......ماہِ ربیع الاول ۸۹۵ھ: میں حضرت قاضی محمد بن محمود بن علاء حسنی نصیرآبادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (نزھة الخواطر وبھجة المسامع والنواظر لعبدالحیی الحسنی، ج۳ص ۲۷۶)

☐......ماہِ ربیع الاول ۸۹۷ھ: میں حضرت شیخ علامہ عبدالملک عادل بن عماد الملک عمری جونپوری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (نزھة الخواطر وبھجة المسامع والنواظر لعبدالحیی الحسنی، ج۳ص ۲۵۹)

پروپرائیٹر: وسیم ریاض

ریاض سٹیل فرنیچر اینڈ الماری سنٹر

ہمارے ہاں الماری، کیبنٹ، سیف، آفس فرنیچر وغیرہ دستیاب ہیں

دوکان نمبر: M-76,77
وارث خان بس سٹاپ، راولپنڈی

Tel: 051-5500104
Ph: 051-5962645
Mob: 0333-5585721

علم کے مینار — اسلامی فقہ کی ابتدائی تاریخ وترویج (قسط18) — مفتی غلام بلال

مسلمانوں کے علمی کارناموں وکاوشوں پر مشتمل سلسلہ

تدوینِ حدیث وفقہ کے ابتدائی مراحل (حصہ دوم)

اسلامی علوم جیسا کہ تفسیر، حدیث، فقہ اور عقائد وغیرہ کی ابتداء اگرچہ ابتدائے اسلام سے ہی ہوگئی تھی، اورنزولِ وحی کے زمانہ سے ہی عقائد، تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم شروع ہوچکی تھی، مگر چونکہ کسی خاص ترتیب اوراُصول کیساتھ یہ علوم مدون نہیں ہوئے تھے اور نہ ہی ان کو مستقل فن کی حیثیت حاصل تھی، اس لئے یہ علوم کسی خاص فرد کی جانب منسوب نہیں تھے، بلکہ جس نے جیسے ان علوم کو حاصل کیا تھا، وہ ان کو ویسے ہی سیکھتا سکھاتا تھا، جس کی وجہ سے یہ علوم کسی خاص فرد کی طرف منسوب نہ ہوسکے تھے۔

لیکن جب دوسری صدی ہجری میں ان علوم کی باقاعدہ تدوین وترتیب کا آغاز ہوا، تو جن حضرات نے خاص ان علوم کو نئے انداز کے ساتھ ترتیب دیا، وہی حضرات ان علوم کے بانی ومجدد کہلائے۔

اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ولید بن عبدالملک تخت نشین ہوا، جس کی وفات 96ھ میں ہوئی، ولید کے بعد سلیمان بن عبدالملک نے مسندِ خلافت کو زینت دی، سلیمان بن عبدالملک کے متعلق مورخین کا بیان ہے کہ سلیمان بن عبدالملک بنوامیہ کے خلفاء میں سے بہترین خلیفہ تھا، اوراس نے اسلامی دنیا پر سب سے بڑا یہ احسان کیا کہ مرنے سے پہلے یہ وصیت کرگیا کہ میرے بعد عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ، جن کو عمرِ ثانی بھی کہا جاتا ہے) کو خلیفہ بنایا جائے۔ [1]

---

[1] وعن ابن سيرين، قال: يرحم الله سليمان، افتتح خلافته بإحياء الصلاة، واختتمها باستخلافه عمر (سير اعلام النبلاء، ج۵، ص ۱۱۲، تحت الترجمة: سليمان بن عبدالملك بن مروان الاموى)

سليمان بن عبد الملك بن مروان، أبو أيوب: الخليفة الأموى .ولد في دمشق، وولي الخلافة يوم وفاة أخيه الوليد (سنة 96هـ وكان بالرملة، فلم يتخلف من مبايعته أحد، فأطلق الأسرى وأخلى السجون وعفى عن المجرمين، وأحسن إلى الناس .وكان عاقلا فصيحا طموحا إلى الفتح، جهز جيشا كبيرا وسيره في السفن بقيادة أخيه مسلمة بن عبد الملك، لحصار القسطنطينية .وفي عهده فتحت جرجان وطبرستان، وكانتا في أيدى الترك .وتوفي في دابق (من أرض قنسرين – بين حلب ومعرة النعمان) وكانت عاصمته دمشق .ومدة خلافته سنتان وثمانية أشهر إلا أياما (الاعلام للزركلي، ج۳، ص ۱۳۰، تحت الترجمة: سليمان بن عبد الملك)

www.idaraghufran.org

چنانچہ سلیمان کی وفات بعد 99ھ میں ہوئی، اور وصیت کے مطابق حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ مسندِ خلافت پر بیٹھے، آپ کے دور میں عدل وانصاف خوب پھیلا، اور فتنوں کی بندش ہوئی۔

احادیث وآثار کی باقاعدہ جمع وتدوین

احادیث وآثار اور فقہ کی تدوین کو مستقل فن کی حیثیت، پہلی صدی ہجری کے اواخر اور دوسری صدی ہجری کے اوائل سے ملی، اور یہ دور صغار تابعین اور کبار اتباع تابعین کا دور تھا، اور یہ بات پہلے ذکر کی جاچکی ہے کہ اسلامی احکام کی تدوین ابتداءِ نزول وحی کے ساتھ ساتھ ہی شروع ہوچکی تھی، مگر اس عہد کو ایک خاص حیثیت اس وجہ سے بھی حاصل ہے کہ اس میں حدیث وسنت کو باقاعدہ مدوّن کیا گیا، اور اس سے پہلے کی تدوین، صحابہ وتابعین کے فتاویٰ واقوال کے ساتھ ملی جلی تھی۔

جس کا سہرا خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو جاتا ہے، اس ضمن میں آپ تمام تر اموی خلفاء سے بڑھ گئے۔

خلیفۂ راشد عمر بن عبدالعزیز جمع وتدوین کے پہلے امام

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا شمار ملکِ شام کے ان شیوخ وامام میں ہوتا ہے، جو کہ طبقۂ تابعین میں فقہ وفتاویٰ میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ [1]

[1] امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ، مروان بن حکم کے بیٹے تھے، آپ کی والدہ ام عاصم جو کہ عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ کی بیٹی تھیں، تعلق بنوامیہ سے تھا، محدث، فقیہ، مجتہد، نیک صالح اور زاہد وعابد شخصیت تھے، آپ کے عدل وانصاف کی مثالیں آج بھی امت دینے پر مجبور ہے، اور آپ کا علم وعمل غیر معمولی طور پر مشہور ومعروف ہے، جبکہ آپ کا شمار ائمہ اجتہاد اور خلفائے راشدین میں سے ہوتا ہے، اسی وجہ سے بعض دفعہ آپ کو ''عمرِ ثانی'' اور ''خامس الخلفاء الراشدین'' بھی کہا جاتا ہے۔

آپ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور کئی صحابہ وکبار تابعین سے روایت کرتے ہیں، جن میں عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب، سائب بن یزید، سہل بن سعد، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، ابوسلمہ اور دیگر حضرات شامل ہیں، آپ بعض دفعہ عقبہ بن عامر اور خولہ بنت حکیم سے مرسلاً بھی روایت کرتے ہیں، جب کہ آپ سے روایت کرنے والوں میں زہری، ابن منکدر، ایوب سختیانی اور دیگر جلیل القدر تابعین شامل ہیں۔

سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو اس نوجوان یعنی عمر بن عبدالعزیز کی نماز سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہو۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

چنانچہ ان کے دورِ خلافت (98ھ تا 101ھ) میں ان کی توجہ سے احادیث وآثار کے جمع وتدوین کا باقاعدہ اہتمام ہوا، فن کی حیثیت سے باقاعدہ ان علوم کی تدوین ہوئی، صحابہ کرام کی احادیث کے صحیفوں کی جگہ کتابوں کا رواج ہوا، متعدد حدیث کی کتابیں بھی لکھی گئیں، جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ کھول دیا تھا، آپ کو خوف تھا کہ کہیں حدیث وسنت، صحابہ اور تابعین کے اقوال اور فتاویٰ ضائع نہ ہوجائیں، یا پھر خلط ملط نہ ہوجائیں، اور مرورِ زمان کے ساتھ ساتھ طاقِ نسیان نہ ہوجائیں، اور اب چونکہ قرآن بھی مصاحف اور سینوں میں محفوظ ہو چکا تھا، جسے ہزاروں انسان زبانی یاد کر چکے تھے، اور کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ جہاں قرآن کا نسخہ موجود نہ ہو، اس طرح قرآن اور غیر قرآن کے خلط ملط ہونے کی علت بھی ختم ہوچکی تھی، چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو من جانب اللہ اس بات پر شرح صدر ہوا کہ علومِ اسلامی کو مستقل فن کی حیثیت دے کر ان کو باقاعدہ مدوّن کیا جائے۔

چنانچہ آپ نے اہلِ علم حضرات کو حکم دیا کہ ان احادیث وسنت، صحابہ وتابعین کے فتاویٰ کی تدوین کریں، جو انہیں معلوم ہیں، تاکہ وہ بعد میں آنے والے حضرات کے لیے مرجع بن سکیں، اور

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

سعید بن جبیر یقول:سمعت أنس بن مالک یقول: ما صلیت وراء أحد بعد رسول الله – صلی الله علیه وسلم –أشبه صلاة برسول الله– صلی الله علیه وسلم – من هذا الفتی– یعنی عمر بن عبد العزیز (سنن ابی داوٗد، رقم الحدیث ۸۸۸)

آپ کی ولادت علی الاختلاف 61 یا پھر 63 ہجری میں ہوئی، جب کہ وفات کا سال 101 ہجری ہے۔

عمر بن عبد العزیز بن مروان الأموی: ابن الحکم بن أبی العاص بن أمیة بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب، الإمام، الحافظ، العلامة، المجتهد، الزاهد، العابد، السید، أمیر المؤمنین حقا، أبو حفص القرشی، الأموی، المدنی، ثم المصری، الخلیفة، الزاهد، الراشد، أشج بنی أمیة.

حدث عن: عبد الله بن جعفر بن أبی طالب، والسائب بن یزید، وسهل بن سعد ......وحدث أیضا عن: سعید بن المسیب، وعروة، وأبی سلمة بن عبد الرحمن، وأبی بکر بن عبد الرحمن، وعبد الله بن إبراهیم بن قارظ، وعامر بن سعد، ویوسف بن عبد الله بن سلام، وطائفة ....قال ابن سعد فی الطبقة الثالثة من تابعی أهل المدینة، فقال: أمه: هی أم عاصم بنت عاصم بن عمر بن الخطاب .قالوا: ولد سنة ثلاث وستین .قال: وکان ثقة، مأمونا، له فقه وعلم وورع، وروی حدیثا کثیرا، وکان إمام عدل – رحمه الله، ورضی عنه (سیر اعلام النبلاء، ج۵، ص ۱۱۴، تحت الترجمة: عمر بن عبد العزیز بن مروان الأموی، (طبقات الحفاظ للسیوطی، ص۵۳، الطبقة الرابعة صغار التابعین، تحت رقم الترجمة: ۱۰۱، مرقاة المفاتیح، ج۱، ص ۳۷۱، تحت رقم الترجمة: ۳۳۳)

www.idaraghufran.org

بدلتے ہوئے اسلامی معاشرہ میں کہ جس میں نئے نئے حالات پیش آرہے ہیں کہ جن میں شرعی احکام کی ضرورت ہوتی ہے، مسائل کے حل میں فقہاء ومجتہدین ان سے استفادہ حاصل کرسکیں۔

چنانچہ ابنِ شہاب زہری، سعد بن ابراہیم کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حکم دیا کہ ہم احادیث وسنن کو جمع کریں، چنانچہ ہم ان کو جمع کیا، اور پھر ان کے بڑے بڑے مجلّد بنا کر مختلف علاقوں میں بھجوائے۔ [1]

اس طرح اس دور میں تدوین وترتیب کے عمل کو فروغ حاصل ہوا، چنانچہ اس سے قبل تدوین کا عمل ملا جلا تھا، لیکن اس دور میں تنظیم اور باقاعدگی آئی، اور یہی دور آئندہ کے ادوار کے لیے تمہید تھا کہ جس میں ائمہ عظام پیدا ہوئے۔

فقہاء کا خصوصی مقام

اس دور میں علماء اپنے اپنے علمی رجحانات کے سبب مختلف علوم کے ماہر تھے، چنانچہ ان میں سے بعض تدوینِ لغت کے ماہر تھے، اور بعض سیر وتاریخ کے ماہر تھے، اور کسی نے عقیدہ وعلم الکلام کو اپنا موضوع خاص بنایا، اور ان حضرات کو ان ہی علوم کا ماہر واستاذ شمار کیا جاتا تھا۔

لیکن اس دور میں جو حضرات اہلِ فقہ واجتہاد تھے، اور فقہ سے اشتغال رکھتے تھے، چونکہ یہ حضرات قرآن وسنت کی روشنی نئے پیش آمدہ مسائل کو حل کیا کرتے تھے، اس لیے ان کو بیک وقت محدث اور مفسر بھی شمار کیا جاتا تھا، اور اس کے ساتھ ساتھ یہ حضرات عربی زبان کے اصول وقواعد سے اتنا ضرور واقف ہوتے تھے کہ جس کے ذریعہ وہ قرآن وحدیث سے مسائل کے استخراج واستنباط میں کام لے سکیں، اس لیے اس دور کے فقہاء کو خاص اور ممتاز مقام حاصل تھا کہ جن کا امراء اور حکمران

---

[1] ابن شهاب يحدث سعد بن إبراهيم يقول: أمرنا عمر بن عبد العزيز بجمع السنن فكتبناه دفترا دفترا فبعث إلى كل أرض له عليها سلطان دفترا (التاريخ الكبير، لابن خيثمة، ج٢، ص ٢٤٧، تحت رقم الترجمة: ٢٧٠٩)

ومن نظر فى الأقوال المختلفة عرف أن سعد بن إبراهيم قال: أمرنا عمر بن عبد العزيز (وقد توفى سنة 101 هجرية) بجمع السنن فجمعت دفترا دفترا، فبعث إلى كل أرض له عليها سلطان دفترا (موسوعة الفقهية المصرية، ص ٦٥، تدوين الفقه)

www.idaraghufran.org

بھی خاص خیال رکھتے تھے، اور رعایا تو پہلے ہی ان کے دلدادہ ہوتے تھے، ان کی قدردانی میں کوئی کسر نہ چھوڑتے تھے، اور ہر قسم کے مسائل میں ان ہی کو طرف رجوع کیا کرتے تھے، جیسا کہ امام زہری، ابراہیم نخعی، حماد بن سلمہ اور دیگر اہلِ علم حضرات رحمہم اللہ۔ [1]

مذکورہ تفصیل سے اس بات کا علم بخوبی ہوجاتا ہے کہ اموی دور میں تدوین وتالیف کا سلسلہ جاری ہوا، عام لوگوں میں علمی رجحان بڑھا، عربی زبان میں نئے نئے علوم منتقل کیے گئے، اس وقت پورے عالمِ اسلام میں علمائے تابعین اور ان کے تلامذہ پھیلے ہوئے تھے، اور ہر طرف دینی علوم کا چرچا ہورہا تھا، اسی لیے دینی علوم کو بھی آگے بڑھنے کا موقع ملا، اور احادیث و آثار کو فقہی ترتیب وتبویب پر کتابی شکل میں مدون کیا گیا، چنانچہ دوسری صدی کے نصف اول میں مختلف ممالک میں ائمہ دین نے فقہی ترتیب پر اپنی اپنی کتابیں لکھیں۔ (جاری ہے............)

---

[1] الطور الرابع: عهد صغار التابعين وكبار تابعي التابعين:
يكاد هذا الطور يبدأ فى أواخر القرن الأول من الهجرة وأوائل القرن الثانى، ويمكن أن يقال: إنه يبدأ من عهد الإمام العادل عمر بن عبد العزيز.
وكما قلنا: ليس هناك حدود زمنية فاصلة بين تلك الأطوار، فهى متداخلة يتلقى الخلف منها عن السلف.
ويتميز هذا الطور بأنه قد بدء فيه بتدوين السنة مختلطة بفتاوى الصحابة والتابعين، وذلك بأمر من أمير المؤمنين عمر بن عبد العزيز، بعد أن شرح الله صدره لهذا، وخشى أن تضيع السنة وأقوال الصحابة والتابعين، وأن تصبح طي النسيان مع توالي الأزمان، وذلك بعد أن زالت العلة التى خشى معها أن يختلط القرآن بغيره. فقد حفظ القرآن فى الصدور والسطور، وأصبح حفظة القرآن بالآلاف، ولا يكاد يوجد بيت مسلم إلا وفيه مصحف، فأمر حملة العلم فى عهده بأن يدونوا ما عندهم من سنة وفتاوى الصحابة والتابعين، لتكون مرجعا يرجع إليه، ونماذج يهتدى بها المجتهدون فى حل مشاكل المجتمع الإسلامى المتطور الذى تتوالى فيه الأحداث التى تتطلب أحكامها الشرعية ....وإذا كان العلماء فى هذا العهد قد بدئوا يتخصصون فى مناهجهم واتجاهاتهم العلمية، فمنهم المتخصص لجمع اللغة، ومنهم المتخصص فى آدابها وتاريخها، ومنهم من اتجه إلى الاشتغال بالمسائل النظرية المتصلة بالعقيدة، كالتحسين والتقبيح العقليين، ورؤية الله وغير ذلك، فإننا نرى أن المشتغلين بالفقه – فى هذا العهد – كانوا يعتبرون من حملة السنة، ومفسرى القرآن الكريم، مع إحاطتهم بأسرار اللغة العربية بالقدر الذى يساعدهم على استنباط الأحكام الشرعية من القرآن والسنة. ولهذا كانت منزلة الفقهاء فى هذا العهد منزلة مرموقة يحسب لها الحكام ألف حساب، كما أن العامة كانوا يقدرونهم حق قدرهم، ويرجعون إليهم فى حل مشاكلهم، ويعتبرونهم مصابيح هذه الأمة، بصرف النظر عن مراكزهم السياسية فى الدولة. نذكر من ذلك على سبيل المثال لا الحصر: الزهرى وحماد بن سلمة شيخ أبي حنيفة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١، ص ٣١ و ٣٢، تحت المقدمة، كذا فى "موسوعة الفقهية المصرية" ص ٦٥، تدوين الفقه)

www.idaraghufran.org

تذکرۂ اولیاء حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (قسط44) مفتی محمد ناصر

اولیاءِ کرام اور سلف صالحین کے نصیحت آموز واقعات وحالات اور ہدایات وتعلیمات کا سلسلہ

عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ملکِ شام میں طاعون

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں شام کے ملک میں طاعون کی سخت وباء پھیل گئی تھی، اور بڑے بڑے صحابۂ کرام اس وباء میں مبتلا ہوکر شہید ہوئے۔ [1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب شام کے ملک میں پھیلنے والی اس وباء کا علم ہوا، تو آپ نے خود شام کی طرف جانے کا ارادہ فرمایا، اور مدینہ منورہ سے ایک جماعت کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوگئے، یہاں تک کہ مدینہ منورہ سے نکلنے کے بعد جب سرغ نامی مقام پر پہنچے، تو وہاں اسلامی لشکروں کے سپہ سالاروں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا، عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ بیماری کی شدت بڑھتی جارہی ہے، چنانچہ آپ نے صحابۂ کرام سے مشورہ کیا، جس کے نتیجہ میں یہ فیصلہ کیا کہ شام کی طرف جانے کے بجائے واپس ہوجانا بہتر ہے (عمدۃ القاری، ج۲۱، ص۲۵۸، باب مایذکر فی الطاعون)

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

> عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کے لئے نکلے، یہاں تک کہ جب سرغ مقام میں پہنچے، تو ان سے لشکر کے نگران یعنی ابوعبیدہ بن جراح اور ان کے ساتھی ملے، اور بیان کیا کہ ملک شام میں وباء پھوٹی ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے

---

[1] طاعون دراصل ایک بیماری ہے، جو وبائی شکل میں پھیلتی ہے، اس میں موسمی تغیرات کی وجہ سے ہوا خود خراب ہوجاتی ہے، تو بجائے اس کے بدن میں جا کر طبعی طور پر تسکین دے اور روح کو فرحت بخشے، روح میں فاسد کیفیت پیدا کرتی ہے، اور خون میں ایک خاص قسم کا غیر معمولی فساد اور زہریلا اثر پیدا ہوجاتا ہے (حاذق، مصنفہ: حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب مرحوم، صفحہ۵۸۶، مطبوعہ: مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

طاعون یا کسی وباء کی ابتداء میں معمولی طبیعت کی خرابی مثلاً سر، کمر یا جوڑوں میں درد ہوتا ہے، ساتھ میں کبھی بخار ہوتا ہے، اور ہوا کی خرابی کی وجہ سے پھیپھڑے بھی متاثر ہوتے ہیں، جس سے سانس لینے میں تنگی وتکلیف ہوتی ہے، اس کے ساتھ کبھی کھانسی بھی ہوتی ہے، اگر وباء طاعون کی صورت میں ہو، تو وقت کے ساتھ ساتھ جسم میں کسی جگہ بالخصوص بغل، ہاتھوں، اُنگلیوں یا جسم میں کوئی گلٹی نمودار ہوجاتی ہے، جس میں تکلیف اور درد بھی ہوتا ہے، اور اس کے بعد گلٹی میں پیپ پیدا ہوجاتی ہے۔

www.idaraghufran.org

فرمایا کہ میرے پاس پہلے اسلام قبول کرنے والے مہاجرین(صحابہ)کو جمع کرو، چنانچہ انہیں بُلوایا گیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے مشورہ کیا، اور اُنہیں بتایا کہ شام کے ملک میں وباء پھوٹ پڑی ہے، ان لوگوں میں اختلاف ہوگیا، اُن میں بعضوں نے کہا کہ آپ جس کام کے لئے نکلے ہیں، ہمارے نزدیک اس سے واپس ہونا اب مناسب نہیں (یعنی شام کی طرف جانا چاہئے، اور طاعون کی وجہ سے واپس نہیں جانا چاہئے) اور بعضوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ جو باقی ہیں، وہ آپ کے ساتھ ہیں، اس لئے ہم اُن کو لے کر وباء کی طرف پیش قدمی کرنا مناسب نہیں سمجھتے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ لوگ میرے پاس چلے جاؤ، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس انصار کو بلاؤ، ابنِ عباس رضی اللہ عنہ انصار کو لے کر آگئے، عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے مشورہ کیا تو انصار بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کرنے لگے، عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے بھی فرمایا کہ آپ لوگ میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس قریش کے ان بوڑھے لوگوں کو بلاؤ، جنہوں نے فتحِ مکہ کے لئے ہجرت کی تھی، چنانچہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی بلایا، اس معاملہ میں ان میں سے کسی دو نے بھی اختلاف نہیں کیا، اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ آپ لوگوں کو لے کر واپس چلے جائیں، اور اُن لوگوں کو (شام میں پھیلی ہوئی) وباء کی طرف نہ لے جائیں، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کردیا کہ میں کل صبح کو واپس روانہ ہوجاؤں گا، پھر صبح کے وقت لوگ بھی عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس ہوگئے، مگر ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ اللہ کی تقدیر سے فرار ہورہے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عبیدہ! کاش آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص یہ بات کہتا (یعنی آپ کے منہ سے یہ بات مناسب نہیں، پھر فرمایا کہ) جی ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف جارہے ہیں، آپ اس بارے میں کیا کہو گے کہ اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور آپ کسی وادی میں اترو، جس میں دو میدان ہوں، جن میں سے ایک تو سرسبز وشاداب ہو اور دوسرا خشک ہو، کیا یہ

www.idaraghufran.org

واقعہ نہیں کہ اگر آپ سرسبز میدان میں اونٹ چراتے ہو تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہے؟ اور اگر خشک میدان میں چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہے، راوی کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف آئے اور وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے پہلے موجود نہ تھے، انہوں نے کہا کہ اس کے متعلق میرے پاس علم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو (کہ وہاں وباء پھیل گئی ہے) تو وہاں نہ جاؤ، اور جب کسی جگہ وباء پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو پھر اس جگہ سے فرار نہ ہو، عمر رضی اللہ عنہ نے (یہ سُن کر) اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر وہاں سے واپس آ گئے

(بخاری، رقم الحدیث ۵۷۲۹، کتاب الطب، باب مایذکر فی الطاعون)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا شام میں پھیلی ہوئی وباء والے علاقے میں جانے کے بجائے واپس مدینہ منورہ جانے کا فیصلہ فرمانا دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں تھا۔

طاعون زدہ علاقے سے متعلق حدیث میں بیان کردہ ہدایات

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ، وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا، فِرَارًا مِنْهُ

(بخاری، رقم الحدیث ۳۴۷۳، مسلم، رقم الحدیث ۹۲"۲۲۱۸")

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے، جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا، یا تم لوگوں سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا، پس جب تم سنو کہ کسی مقام پر طاعون ہے تو تم وہاں نہ جاؤ، اور جب اس جگہ طاعون واقع ہو جائے جہاں تم رہتے ہو تو تم طاعون سے بچنے کے لئے اس جگہ سے مت بھاگو (بخاری، مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّاعُونُ آيَةُ الرِّجْزِ، ابْتَلَى اللهُ

www.idaraghufran.org

عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ، فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ (مسلم، رقم الحديث ٩٣"٢٢١٨")

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون عذاب کی ایک نشانی ہے، جس میں اللہ عزوجل اپنے بندوں میں سے کسی کو مبتلا کرتا ہے، پس جب تم سنو کہ کسی مقام پر طاعون ہے اور تم وہاں رہتے ہو تو تم طاعون سے بچنے کے لئے اس جگہ سے مت بھاگو (مسلم)

اور حضرت عکرمہ بن خالد مخزومی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ: " إِذَا وَقَعَ الطَّاعُونُ بِأَرْضٍ، وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا، وَإِذَا وَقَعَ، وَلَسْتُمْ بِهَا، فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ (مسند احمد، رقم الحديث ١٥٤٣٥، حديث صحيح لغيره)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں فرمایا کہ جب کسی زمین میں طاعون واقع ہو، اور تم وہاں ہو، تو وہاں سے مت نکلو، اور جب کسی زمین میں طاعون واقع ہو، اور تم وہاں نہ ہو، تو اس زمین کی طرف مت جاؤ (مسند احمد)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی قسموں میں سے ایک قسم طاعون بھی ہے، نیز جس علاقے سے متعلق معلوم ہو جائے کہ وہاں طاعون پھیل گیا ہے، تو اس علاقہ میں نہیں جانا چاہئے، البتہ جو شخص طاعون والے علاقہ میں موجود ہو، اُسے طاعون والے علاقے سے نکلنا بھی نہیں چاہئے۔ نیز احادیث میں ہے کہ طاعون مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ، وَلَا الدَّجَّالُ (مسلم، رقم الحديث ٤٨٥"١٣٧٩"، باب صيانة المدينة من دخول الطاعون، والدجال إليها، بخارى، رقم الحديث ١٨٨٠)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کی گھاٹیوں (راستوں) پر فرشتوں کا پہرہ ہے، مدینہ میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتا (مسلم، بخاری)

www.idaraghufran.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت عسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ بِالْحُمَّى، وَالطَّاعُونِ، فَأَمْسَكْتُ الْحُمَّى بِالْمَدِينَةِ، وَأَرْسَلْتُ الطَّاعُونَ إِلَى الشَّامِ، فَالطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِأُمَّتِي، وَرَحْمَةٌ، وَرِجْسٌ عَلَى الْكَافِرِ (مسند احمد، رقم الحديث ٢٠٧٦٧، إسناده صحيح)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل بخار اور طاعون کو لے کر آئے، میں نے بخار کو مدینہ منورہ ہی میں روک لیا، اور طاعون کو شام کی طرف بھیج دیا، اب طاعون میری امت کے لیے شہادت اور رحمت ہے اور کافروں کے لیے عذاب ہے (مسند احمد)

مؤمنین کے لئے صبر کے ذریعہ طاعون کا رحمت وشہادت ہونا

کئی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون اگرچہ اللہ تعالیٰ کے عذابوں میں سے ایک عذاب ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے لئے طاعون کو رحمت بنایا ہے، بشرطیکہ مؤمنین اس موقعہ پر صبر کریں، اور اللہ تعالیٰ سے اجروثواب کی امید رکھیں، ایسی صورت میں اگر کوئی مؤمن طاعون میں فوت ہوگیا، تو اسے شہید جیسا اجروثواب حاصل ہوگا۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ، فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ (بخاری، رقم الحديث ٣٤٧٤)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں سوال کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے، جس کو اللہ تعالیٰ جس پر

www.idaraghufran.org

چاہتا ہے بھیجتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے طاعون کو مومنوں کے لئے رحمت بنایا ہے، کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ وہ طاعون میں مبتلا ہو، اور وہ بندہ اپنے شہر میں صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے ٹھہرا رہے، اور اس کا یہ عقیدہ ہو کہ اس کو صرف وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کر دی ہے تو اس کے لئے شہید جیسا اجر (وثواب) ہوگا (بخاری)

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

(بخاری، رقم الحديث ٢٨٣٠)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون مسلمان کی شہادت کا سبب ہے (بخاری)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، قَالَ: إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ، قَالُوا: فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ (مسلم، رقم الحديث ١٦٥ "١٩١٥")

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے میں سے شہید کسے شمار کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے، وہ شہید ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی صورت میں تو میری امت کے شہید کم ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! پھر شہید کون لوگ ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے، اور جو اللہ کے راستہ میں فوت ہوا تو وہ شہید ہے، اور جو طاعون میں فوت ہوا، تو وہ بھی شہید ہے، اور جو پیٹ کی بیماری میں فوت ہوا، تو وہ بھی شہید ہے (مسلم)

www.idaraghufran.org

محدثین نے پیٹ کی بیماری سے مراد اسہال یا استسقاء یا پیٹ میں ہوا (گیس) کا ہونا بیان کیا ہے، جبکہ بعض کے نزدیک جس شخص کے مرض کی ابتداء پیٹ کی تکلیف سے ہو، اور اسی مرض میں اس کا انتقال ہوا ہو، تو اسے بھی شہادت کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے (شرح النووی، ج۱۳ص۶۳، باب بیان الشہداء)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ طاعون کو اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے لئے رحمت بنایا ہے، اور جو شخص طاعون والے علاقہ میں موجود ہو، اور وہ طاعون میں مبتلا ہونے اور اس پر صبر کرنے کی وجہ سے فوت ہو گیا، تو اسے آخرت میں شہادت کا عظیم اجر و ثواب حاصل ہوگا، مگر دنیا میں طاعون میں فوت ہونے والے کو غسل اور کفن دیا جائے گا (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ج۲۸ص۳۳۳، الیٰ ص۳۳۲، مادۃ ''طاعون''، القدوم علی بلد الطاعون والخروج منہ)

جہاد اور طاعون میں شہادت کی دعاء

احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی امت کے لئے جہاد اور طاعون کے ذریعہ شہادت کی دعاء بھی مروی ہے۔

حضرت ابو بردہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ فَنَاءَ أُمَّتِي فِي سَبِيلِكَ بِالطَّعْنِ، وَالطَّاعُونِ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۵۶۰۸، مستدرک حاکم، رقم الحديث ۲۶۶۲، قال الذهبی: صحيح)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ میری امت کی موت اپنے راستے میں نیزوں اور طاعون کی حالت میں مقرر فرما (مسند احمد، حاکم)

اور معاذہ عدویہ سے روایت ہے:

دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَفْنَى أُمَّتِي إِلَّا بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۵۱۱۸، إسناده جيد)

ترجمہ: میں عائشہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول

www.idaraghufran.org

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت صرف نیزہ بازی اور طاعون سے ہی ہلاک ہوگی (مسند احمد)

ایک روایت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعا اور موقوفا اس طرح کی دعا ثابت ہے، مگر محدثین نے اس روایت کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ [1]

محدثین نے نیزہ بازی سے جہاد مراد لیا ہے، اور مذکورہ حدیث کی روشنی میں فرمایا ہے کہ جہاد کے ذریعہ حاصل ہونے والی شہادت، بڑی شہادت ہے، جبکہ مؤمن کے لئے طاعون پر صبر کرنے سے حاصل ہونے والی شہادت، چھوٹی شہادت ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے لئے ان دونوں شہادتوں کی دعاء کی ہے (فیض القدیر للمناوی، تحت رقم الحدیث ۱۴۷۶)

علاماتِ قیامت میں بعض صحابہ کا طاعون کو پکڑنے کا خطاب

علیم رحمہ اللہ سے روایت ہے:

كُنَّا جُلُوسًا عَلَى سَطْحٍ مَعَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَزِيدُ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَبْسًا الْغِفَارِيَّ، وَالنَّاسُ يَخْرُجُونَ فِي الطَّاعُونِ، فَقَالَ عَبْسٌ: يَا طَاعُونُ خُذْنِي، ثَلَاثًا يَقُولُهَا، فَقَالَ لَهُ عُلَيْمٌ: لِمَ تَقُولُ هَذَا؟ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ فَإِنَّهُ عِنْدَ انْقِطَاعِ عَمَلِهِ، وَلَا يُرَدُّ فَيُسْتَعْتَبَ "فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بَادِرُوا بِالْمَوْتِ سِتًّا: إِمْرَةَ السُّفَهَاءِ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ، وَاسْتِخْفَافًا بِالدَّمِ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ، وَنَشْوًا

---

[1] عن أبی أمامة، عن أبی بکر الصدیق، قال: کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغار، فقال: اللھم طعنا، وطاعونا .قلت: یا رسول اللہ، إنی أعلم أنک قد سألت منایا أمتک، فھذا الطعن قد عرفناہ، فما الطاعون؟ قال: ذرب کالدمل، إن طالت بک حیاة ستراہ (مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث ۶۲، إسنادہ واہ من أجل جعفر، المطالب العالیة، تحت رقم الحدیث ۱۹۶۷، للحافظ ابن حجر العسقلانی)

أخبرنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن قتادة أن أبا بکر کان إذا بعث جیوشا إلی الشام قال اللھم ارزقھم الشھادة طعنا وطاعونا (مصنف عبدالرزاق، رقم الروایة ۲۰۱۶۱)

يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ يُقَدِّمُونَهُ يُغَنِّيهِمْ، وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْهُمْ فِقْهًا (مسند احمد، رقم الحديث ١٦٠٤٠، حديث صحيح، وهذا إسناد ضعيف)

ترجمہ: ہم کسی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک تھے، یزید(راوی) کہتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق وہ عبس غفاری رضی اللہ عنہ ہی تھے، لوگ (اس علاقے سے) طاعون کی وجہ سے نکل نکل کر جارہے تھے، عبس رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اے طاعون! تو مجھے پکڑ لے، یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ کہا، علیم نے ان سے کہا کہ آپ ایسی بات کیوں کہہ رہے ہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، کیونکہ موت سے اعمال منقطع ہوجاتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ زندگی ملنے پر اسے توبہ کی توفیق مل جائے؟ تو عبس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چھ چیزوں سے موت کی طرف سبقت کرو، بیوقوفوں کی حکومت، اور پولیس والوں کی کثرت، اور انصاف کا بک جانا، اور قتل کو معمولی سمجھنا، اور قطع رحمی کرنا، اور ایسی نئی نسل کا ظہور جو قرآن کو موسیقی کی طرح گا کر پڑھنے لگے، حالانکہ وہ (پڑھنے والا) ان لوگوں میں سب سے کم سمجھ ہوگا (مسند احمد، شرح مشکل الآثار)

شداد ابوعمار شامی رحمہ اللہ سے روایت ہے:

قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ: يَا طَاعُونُ خُذْنِي إِلَيْكَ قَالَ: فَقَالُوا: أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَا عَمَّرَ الْمُسْلِمَ كَانَ خَيْرًا لَهُ؟ "قَالَ: بَلَى وَلَكِنِّي أَخَافُ سِتًّا إِمَارَةَ السُّفَهَاءِ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ، وَنَشْءً يَنْشَئُونَ يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ، وَسَفْكَ الدَّمِ (مسند احمد، رقم الحديث ٢٣٩٧٠، حَدِيثُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ الْأَنْصَارِيِّ، صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف)

ترجمہ: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے طاعون! مجھے اپنی گرفت میں

www.idaraghufran.org

لے لے، لوگوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ مسلمان کو جتنی عمر بھی ملے، وہ اس کے حق میں بہتر ہے؟ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیوں نہیں، لیکن مجھے چھ چیزوں کا خوف ہے، بیوقوفوں کی حکومت، اور انصاف کا فروخت ہوجانا، اور پولیس والوں کی کثرت، اور قطع رحمی، اور ایسی نسل کی افزائش جو قرآن کو گانے بجانے کا آلہ بنالے گی، اور خونریزی (مسند احمد)

طاعون، اور مختلف عذابات کے اسباب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ، خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ أَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ، إِلَّا أُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَشِدَّةِ الْمَؤُوْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوْا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا، وَلَمْ يَنْقُضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِيْ أَيْدِيْهِمْ. وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَيَتَخَيَّرُوْا مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ، إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۴۰۱۹، ابواب الفتن، باب العقوبات، حسن لغيره)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا کہ اے جماعتِ مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہوجاؤ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو، اول یہ کہ جس قوم میں فحش (وبے حیائی کے کام اور باتیں) کھلے عام ہونے لگتی ہیں، تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں، جوان

www.idaraghufran.org

سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور حکمرانوں کے ظلم وستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکاۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے (وجانور) نہ ہوتے، تو ان پر بارش ہی نہ برستی اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ غیروں کو ان پر مسلط فرمادیتا ہے، جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں، پھر وہ ان کے اموال چھین لیتے ہیں اور جب مسلمان حکمران، کتابُ اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں) تو اللہ اس قوم کو (خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرمادیتا ہے (ابنِ ماجہ)

معلوم ہوا کہ زمین میں مختلف آفات اور وباؤں کا اصل سبب مختلف گناہ ہیں۔

طاعون میں فوت ہونے اور اس سے بھاگنے کی احادیث

معاذہ عدویہ سے روایت ہے:

دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَفْنَى أُمَّتِي إِلَّا بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ "قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا الطَّاعُونُ؟ قَالَ: غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيرِ، الْمُقِيمُ بِهَا كَالشَّهِيدِ، وَالْفَارُّ مِنْهَا كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ (مسند احمد، رقم الحديث ٢٥١١٨، مسند ابى يعلىٰ، رقم الحديث ٤٤٠٨، إسناده جيد)

ترجمہ: میں عائشہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت صرف نیزہ بازی اور طاعون سے ہی ہلاک ہوگی، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! نیزہ بازی تو ہم سمجھتے ہیں، یہ طاعون کیا چیز ہے؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک گلٹی ہوتی ہے، جو اونٹ کی گلٹی کی طرح ہوتی ہے، اس طاعون میں ثابت قدم رہنے والا شہید کی طرح ہوگا، اور اس

www.idaraghufran.org

سے فرار اختیار کرنے والا میدانِ جہاد سے بھاگنے والے کی طرح ہوگا (مسند احمد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُونِ، كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ، وَالصَّابِرُ فِيهِ، كَالصَّابِرِ فِي الزَّحْفِ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۴۴۷۸، حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طاعون سے بھاگنے والا شخص میدان جنگ سے بھاگنے والے شخص کی طرح ہے اور اس میں صبر کرنے والا شخص میدان جنگ میں ثابت قدم رہنے والے شخص کی طرح ہوتا ہے (مسند احمد)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ طاعون سے بھاگنے والا شخص میدان جنگ سے بھاگنے والے شخص کی طرح ہے اور طاعون میں صبر کرنے والا شخص میدان جنگ میں ثابت قدم رہنے والے شخص کی طرح ہوتا ہے (شرح النووی علی مسلم، تحت رقم الحدیث ۲۲۱۸، باب الطاعون والطیرۃ والکہانۃ ونحوہا)

طاعون والے علاقے سے متعلق صحابۂ کرام کا طرزِ عمل

حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: إِنَّ هَذَا الرِّجْزَ قَدْ وَقَعَ فَفِرُّوا مِنْهُ فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَلَمْ يُصَدِّقْهُ بِالَّذِي قَالَ فَقَالَ: بَلْ هُوَ شَهَادَةٌ وَرَحْمَةٌ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُعَاذًا وَأَهْلَهُ نَصِيبَهُمْ مِنْ رَحْمَتِكَ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۲۱۳۶، رجاله ثقات)

ترجمہ: جب شام میں طاعون کی وباء پھیلی تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لشکریوں سے فرمایا کہ یہ عذاب نازل ہوگیا ہے، اس سے بچنے کے لئے گھاٹیوں اور وادیوں میں چلے جاؤ، یہ بات جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق نہیں کی بلکہ فرمایا کہ یہ طاعون تو شہادت اور رحمت ہے، اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء ہے، اے اللہ! معاذ اور اس کے اہلِ خانہ کو اپنی رحمت کا حصہ عطاء فرما (مسند احمد)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام میں سے ایک طرف حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے طاعون زدہ علاقے سے نکلنے کا اعلان کرنا ثابت ہے، تو دوسری طرف حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا طاعون والے علاقہ میں ٹھہرنا اور اس حالت پر صبر کرنا بھی ثابت ہے۔

طاعون اور وباء زدہ علاقہ میں ٹھہرنے اور وہاں سے نکلنے کا حکم

اہلِ علم کے مطابق ہر قسم کے طاعون کو وباء کہا جا سکتا ہے، لیکن ہر وباء کو طاعون نہیں کہا جا سکتا، بلکہ بعض وبائیں طاعون سے ہلکے درجے کی ہوتی ہیں، لیکن اگر وباء کا بروقت اور صحیح علاج نہ کیا جائے، تو اس وباء کے بڑھ کر طاعون کی شکل اختیار کرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

طاعون سے متعلق احادیث کی تشریح کرتے ہوئے محدثین اور اہلِ علم حضرات نے فرمایا کہ حدیث میں طاعون یعنی وباء زدہ علاقے میں داخل ہونے سے اس لئے منع نہیں کیا گیا کہ طاعون والے علاقہ میں داخل ہونے سے انسان اس وباء میں مبتلا ہو جائے گا، اور موت کے مقررہ وقت سے پہلے ہی فوت ہو جائے گا، یا اسی طرح جو شخص طاعون والے علاقہ میں موجود ہو، اُسے طاعون والے علاقے سے نکلنے سے حدیث میں اس لئے منع نہیں کیا گیا کہ طاعون والے علاقہ سے نکل جانے سے انسان اپنی موت کے مقررہ وقت سے بچ جائے گا، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ کوئی بھی چیز اپنی ذات میں نفع بخش یا نقصادہ نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہے، اور طاعون والے علاقہ سے متعلق حدیث میں جو ہدایت بیان ہوئی ہے، اس کی حکمتوں میں مؤمنین کو فتنہ سے بچانا مقصود ہے، چنانچہ طاعون والے علاقہ میں داخل ہونے کے بعد اگر اس شخص کی موت کا وقت آ چکا تھا، اور وہ فوت ہو گیا، تو یہ گمان ہوگا کہ یہ شخص طاعون کی وجہ سے فوت ہو گیا ہے، اور اس گمان سے توحید کا عقیدہ متأثر ہوگا۔

اسی طرح جو شخص طاعون والے علاقہ میں موجود ہو، اسے اس علاقہ سے نکلنے سے منع کرنے میں بھی

بہت سی حکمتیں ہیں، چنانچہ ایک بڑی مصلحت اور فائدہ مؤمنین میں اللہ تعالیٰ کا توکل پیدا کرنا مقصود ہے، اور دوسری بڑی مصلحت اور فائدہ یہ ہے کہ طاعون میں مبتلا ہونے اور اس پر صبر کرنے کی وجہ سے جو مؤمن فوت ہوگا، تو اسے شہادت کا عظیم اجر وثواب حاصل ہوگا۔

(کذا فی اکمال المعلم بفوائد مسلم، لابی الفضل عیاض بن موسیٰ، ج۷، ص ۱۳۴، کتاب الطاعون)

بعض محدثین نے طاعون سے بچنے کے لئے بھاگنے کی ممانعت کی وجہ یہ بھی بیان کی ہے کہ طاعون سے بچنے کے لئے بھاگنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی اور عافیت طلب کرنی چاہیے، کیونکہ بھاگ کر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنا ممکن نہیں، بلکہ توبہ استغفار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنا ممکن ہے (تحفۃ الاحوذی، تحت رقم الحدیث ۱۰۶۵، باب ما جاء فی کراھیۃ الفرار من الطاعون)

نیز محدثین اور فقہائے کرام نے یہ بھی فرمایا کہ طاعون والی جگہ میں جانے یا طاعون سے بچنے کے لئے اس جگہ سے بھاگنے کی ممانعت کا حدیث میں بیان کردہ حکم فرض درجہ کا نہیں ہے، چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے طاعون زدہ مقام سے نکلنے کا حکم دینا ثابت ہے، اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شام میں پھیلی ہوئی وباء کی وجہ سے شام کی طرف جانے کے بجائے واپس مدینہ منورہ جانے پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنا بھی مروی ہے، جس کا مطلب محدثین نے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو طاعون کی وباء کی وجہ سے شام کی طرف نہ جانے پر ندامت تھی۔ [1]

لہٰذا جس شخص کا عقیدہ درست ہو کہ صحت اور مرض اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے، اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے بغیر طاعون اپنی ذات میں نقصان دہ نہیں، تو اس کے لئے طاعون زدہ علاقہ سے نکلنا جائز ہے، یا اسی طرح طاعون سے بھاگنے کے بجائے کسی اور غرض ونیت سے طاعون زدہ علاقہ سے نکلنا بھی جائز ہے (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ج۲۸، ص۳۳۲، مادۃ ''طاعون''، القدوم علی بلد الطاعون والخروج منہ)

نیز مذکورہ تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو وباء، طاعون کے درجے تک نہ پہنچی ہو، بلکہ طاعون کے مقابلے میں ہلکی ہو، اس وباء سے متعلق احکام بھی طاعون سے متعلق احکام سے ہلکے ہیں۔

---

[1] عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : جِئْتُ عُمَرَ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ ، فَوَجَدْتُه قَائِلاً فِي خِبَائِهِ ، فَانْتَظَرْتُه فِي فَيْءِ الْخِبَاءِ ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَضَوَّرَ مِنْ نَوْمِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي رُجُوعِي مِنْ غَزْوَةِ سَرْغَ ، يَعْنِي حِينَ رَجَعَ مِنْ أَجْلِ الْوَبَاءِ (مصنف ابنِ ابی شیبۃ، رقم الروایۃ ۳۴۵۴۰)

www.idaraghufran.org

پیارے بچو! مولانا محمد ریحان

ڈر کا ماحول

پیارے بچو! میں ایک دن بس سٹاپ پر کھڑا یونیورسٹی کی بس کا انتظار کررہا تھا۔ بستہ پہنے، روڈ کے کنارے کھڑے، اپنے جسم کا سہارا ایک ٹانگ پر قائم کیے، نظرے نیچے جھکائے ہوئے اسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ کیا ایسا بھی کوئی وائرس ہوسکتا ہے جس سے انسان اتنی تیزی سے مررہے ہیں۔ ہیں؟؟ واقعی مررہے ہیں؟ نہیں۔ ہوسکتا ہے یہ کسی نے جھوٹی کہانی پھیلائی ہو۔ نہیں چائینہ میں بھی تو کئی لوگوں کا بتایا گیا وہ کرونا سے مرے؟ اگر واقعی کوئی ایسا وائرس ہے تو اس کا علاج کیوں نہیں؟ کیا ؟ علاج نہیں؟ آج کے اتنے ترقی یافتہ دور میں جہاں سائنس کو خدا مانا جاتا ہے، اس بیماری کا علاج نہیں؟ نہیں اگر یہ وائرس ہی سائنس کا بنایا ہوا ہو؟ نہیں۔ سائنس کو تو انسانوں کی سہولت کے لیے بنایا گیا تھا پھر اسی سے انسانوں کی تباہی کیوں ہو؟ اچھا اگر ایسا ہی ہے تو کیا یہ اللہ کا عذاب تو نہیں جو کافروں پر آبرسا۔ اگر کافروں پر عذاب ہے تو مسلمان بھی تو مر رہے ہیں نا۔

یہ سب خیال یکے بعد دیگرے میرے دماغ کے اندر گھومنے لگے۔ خیالوں کے گرداب میں پھنستا چلا گیا اور بائیں آنکھ کی جانب نیچے کی طرف کچھ درد سا محسوس ہونے لگا۔ اتنے میں بس آکر رکی۔ ڈرائیور نے بس پر سوار ہونے کا اشارہ کیا۔ بس میں سوار ہر ساتھی دوسرے سے اسی گفتگو میں غرق تھا۔ بس لڑکوں کو سوار کرنے کے لیے کچھ لمبا راستہ اختیار کرتی۔ بیس منٹ کا راستہ کچھ آدھے دن کا معلوم ہوا۔ یونیورسٹی پہنچ کر بالکل ایسا لگا کہ کسی اور دنیا میں آگیا ہوں۔ یہاں کے باشندوں سے زیادہ بیرونی طلبہ خوفزدہ نظر آرہے تھے۔ ہر ایک منہ پر ماسک لگائے تیزی سے گزر جاتا جیسے مجھے کوئی اچھوت کی بیماری ہو۔ کافی دیر بعد پتا چلا کہ ماسک وائرس سے بچاؤ کے لیے لگائے گئے ہیں۔ کلاس میں پہنچا ہی تھا کلاس خالی اور سنسان پڑی تھی۔ ایک ساتھی آیا اور خبر دی کہ آج استاد نہیں آئیں گے۔ میں نے وجہ دریافت کی۔ معلوم ہوا استادوں کی طبیعت ناساز ہے۔ یہ سنتے ہی سوچنے لگا طبیعت ناساز ہے یا خوف نے گھر پر ٹھہرنے پر مجبور کردیا۔ یہ خیال آتے ہی سوچا کسی کے

www.idaraghufran.org

بارے میں بدگمانی کبیرہ گناہ ہے۔دولڑکے آئے اور کلاس میں آکر بیٹھ گئے۔انیس جو ایک ہٹا کٹا نوجوان ہے۔کلاس کے سب لڑکوں کی پریشانی کو وہ اپنے ظریفانہ مزاج کی وجہ سے کچھ ہی دیر میں بھگا دیا کرتا تھا۔قریب ہی بیٹھا دوسرا ساتھی عثمان جو آرمی میں جانے کا خواہشمند تھا اور اسے دین کے علم کا بھی کافی مطالعہ تھا۔دونوں کے مابین کسی بات سے مکالمہ شروع ہوا۔انیس مسکراتے ہوئے بولا:

”ہاہا..میں تو لاہور سے فلٹر والا ماسک منگوا رہا ہوں۔وہ پانچ سو کا ہے“

میں نے پوچھا یہ فلٹر والا ماسک کون سا ہوتا ہے؟فلٹر کسی جراثیم کو اندر جانے نہیں دیتا۔انیس نے جواب دیا۔

عثمان نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا:

”ماسک واسک سے کچھ نہیں ہوتا بھیا۔اب تو ڈاکٹر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ وائرس وزنی ہے جس کی وجہ سے ہوا میں رہنے کے بجائے کسی ٹھوس چیز پر بیٹھ جاتا ہے اور ہاتھ کے ذریعے اندر منتقل ہوتا ہے۔اللہ پر یقین رکھو۔بیماریاں اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہیں اور ویسے بھی ہمارے لیے تو یہ رحمت ہے۔کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں اسے مسلمانوں کے لیے رحمت بتایا ہے۔“

انیس نے جلدی سے اس کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا:

”پہلے ہم لوگ یہ مذاق اڑاتے رہے کہ چینیوں پر اللہ کا عذاب ہے اور چینیوں نے مسلمانوں پر ظلم روا رکھا۔ہم لوگوں نے بھی خوب ان کا مذاق اڑایا۔پر اب کیا کریں؟“

ہمیں کسی بھی غیر مسلم کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ نہیں رکھنا چاہیے اگر اللہ کا عذاب ہو تب بھی ایک انسان ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنا مسلمانوں کے اخلاق کی بلندی کو ظاہر کرسکتا تھا مگر افسوس کی بات ہے ہم لوگوں نے ان کا مذاق اڑایا۔آج وہ اس مصیبت سے نکل چکے ہیں اور ہم اس کی لپیٹ میں ہیں۔عثمان نے بنا سانس لیے جوش کے ساتھ جواب دیا۔

انیس نے تھوڑی سنجیدگی اختیار کی اور کہا:اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بیماری سے محفوظ فرمائے۔

www.idaraghufran.org

بزمِ خواتین (عورت کا تقدس اور حقوقِ نسواں کا فریب: قسط32) مفتی طلحہ مدثر

خلع لینے میں خواتین کے اختیارات (دوسرا حصہ)

معزز خواتین! گزشتہ قسط میں اجمالاً اور اختصار کے ساتھ ان اصول اور ہدایات پر روشنی ڈالی گئی تھی، جو خوشگوار زندگی گزارنے کے لیے انتہائی کارآمد ہیں، جن کی شریعت کی طرف سے میاں، بیوی کو ترغیب دی گئی ہے، تاکہ آپس میں قطع تعلقی، اور جدائی، طلاق کی نوبت نہ آئے، لیکن بعض اوقات ان ہدایات کا خیال نہ رکھنے اور ان پر خاطر خواہ عمل نہ کرنے کی وجہ سے نوبت طلاق یا تفریق تک پہنچ جاتی ہے، یا بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ شریعت کی طرف سے دی گئی ہدایات کا خیال بھی رکھا جاتا ہے، اس کے باوجود میاں بیوی کے فطری مزاج میں اختلاف ہوتا ہے، جس کی وجہ سے زوجین میں ہم آہنگی نہیں ہو پاتی، اور بات علیحدگی تک پہنچ جاتی ہے، ایسی صورتحال میں خواتین کو شریعت کی طرف سے کیا اختیارات اور حقوق حاصل ہیں، اور اس کا کیا طریقہ کار ہے، اسی کی تفصیل درجِ ذیل سطور میں ذکر کی جارہی ہے۔

طلاق یا خلع

اگر زوجین کے آپس میں مزاج نہ مل سکیں یا کسی اور وجہ سے ناچاقی ہوجائے، شریعت کی طرف سے یہ حکم ہے کہ میاں بیوی دونوں کی طرف سے ایک، ایک سمجھدار آدمی مل بیٹھ کر زوجین کی بات کو سنیں، اور ان کے معاملات حل کرنے اور اِن دونوں کے باہمی اختلاف کو اور شکایات کو دور کرنے کی جدوجہد کریں، ایسی صورت میں اگر میاں بیوی اصلاح کے ارادہ سے یہ عمل کریں گے، تو اللہ تعالیٰ ضرور نباہ کی کوئی صورت پیدا فرما دیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا (سورة نساء،٣٥)

ترجمہ: اور اگر تمہیں کہیں میاں بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا خطرہ ہو، تو ایک فیصلہ

www.idaraghufran.org

کرنے والا مرد کے خاندان میں سے اور ایک فیصلہ کرنے والا عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو، اگر یہ دونوں صلح کرنا چاہیں گے، تو اللہ ان دونوں میں موافقت کردے گا، بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔(نساء)

اگر اس ہدایت پر عمل کرلیا جائے، تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی خیر والا راستہ نکل آئے گا ،بشرطیکہ میاں بیوی اور صلح کرانے والوں تمام لوگوں کی نیت صاف ہو، اگر کسی ایک کی نیت میں بھی فتور ہوگا، تو اس سے معاملات سلجھنے کے بجائے مزید الجھ جائیں گے، اور کوئی حل نہیں نکل سکے گا۔

پھر اگر صلح کی یہ کوشش کی بھی ناکام ہوجائے، تو شریعت نے طلاق کی اجازت دی ہے، لیکن طلاق کا سارا کا سارا اختیار شوہر کے ہاتھ میں ہے، بیوی کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے، بیوی خواہ رضامند ہو یا نہ ہو، بہرحال شوہر کے اپنے طلاق کے اختیار کو استعمال کرنے وجہ سے طلاق واقع ہوجائے گی، لیکن اگر صورتحال ایسی ہو کہ آپس میں نباہ بھی نہ ہو پارہا ہو، اور مرد از خود طلاق بھی نہ دے رہا ہو، اور نہ ہی بیوی کے حقوق اور ذمہ داریوں کو پورا کررہا ہو، تو عورت کو اس بات کا اختیار ہے، کہ کچھ لے دے کر شوہر کو طلاق پر رضامند کرلے کہ وہ بیوی کو اپنے نکاح سے آزاد کردے، اگر وہ ایسا کردیتا ہے، تو بیوی کے ذمہ وہ عوض لازم ہوجائے گا، جس کے بدلے شوہر نے طلاق دی ہے یا خلع کیا ہے، اور ایسی صورت میں طلاق رجعی کی طرح شوہر کو بیوی کی مرضی کے بغیر دوبارہ اپنے نکاح میں لانا درست نہیں ہوگا، بیوی اگر راضی ہوگی تو رجوع ہوسکے ورنہ نہیں، یہاں تک کہ بیوی از خود بغیر جبر واکراہ کے رجوع پر رضامندی ظاہر کردے، اور اس طرح سے خلع کرنے کی اجازت خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَاتَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (سورۃ البقرۃ، ۲۲۹)

ترجمہ: اور تمہارے لیے اس میں سے کچھ بھی لینا جائز نہیں جو تم نے انہیں دیا ہے مگر یہ

www.idaraghufran.org

کہ دونوں ڈریں کہ اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھ سکیں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ عورت معاوضہ دے کر پیچھا چھڑا لے یہ اللہ کی حدیں ہیں سو ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا سو وہی ظالم ہیں (بقرۃ)

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ اگر نباہ نہ ہونے کی صورت میں عورت کچھ مال وغیرہ دے کر اپنی جان چھڑا لے تو اس میں حرج نہیں ہے۔ (جاری ہے......)

اقبال ٹریڈرز
ہمارے ہاں پلاسٹک، اسٹیل، آفس فرنیچر اور کمپیوٹر ٹیبل کی ورائٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ المونیم کی کھڑکیاں اور دروازے، سیلنگ، بلائنڈز، وال پیپر، ونائل فلور ٹائل بھی دستیاب ہیں
بالمقابل چوک کوہاٹی بازار مری روڈ راولپنڈی
فون 5962705--5503080

عدنان احمد خان
0345-5067603
الفہد فوڈز کوکنگ سنٹر
دوکان نمبر K-93 ظفر الحق روڈ، نزد بوبی پان شاپ، کمیٹی چوک، راولپنڈی
فون: 051-5961624

آیتِ کریمہ کی خاص فضیلت

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: دَعْوَۃُ ذِی النُّوْنِ إِذْ دَعَا وَہُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ: لَا إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ، فَإِنَّہٗ لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ (سنن الترمذی، رقم الحدیث 3505)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالنون (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی مچھلی کے پیٹ میں کی جانے والی دعاء ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اسے پڑھ کر دعا کرے گا، تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول فرمائیں گے، وہ (دعاء) یہ ہے:

”لَا إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ“

(یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہو)

مذکورہ دعاء کو ”آیتِ کریمہ“ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، اور یہ دعاء اپنا خصوصی مقام رکھتی ہے، جس کا معمول انسان کو مختلف قسم کی مشکلات، بیماریوں اور پریشانیوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

عارف فوڈز

حاجی محمد عارف
0300-5131250
0315
0322-5503460
حاجی عمران

حاجی امجد
0300-5198823
0315
حاجی کامران
0321-5353160
0312

L-72 بالمقابل ملکوں کا قبرستان
ظفر الحق روڈ، راولپنڈی
051-5503326-5504434-5503460

گلی نمبر 64، بالمقابل چوہدری ڈینٹل کلینک
چاہ سلطان روڈ، امر پورہ، راولپنڈی
051-5502260-5702260

بیماریوں اور وائرسز سے حفاظت کی مسنون دعاء

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی مصیبت زدہ شخص کو دیکھ کر یہ کلمات کہے، تو ان کلمات کا کہنے والا شخص جب تک بھی زندہ رہے گا، اُس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا“

”سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے مجھے اس مصیبت و پریشانی سے نجات عطا فرمائی، جس میں تجھے (یعنی اس مصیبت زدہ کو) مبتلا کیا، اور اس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی“

(سنن الترمذی، حدیث نمبر 3431 و 3232)

اس لیے اس دعا کا اہتمام نہایت ہی فائدہ مند ہے، خاص طور پر آج کل کے دنوں میں، جبکہ کرونا وائرس (Corona Virus) اور اس جیسی دوسری خطرناک اور مہلک بیماریاں جنم لے رہی ہوں۔

سخت بیماری سے مکمل صحت یابی کے لیے مسنون دعاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ:

ایک شخص سخت بیمار پڑ گیا تھا، اور کمزور ہونے کی وجہ سے سوکھ کر چوزے کی طرح ہو گیا تھا، اسے رسول اللہ ﷺ نے اس دعا کی تعلیم دی، جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرمادی۔

وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَفِی الآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرمایئے، اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرمایئے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچایئے۔

(مسلم، رقم الحدیث 2688"23")

یہ دعاء درحقیقت قرآن مجید کی ایک آیت ''رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَفِی الآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ '' سے ماخوذ ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت میں ''اَللّٰھُمَّ'' کے بجائے ''رَبَّنَا'' کے الفاظ ہیں، تاہم دونوں میں سے جس کا بھی اہتمام کرلیا جائے، حدیث سے اس کی برکت اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد کا بخوبی علم ہوتا ہے۔

CANNON PRIMAX PLUS

15 سالہ گارنٹی

051-5517039
0300-8559001

نذیر سنز

Cannon not selling a mattress but a good night sleep

418۔خان بلڈنگ بابو بازار، صدر راولپنڈی

www.idaraghufran.org

تکلیف وآزمائش پرموت کی تمنا کے بجائے خیروبھلائی طلب کرنے کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنكُمُ المَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِه، فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ:

”اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِى مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِىْ وَتَوَفَّنِى إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِىْ“

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی کسی نازل شدہ بلاء وتکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے، اگرموت کی تمنا ضروری ہو، تو اس کے بجائے یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِى مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِىْ وَتَوَفَّنِى إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِىْ“

اے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ، جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہو، اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے وفات دے دیجئے۔

(بخاری، رقم الحدیث 6351، کتاب الدعوات، باب الدعاء بالموت والحیاۃ)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کی تمنا ہرگز جائز نہیں، بلکہ اس کے بجائے مذکورہ دعاء کا اہتمام کرکے دنیا وآخرت کی خیر طلب کی جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

نیو عباسی الیکٹرونکس

بااختیار ڈیلر
Dawlance
CORONA
UNITED

فریج، ڈیپ فریز، واشنگ مشین، جوسر، استری، گیزر، پکن کی تمام ورائٹی
بہترین ہوم سروس دی جاتی ہے

Deals in: All kind of Electric & Gas Appliances

شہناز پلازہ، چاندنی چوک، مری روڈ راولپنڈی۔فون: 051-4906381, 0321-5365458

www.idaraghufran.org

آپ کے دینی مسائل کا حل ادارہ

شبلی اور فراہی (قسط2)

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے ساتھ مذکورہ تفصیلی مکاتبت کے بعد 26 جولائی 1936 عیسوی کو مولانا عبدالماجد دریابادی صاحب نے ایک اور عریضہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی خدمت میں ارسال کیا، جس کا حضرت تھانوی کی طرف سے جواب موصول ہوا، مولانا عبدالماجد دریابادی اور حضرت تھانوی کی یہ مکاتبت بھی ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

(**مولانا عبدالماجد دریابادی**) سیدی ومطاعی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(**مولانااشرف علی تھانوی**) والسلام علیکم۔

(**مولانا عبدالماجد دریابادی**) مولانا سید سلیمان ندوی اور مولانا مناظر احسن (گیلانی) صاحب کی مطبوعہ تحریریں، بغرضِ ملاحظہ ارسالِ خدمت ہیں۔

(**مولانااشرف علی تھانوی**) میں اپنا مضمون جو اِس لفافہ میں ملفوف ہے، روانہ کرنے کو تھا کہ آپ کا یہ مقالہ آ گیا۔ جو اِس لفافہ سے مقصود ہے، وہ پہلے ہی میں لکھ چکا، یہ آپ کی محبت ہے کہ سب واقعات پیش کر دیے، مگر الحمد للہ مجھ کو نہ اخبار کا انتظار، نہ اخبار کا کوئی اثر۔

حق جب طریق سے ثابت ہو جاتا ہے، الحمد للہ اس کا اتباع کرتا ہوں۔ [1]

(**مولانا عبدالماجد دریابادی**) مشیت میں جو کچھ ہوتا ہے، ہو کر رہتا ہے، میں نے بہت چاہا کہ قبل اس کے کہ اِدھر سے سلسلۂ تحریر شروع ہو، آپ کا اور مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کا بیان شائع ہو جائے (دونوں حضرات اس وقت تک اپنے فتویٔ تکفیر سے رجوع کر چکے تھے۔عبدالماجد)

---

[1] حضرت تھانوی کی مذکورہ عبارت کا مطلب واضح ہے کہ مجھے کسی خاص شخصیت یا آپ کی طرف سے صفائی اور وضاحت کی ضرورت نہیں، بلکہ میرے سامنے حق، جس طرح بھی ثابت ہو جاتا ہے، میں اس کا اتباع کرتا ہوں۔محمد رضوان۔

www.idaraghufran.org

(مولانا اشرف علی تھانوی) یہ آپ کی محبت ہے، مگر مجھ کو مستفتی کے خط کا اس لیے انتظار رہا کہ شاید وہ کوئی سہل سبیل نکالیں، مجھ کو تو سب ہی کے مصالح پر نظر رہتی ہے، مگر جب انتظار کی حد ہوگئی، میں نے جو کچھ لکھنا تھا، لکھ دیا، جو ملاحظہ سے گزرا ہوگا، پھر کل مولانا سید سلیمان صاحب کا مضمون دیکھا، اس پر جو کچھ لکھا گیا، وہ آج ملاحظے سے گزرے گا۔......

(مولانا عبدالماجد دریابادی) منصبِ مفتی سے جناب نے جو ارشاد فرمایا وہ ضابطہ سے بالکل درست سہی، لیکن پھر آخر بریلی والے کیوں بدنام ہیں، وہ بھی تو یہی کرتے ہیں کہ صاحبِ تقویۃ الایمان، حفظ الایمان وغیرہ کے اور سارے عقائد سے، اوران کے تقویٰ وتقدس سے قطع نظر کرکے درمیان سے ایک آدھ فقرہ، یا ایک آدھ لفظ لے لیتے ہیں، اور اسی پر تکفیر کر ڈالتے ہیں۔

(مولانا اشرف علی تھانوی) ان کے سامنے تو سب واقعات ہیں، پھر قصداً تلبیس کرتے ہیں، اور بعد اطلاعِ حقیقت کے بھی رجوع نہیں کرتے، کیا خدانخواستہ یہاں ایسا ہوا ہے؟ [1]

(مولانا عبدالماجد دریابادی) رسالہ ''الاصلاح'' (یہ اسی مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر، ضلع اعظم گڑھ کا ماہ نامہ تھا، جس پر تکفیر کی یورش تھی، مولوی امین احسن اصلاحی کی ادارت میں نکلتا تھا۔عبدالماجد) نے اب کے یہ کیا ہے کہ خود جناب ہی کے ایک وعظ کا بڑا طویل حصہ جو احتیاط دربارۂ تکفیر میں ہے، نقل کردیا ہے، میں نے خود بھی کلیدِ مثنوی میں یہ مضمون پڑھا تھا۔ (اصل الفاظ یاد نہیں، خلاصتاً لکھ رہا ہوں) کہ مولانا کا کوئی ایک شعر جو خلافِ شریعت نظر آئے، اس پر رائے نہ قائم کی جائے، بلکہ سارے کلام کو ملحوظ رکھ کر کی جائے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ بریلی کے حضرات کا جو طریقہ کار ہے کہ وہ قصداً تلبیس کرتے ہیں، اور حقیقت پر مطلع ہونے کے بعد بھی رجوع نہیں کرتے، کیا یہاں بھی اللہ نہ کرے، ایسا ہی ہوا؟ ظاہر ہے کہ نہیں، خود حضرت تھانوی وغیرہ نے حقیقت پر مطلع ہونے کے بعد رجوع فرمالیا۔ فافترقا۔ محمد رضوان۔

www.idaraghufran.org

(**مولانا اشرف علی تھانوی**) میں اپنے مسلک پر بفضلہٖ تعالیٰ قائم ہوں، اس کی تفصیل مع رفعِ شبہات اتر سوں کے رجسٹری شدہ مضمون میں عرض کر چکا ہوں، امید ہے کہ ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ [۱]

(**مولانا عبدالماجد دریابادی**) ابھی دو ہی چار مہینے کی بات ہے کہ مولانا سید سلیمان نے اپنی شدید علالت کے دوران (سید صاحب اس زمانے میں مرضِ قلب میں بہت سخت بیمار ہوگئے تھے۔ عبدالماجد) میں جناب کو خواب میں دیکھا، اور کہتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے یہ حضرت مجھے چھوڑیں گے نہیں، یعنی بغیر اپنے حلقۂ ارادت میں لیے نہ رہیں گے۔

(**مولانا اشرف علی تھانوی**) اچھا ہوا، خواب غلط ہوگیا، اللہ نے انھیں دھوکے سے بچالیا۔ [۲]

(**مولانا عبدالماجد دریابادی**) کہاں میرا دل اس سے باغ باغ ہو رہا تھا، کہاں آج یہ دن دیکھنا نصیب ہو رہا ہے! والسلام۔ محتاجِ دعاء۔ عبدالماجد۔

(**مولانا اشرف علی تھانوی**) غور نہیں فرمایا، میں تو اتر سوں کے مضمون میں ثابت کر چکا ہوں کہ میرے اصلی مسلک اور دستخطِ جدید میں تعارض ہی نہیں، باقی کجا حلقۂ ارادت، کجا میں، اس کی اہلیت تو پہلے ہی سے نہیں، یعنی قبل دستخط بھی، نجات ہی ہو جاوے، تو غنیمت ہے، جس کی دعاء کا سب احباب اور بزرگوں سے امیدوار ہوں۔

---

[۱] حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا مطلب یہ تھا کہ تکفیر کے سلسلے میں جو احتیاط کا مسلک میرا ہے، میں اس پر قائم ہوں، اور فتوے میں جو کچھ لکھا اور کیوں لکھا؟ اس کی تفصیل پہلے مکتوب میں ذکر کی جا چکی ہے، اس میں اپنے مسلک کے مطابق ہی عمل کیا گیا؟ محمد رضوان۔

[۲] اس خواب کا تعلق چونکہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے تھا، اور حضرت کو یہ خواب سنانے سے گویا کہ تعبیر غلط ہونے کا باور کرا کر فتوے سے رجوع یا اس کے طریق کار کے غلط ہونے کے تاثر کا ظاہر کرنا مقصود تھا، لیکن چونکہ حضرت نے تو اصولِ شریعت وفتویٰ کی اتباع میں جواب پر دستخط فرمائے تھے، ان پر اس خواب سے کیا اثر پڑتا۔
اس لیے اپنی عقیدت قائم کرنے کے لیے کوئی تاویل کرنے کے بجائے، صاف صاف فرما دیا کہ خواب غلط ہونے کی وجہ سے، اللہ نے انھیں دھوکے سے بچالیا، لیکن یہ حضرت رحمہ اللہ کی اتباعِ حق کی برکت تھی کہ اس کے بعد مولانا سید سلیمان ندوی صاحب نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے ارادت کا تعلق قائم کیا، اور حضرت تھانوی کی طرف سے شرفِ خلافت سے سرفراز ہوئے، اور اس تعلق کو تا دمِ آخر نہایت احسن طریقے سے نبھایا۔ محمد رضوان۔

www.idaraghufran.org

میں نے جو کچھ کیا، یا جو کچھ کر رہا ہوں، الحمدللہ کسی کے معتقد بنانے یا معتقد رکھنے کے لیے نہیں، نہ کسی کے کم ہو جانے سے کوئی افسوس، اپنے نزدیک حق کی غلامی کی نیت ہے، خواہ کوئی معتقد رہے، یا نہ رہے، جتنے معتقد کم ہوں، اتنا ہی ہلکا رہوں گا، جو کہ ضعفاء کے لیے عین مطلوب ہے۔ والسلام۔

(''حکیم الامت'' نقوش وتاثرات، صفحہ۴۶۵ تا۴۶۷، مقالہ نمبر۸۹۔ سنہ1936 عیسوی، ناشر: الفیصل، غزنی سٹریٹ، لاہور، تاریخ اشاعت: اگست1992 عیسوی) [1]

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ نے، مولانا عبدالماجد دریابادی صاحب کے ساتھ جو مکاتبت فرمائی، اس میں حضرت تھانوی نے درجِ ذیل وضاحت بھی فرمائی کہ:

''اگر کوئی صاحب میرے سب مضامین کو یا بعض کو چھاپنا چاہیں، تو میری طرف سے کوئی امر مانع نہیں، ورنہ یہاں تو چھپے ہی گا، مگر دیر میں، بالخصوص میری وہ تحریر جو بطور قولِ کلی کے ہے، غالباً وہ اوروں سے زیادہ مفید اور دائم الضرورۃ ہے، اگر سب مضامین چھپیں، اس کو بھی نہ بھولا جائے، آئندہ جو مصلحت ہو۔

والسلام، اشرف علی، از تھانہ بھون''۔

(مولانا عبدالماجد دریابادی صاحب لکھتے ہیں) اب اس کے بعد (حضرت تھانوی کا) وہ اصل مضمون جس کا اس خط میں حوالہ ہے، ملاحظہ ہو:

ضمیمۂ ثانیہ رسالہ ''الایضاح لما فی الافصاح''۔

رسالۂ مذکور کے ضمیمۂ اولیٰ کی تحریر سے تقریباً ایک ہفتہ بعد میرے پاس ''سرائے میر، ضلع اعظم گڑھ'' سے (جیسا ڈاک خانہ کی مہر سے معلوم ہوا) ایک جدید مطبوع مضمون مُعنون بہ ''عنوان فلاں فلاں حضرات پر غوغائے تکفیر'' مرقوم یکم جمادی الاولیٰ، جس میں زید وعمرو (زید سے مراد مولانا شبلی اور عمرو سے مراد مولانا حمید الدین ہیں۔ عبدالماجد)

---

[1] حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنے طریق اور مسلک کی پوری وضاحت فرمادی، جس پر وہ شروع سے آخر تک قائم رہے، اور اس میں کسی کی بے جا رعایت کے بجائے اصولوں کے مطابق عمل کیا، جس میں کوئی غرضِ فاسد پیشِ نظر نہیں تھی، دوسرے لوگوں نے اس کو غلط رنگ دیا، اور بے اعتدالی کا ارتکاب کیا، جس سے حضرت تھانوی کا دامن پاک تھا۔ محمد رضوان

www.idaraghufran.org

دونوں کے تبریہ کے متعلق توجیہات تھیں، پہنچا، چونکہ میں عمرو (یعنی مولانا حمید الدین فراہی) کے متعلق خود رسالہ ''الاصلاح'' میں اپنے دستخط سے رجوع کر چکا ہوں، اس حصہ کے متعلق مزید تحقیق کی ضرورت نہیں۔

البتہ اس ضمیمہ میں زید (یعنی مولانا شبلی) کے متعلق بنا بر کسی تاویل یا تبریہ کے معلوم نہ ہوسکنے کے رجوع سے معذوری ظاہر کی تھی۔

اور اس جدید مضمون میں خود زید (یعنی مولانا شبلی) کی ایک تحریر سے نقل کیا گیا ہے کہ:

''جس کا یہ عقیدہ ہو کہ مادہ قدیم ہے، اور خدا کا مخلوق نہیں، وہ ملحد اور زندیق ہے۔(الیٰ قولہٖ) ''الکلام'' میں، اگر اس قسم کے اقوال مذکور ہیں، تو وہ غیر مذہب والوں کے عقائد ہیں، اور اس غرض سے نقل کیے ہیں کہ ان کا رَد کیا جائے، جو اِن کے تبریہ پر دال ہیں۔

اس لیے اس وقت اس حصے کے متعلق مختصراً بقدرِ ضرورت عرض کرتا ہوں۔

وہ یہ کہ زید کی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ ایسے عقائد خود زید کے نزدیک بھی الحاد اور زندقہ ہیں۔

مگر زید اپنے کو ان عقائد سے بَری کہتے ہیں۔

اور ''الکلام'' میں ان کے لکھنے کا ایک عذر کرتے ہیں۔

تو اس تقدیر پر فتویٰ ''الافصاح'' کے مجیب اور خود زید ان عقائد کے، عقائدِ کفریہ ہونے میں تو متفق ہوئے۔

اس لیے اہلِ جواب کی یہ شکایت تو نہیں ہوسکتی کہ غیر کفر کو کفر کہہ دیا۔ [1]

البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اہلِ جواب نے جدید مضمون تبریہ کا کیوں نہیں دیکھا؟ سو ظاہر ہے کہ یہ عدمِ احاطۂ نظر محلِ ملامت نہیں۔

اب صرف کلام اس میں باقی رہا کہ یہ عذر ''الکلام'' کے کسی مقام سے کلیاً یا جزئیاً معلوم

---

[1] یعنی جس چیز کی بنیاد پر تکفیر کی گئی تھی، بعد کی وضاحت کی روشنی میں، اس کے باعثِ تکفیر ہونے کے خود، مولانا شبلی بھی قائل ہوئے، لہٰذا مجیب اور مسئول بہ کے موقف میں کوئی تعارض نہ ہوا، اور اس بات پر مجیب کو الزام دینا درست نہ ہوا۔محمد رضوان۔

www.idaraghufran.org

ومفہوم ہوتا ہے یا نہیں؟

پھر اس تنقیح کے بعد جو حکمِ شرعی ہو، اس کا اتباع سب پر واجب ہے۔

مگر یہ موقوف ہے رسالہ ''الکلام'' کے بالاستیعاب دیکھنے پر، چونکہ میرے پاس نہ وہ رسالہ، نہ مجھ کو اتنی فرصت۔ [1]

اس لیے میں قصرِ مسافت کر کے اپنے مسلکِ توسع محاط بالحدود الشرعیۃ کی بنا پر عرض کرتا ہوں کہ:

اگر اس رسالے میں یہ عذر کلیاً یا جزئیاً مذکور بھی نہ ہو، تب بھی زید کے اس انکارِ انتساب کو توبہ پر محمول کر کے زید کے متعلق بھی اپنے دستخط سے رجوع کرتا ہوں۔

مگر اسی کے ساتھ زید کی جماعت کو یہ مشورہ بھی دیتا ہوں کہ امتِ محمدیہ پر رحم کر کے، نہ زید کی ایسی تصنیفات کو شائع کریں، نہ ان کی حمایت کریں۔

اور مدرسۂ اصلاح کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ ایسے موہم موحش اقوال اور ان کے قائلین من حیث القائلین اور اشتہار مضمون بہ عنوان ''ایک دینی درس گاہ کی خدمت'' کے مضمون سے برأت کا اعلان کر دیں۔ (''حکیم الامت'' نقوش وتاثرات، صفحہ ۴۷۵، مقالہ نمبر ۸۹۔ سنہ 1936 عیسوی، ناشر: الفیصل، غزنی سٹریٹ، لاہور، تاریخِ اشاعت: اگست 1992 عیسوی)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ نے جو پہلے فتویٰ جاری فرمایا تھا، وہ بھی اصولِ افتاء کے مطابق تھا، جس میں مستفتی اور دیگر لوگوں کی طرف سے کچھ بے اعتدالیاں پیدا کی گئی تھیں، اور اس کی توضیح اور وضاحت سامنے آنے کے بعد حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے جو بعد میں مندرجہ بالا رائے قائم کی، وہ بھی انتہائی اعتدال پر مبنی ہے، جس میں احوال وعوارض سے متاثر نہ ہونے اور فریقین کو اعتدال پر قائم رکھنے کی پوری پوری رعایت نظر آتی ہے۔

مذکورہ تحریر میں ایک طرف تو حضرت تھانوی نے، مولانا سید سلیمان ندوی صاحب کی طرف سے علامہ شبلی کی وفات سے چھ ماہ قبل کی تحریر کو توبہ پر محمول کر کے فتوے پر اپنے دستخط سے رجوع کا

[1] البتہ مولانا سید سلیمان ندوی صاحب نے اس کا بالاستیعاب مطالعہ کر کے وضاحت کی ہے، جس کا ذکر آگے مولانا سید سلیمان ندوی صاحب کے حوالے سے آتا ہے۔ محمد رضوان۔

www.idaraghufran.org

اعلان فرمایا۔

دوسری جانب علامہ شبلی کی ''الکلام'' اوراس جیسی کتابوں کی اشاعت وحمایت نہ کرنے کا مشورہ بھی امتِ محمدیہ کے ایمان پر رحم کی خاطر تحریر فرمادیا، اورآگے مولانا ابوالکلام آزاد صاحب وغیرہ کے حوالے سے آتا ہے کہ ''علم الکلام'' پرتصنیف کے زمانے میں علامہ شبلی پر سرسید احمد خان کے کچھ اثرات تھے، جن کے کچھ آثار ان کی اس زمانے کی تالیفات میں ظاہر ہونا بعید نہیں تھا، لیکن اولاً تو مولانا شبلی نعمانی صاحب کو سرسید احمد صاحب کے بہت سے مذہبی افکار سے اختلاف تھا، دوسرے بعد میں مولانا شبلی نعمانی صاحب نے اپنے سابق متعدد افکار سے رجوع کرلیا تھا۔

جس کی تفصیل مولانا سید سلیمان ندوی صاحب کے حوالے سے آگے آتی ہے۔

مولانا سید سلیمان ندوی صاحب کی وضاحت

جب مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمیدالدین فراہی صاحبان کے متعلق تکفیر کے فتوے کا قضیہ پیش آیا، تو اس پر مولانا سید سلیمان ندوی صاحب نے بھی وضاحت کی تھی، جس سے معاملہ حل ہونے میں مدد ملی۔

مولانا سید سلیمان ندوی صاحب اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

> مولانا شبلی کی تکفیر جن مسائل کی بنا پر کی گئی ہے، وہ ان کے نہیں، بلکہ ملحدین کے خیالات ہیں، جن کو انھوں نے رد کے لیے نقل کیا ہے۔ بہرحال ان کے مفصل جوابات تو بعد میں شائع ہوں گے، اس وقت مختصراً یہ کہنا ہے کہ آج سے بائیس سال پیش تر ندوۃ العلماء کے اختلافات کے سلسلے میں ندوہ کے اجلاس دہلی کے موقع پر 1332 ہجری میں ان ہی علماء میں سے چند نے انھیں عبارتوں کو نقل کر کے مولانا پر تکفیر کا فتویٰ مرتب کیا تھا، اس وقت (یعنی وفات سے چھ مہینے پہلے) مولانا نے اپنے دستِ خاص سے ایک مختصر تحریر لکھ کر شائع کی تھی، جو میرے پاس ہے، اس میں مخالفین کے ان الزامات کی پوری تردید کردی تھی، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی آگاہی کے لیے اس کو مع سوال و

www.idaraghufran.org

جواب کے شائع کردیا جائے۔

مولانا شبلی رحمہ اللہ کے عقائد

بحضرت مولانا شبلی صاحب، السلام علیکم

مجھے آپ سے چند سوال پوچھنے ہیں، اجازت ہو تو عرض کروں۔

(۱) میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنی تصنیف ''الکلام'' میں مادۂ عالم کو غیر مخلوق لکھا ہے، کیا یہ آپ کا اعتقاد صحیح ہے؟ اور آپ نے اپنی تصنیف میں یہ مسئلہ اپنے مذہب کا لکھا ہے یا کیا؟

(۲) کیا آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ نبوت کو اکتسابی سمجھتے ہیں؟ کیا آپ یہ مانتے ہیں کہ ہر ایک آدمی اکتساب اور محنت سے نبی ہوسکتا ہے؟ یا اس کی اصلیت کچھ اور ہے؟

(۳) اس کے علاوہ اور بھی کوئی خیال آپ نے ایسا ظاہر کیا ہے جس کی شہادت قرآن مجید اور صحیح احادیث سے نہ مل سکے؟

آپ جو کچھ جواب دیں گے، اسے میں پبلک میں شائع کردوں گا۔

عاجز

سید عبدالسلام، مالک مطبع فاروقی، دہلی

۴/جمادی الآخر/۱۳۳۲ھ

الجواب

جناب میر صاحب! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

(۱) جس کا یہ عقیدہ ہو کہ مادہ قدیم ہے اور خدا کا مخلوق نہیں، وہ ملحد اور زندیق ہے۔ میں مادے کو نہ قدیم بالذات تسلیم کرتا ہوں، نہ قدیم بالزمان۔ البتہ یہ مانتا ہوں کہ خدا کے تمام اوصاف قدیم ہیں۔ الکلام میں اگر اس قسم کے اقوال مذکور ہیں تو وہ غیر مذہب والوں کے اقوال ہیں اور اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ ان کا رد کیا جائے۔

(۲) نبوت کے متعلق میرا ہرگز یہ خیال نہیں ہے کہ وہ اکتسابی ہے اور ہر شخص نبی ہوسکتا

www.idaraghufran.org

ہے۔میں نبوت کوعطیۂ الٰہی سمجھتا ہوں اورآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوخاتم الانبیاء یقین کرتا ہوں،اور جوشخص اس بات کا قائل ہوکہ آنحضرت کے بعد بھی کوئی نبی ہوسکتا ہے، اس کومسلمان نہیں جانتا۔

(۳)باقی میرے عقائد وہی ہیں، جوقرآن شریف اوراحادیث سے ثابت ہیں، میں عقیدتاًاورفقہاًدونوں لحاظ سے اہلِ سنت وجماعت سے ہوں۔

شبلی نعمانی۔دہلی

(تذکرۂ سلیمان،ص۱۰۱و۱۰۲،باب سوم،ناشر:ادارہ مجلسِ علمی،کراچی،سنِ طباعت1960عیسوی)

مولانا شبلی نعمانی صاحب کے اس مکتوب کی مزید تفصیل آ گے،مولانا سید سلیمان ندوی صاحب کی کتاب''حیاتِ شبلی''کےحوالے سے آتی ہے۔

مولانا سید سلیمان ندوی صاحب مذکورہ قضیہ کے سلسلے میں مزید فرماتے ہیں:

اعظم گڑھ میں بمقام سرائے میرعربی کا ایک جدید طرز کا مدرسہ مولانا شبلی مرحوم کے بنائے ہوئے خاکہ کے مطابق مدرسۃ الاصلاح کے نام سے پچیس چھبیس برس سے قائم ہے، اس کے ناظم مولانا حمید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے،مولانا حمید الدین صاحب نے مراجعتِ وطن کے بعداپنی بقیہ زندگی اسی مدرسے کی علمی وتعلیمی رہبری میں صرف فرمائی،اسی کی خاطرانھوں نے ہزارروپے ماہوارکی نوکری چھوڑی،گھربارچھوڑا، مدرسےہی میں بودوباش اختیارکی،اوروہاں کےطلباومدرسین کوقرآنِ پاک کادرس دینا شروع کیا،اوراپنی ساری متاعِ علمی،مدرسے کے چند ہونہارطلبہ کے سپردکردی۔

اس مدرسے کا مقصد یہ ہے کہ عربی صرف ونحوکی دقتوں کوکم کر کے عربی علوم کی تعلیم دی جائے،قرآن پاک کواس تعلیم کامحور بنایا جائے،دوسرےعلوم کوقرآن پاک کا خادم سمجھ کرسکھایا جائے،اورفلسفہ ومنطق کی دورازکارکتابوں کو بہت کم کردیا جائے،مدرسے کا کاروانِ عمل شروع سے آج تک اسی راہ پر چل رہا ہے،اوراچھے نتیجے پیدا کررہا ہے، اس میں کام کرنے والے چندمدرس نہایت ایثار پیشہ،بےغرض اورمخلص علماء ہیں،جن

میں کچھ ندوۃ العلماء کے تعلیم یافتہ اور کچھ خود اسی مدرسے سے نکلے ہوئے ہیں، مدح و ستائش نہیں واقعہ ہے کہ ان مدرسین نے مہینوں قوت لا یموت پر گزر کر کے اور سال ہا سال تنخواہ نہ پا کر اس اخلاص اور ایثار کے ساتھ کام کیا ہے، اور اب تک کر رہے ہیں کہ ہمارے موجودہ قومیات میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔

آس پاس میں ''علمائے زمانہ'' کی کمی نہیں، انھوں نے اس کے مقابل دوسرا مدرسہ قائم کیا، اور اپنے مدرسے کے چلانے کے لیے، یا اپنے زعم میں نیک نیتی سے وقتاً فوقتاً مدرسۃ الاصلاح کے خلاف غلط افواہیں پھیلا کر مسلمانوں کو اس کی امداد سے روکنے کی کوشش کرتے رہے لیکن ع

دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست

ان کی ہر کوشش ناکام ہوتی رہی، اور مدرسۃ الاصلاح کا کام بڑھتا ہی رہا، چنانچہ کئی ماہ سے مدرسۃ الاصلاح کے چند علماء نے مل کر مولانا حمید الدین مرحوم کی یادگار اور ان کی تصنیفاتِ قرآنی کی اشاعت کے لیے دائرہ حمیدیہ قائم کیا ہے، اور اس کی طرف سے ''الاصلاح'' نام کا ایک رسالہ جاری ہوا ہے، جو ماہ بہ ماہ کامیابی کے ساتھ نکل رہا ہے۔

یہ جدید ترقی مخالفوں کے سامانِ ''ہیزم کشی'' کے لیے آگ ثابت ہوئی، انھوں نے اس کی تباہی کے لیے اپنے آخری بے پناہ حربہ (کافرگری) کو استعمال کیا، اور تھانہ بھون، سہارن پور، دہلی، بمبئی اور دیوبند وغیرہ کے چند علماء کو مولانا شبلی اور مولانا حمید الدین کی چند بے محل عبارتیں دکھلا کر دونوں کی تکفیر کا فتویٰ لے آئے، جس پر 41 علمائے کرام کی تصدیقی مہریں ثبت ہیں، پھر دہلی و میرٹھ و پھرایوں وغیرہ سے ایک درجن ایسے علماء بلا کر لے آئے جو اپنے مخالفوں کو بہتر سے بہتر مذہبی اور اخلاقی گالیاں دے سکیں، چنانچہ مدرسے کے قریب کی ایک زمین میں جلسہ جما کر تین روز تک پیہم ان دو مرحومین کو اور ان کے تعلق سے مدرسے کو بدتر سے بدتر کلمات ناشائستہ سے یاد فرماتے رہے۔

یہ واقعہ اپنی نوع کا جیسا بھی ہو، تاہم ہم اپنے برادران وعزیزانِ مدرسۃ الاصلاح کو

www.idaraghufran.org

مبارک باد دیتے ہیں کہ مخالفوں کے اس کل مظاہرہ میں انھوں نے صبر وسکون کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا، اوران کے پاؤں تہذیب ومتانت اور وقار وتمکنت کے جادہ سے الگ نہیں ہوئے، دوسری بشارت اس میں یہ ہے کہ دشمنوں نے اپنے ترکش کا آخری تیر بھی چھوڑ لیا اور انھیں معلوم ہوگیا کہ ان کے بازؤں میں زور اور ہمارے سینوں میں مضبوطی کتنی ہے، اب وہ بھی آرام سے رہیں گے اور ہم بھی آرام پائیں گے۔ (ماہنامہ ''معارف''اعظم گڑھ، انڈیا، ص۸۳و۸۴، جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ، مطابق اگست ۱۹۳۶ء، جلد۳۸ شمارہ۲)

مگر آج اتنی قوتِ برداشت کم ہی حضرات میں رہ گئی ہے، جو پہلے حضرات میں تھی، اور جس کا ذکر مولانا سید سلیمان ندوی صاحب نے اپنے مذکورہ مضمون میں کیا۔

مولانا سید سلیمان ندوی صاحب اس سلسلے میں مزید فرماتے ہیں:

مولانا شبلی اور مولانا حمید الدین صاحب کی تکفیر کے فتویٰ پر جن لوگوں نے دستخط کیے تھے، ان میں سب سے ممتاز شخصیت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی تھی، مولوی عبدالماجد دریابادی اور دوسرے دوستوں کے خطوط اور اخبارِ صدق لکھنؤ سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ حضرت مولانا نے فتویٰ کے بعض جوابی تشریحی مضامین پڑھنے کے بعد اپنے مسلکِ توسع کی بنا پر ان دونوں بزرگوں کی تکفیر کے فتویٰ سے رجوع فرمایا۔

اس زمانے میں جب کہ اعترافِ حق کبریتِ احمر ہے، حضرت مولانا تھانوی کی یہ حق پسندی بے حد قابلِ قدر ہے۔ (ماہنامہ ''معارف''اعظم گڑھ، انڈیا، ص۱۶۴، جمادی الاخریٰ ۱۳۵۵ھ، مطابق ستمبر ۱۹۳۶ء، جلد۳۸ شمارہ۳)

اس عبارت سے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی حق پسندی اور اعترافِ حق کی عظیم الشان صفت ہونے پر روشنی پڑتی ہے، جس کا ''ترجیح الراجح'' کی صورت میں حضرت تھانوی نے مستقل انتظام واہتمام بھی کر رکھا تھا۔

مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی کا حوالہ

مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ نے بھی پہلے، حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی طرح علامہ شبلی کے متعلق دیگراہلِ علم حضرات کے فتویٰ پر تائید کی تھی، بعد میں اس سے رجوع کرلیا تھا۔

اس سلسلے میں ان کے چند فتاویٰ ملاحظہ فرمایے۔

کفایت المفتی میں ہے:

’’میرا پہلا کون سا فتویٰ تکفیر کا ہے، جس کا آپ حوالہ دیتے ہیں۔

اگر1332ہجری کا مطبوعہ فتویٰ مراد ہے، تو اسے غور سے پڑھیے اور یہ بھی لحاظ رکھیے کہ اس کے بعد عرصے تک علامہ شبلی زندہ رہے اور توفیقِ الٰہی ایک آن میں ملحد کو تائب کر سکتی ہے۔

میں اب بھی کہتا ہوں کہ جو شخص مادے کو قدیم مانے اور خدا کو فاعل بالاضطرار جانے، نبوت کو اکتسابی کہے، وہ ملحد ہے۔

1332ہجری کا فتویٰ الزامی طور پر مرحوم کی تحریرات سے عائد کیا گیا تھا۔

لیکن اگر اس کے بعد انھوں نے تبری کی ہو، جیسا کہ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے شائع کی ہے، تو اسے نظرانداز نہ کرنا چاہیے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی۔ (کفایت المفتی، ج۱،ص۳۴۵، کتاب العقائد، پندرھواں باب،

مطبوعہ: دارالاشاعت، کراچی، تاریخِ طباعت: جولائی2001)

اپنے ایک اور فتویٰ میں مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی فرماتے ہیں:

جناب محترم دام فضلہم۔

بعد سلام مسنون! میں جس قدر لکھ چکا ہوں، وہی کافی ہے۔

تکفیرِ مسلم میں انتہائی احتیاط کرنی چاہیے۔

میں نے ان کے جواب پر جو کچھ لکھا تھا، وہ الزاماً تھا، اور خود اپنی طرف سے تکفیر

www.idaraghufran.org

نہیں کی تھی۔

اور اگر علامہ شبلی ان عقائد سے تبری کرتے ہیں، تو ان کی طرف ان عقائد کی نسبت کر کے ان کی تکفیر کا اپنی طرف سے حکم لگانا احتیاط کے خلاف ہے، اور وہ بھی اب کہ ان کے انتقال کو سال ہا سال گزر چکے ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ نبوت کو اکتسابی ماننا اور مادے کو غیر حادث کہنا اور خدا کو فاعل بالاضطرار بتانا، یہ عقائد کفریہ ہیں اور ان کے عقائدِ کفریہ ہونے کو علامہ شبلی بھی تسلیم کرتے ہیں، تو ضرور ہے کہ وہ اپنی پہلی عبارتوں کو ماوّل یا منقول یا منسوخ قرار دیتے ہیں، تو عدمِ تکفیر کے لیے اتنا کافی ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی۔(کفایت المفتی، ج۱،ص۳۴۶، کتاب العقائد، پندرھواں باب،

مطبوعہ: دارالاشاعت، کراچی، تاریخِ طباعت: جولائی2001)

(جاری ہے............)

پروپرائیٹر: محمد اخلاق عباسی محمد نذران عباسی

نیو
عباسی چکن شاپ

ہمارے ہاں شیور و دیسی مرغی، صاف گوشت اور پوٹہ کلیجی

ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہے۔

نیز شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے ہماری خدمات

حاصل کریں۔

دوکان نمبر H-919، حق نواز روڈ، گلاس فیکٹری چوک، راولپنڈی
موبائل: 0301-5642315---0300-5171243

کیا آپ جانتے ہیں؟ مفتی محمد رضوان

دلچسپ معلومات، مفید تجزیات اور شرعی احکامات پر مشتمل سلسلہ

موزوں پر مسح

بعض فقہائے کرام، مثلاً امام مالک کے نزدیک تو مسح خفین یعنی چمڑے کے موزوں پر ہی جائز ہے، اوران کے علاوہ کپڑوں وغیرہ کی جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں، اور جمہور فقہائے کرام کے نزدیک خفین کے علاوہ مخصوص جرابوں پر بھی مسح جائز ہے۔

اس موضوع پر بعض مستقل عربی واردو رسائل بھی تصنیف ہوئے ہیں، جن میں خفین اور مخصوص جرابوں پر مسح کو جائز قرار دیا گیا ہے، لیکن ہمارے یہاں کچھ عرصہ سے جرابوں پر مسح کو جس طرح ناجائز قرار دیا جاتا رہا ہے، اور جو سخت شرائط اس میں بیان کی جاتی رہیں، ان پر کلام کی گنجائش ہے۔

بندہ نے بھی ایک عرصہ ہوا، اس موضوع پر ایک رسالہ تالیف کیا تھا، جس میں مذکورہ تفصیل کے مطابق ہی حکم بیان کیا گیا تھا، جس کا حاصل یہ ہے کہ جب تک جرابیں اتنی موٹی، مضبوط، سخت اور ٹھوس نہ ہوں کہ وہ خود سے بغیر کسی سہارے کے کھڑی ہوسکیں، اور پاؤں میں ٹھہر سکیں، اوران میں پانی جذب نہ ہوسکے اور وہ کم از کم تین میل پہن کر چلنے سے پھٹیں نہیں، صرف ان پر ہی مسح جائز ہے، اوراگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ پائی جائے، تو مسح جائز نہیں۔

لیکن کچھ عرصہ سے عرب اور یورپ وغیرہ ممالک اور خود ہمارے بہت سے علاقوں سے بڑے پیمانے پر یہ خبریں ملتی رہیں کہ بہت سے عوام اور ائمہ حضرات جرابوں پر مسح کر کے نماز پڑھتے اور پڑھاتے ہیں، اور وہاں ائمہ کی اقتداء میں ان لوگوں کو بھی نماز پڑھنا پڑتی ہے، جو عام جرابوں پر مسح نہیں کرتے۔

اوراگر ان کی نمازوں کو ناجائز قرار دیا جائے تو بے شمار لوگوں کے ذمہ میں نماز کا فریضہ باقی رہ جاتا ہے۔

پھر عوام میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں کہ جو اس سلسلے میں دوسرے علماء وفقہاء کے مخصوص موقف

www.idaraghufran.org

سے بھی واقف نہیں۔

ایسے لوگوں کو اگر بعد میں یہ کہا جائے کہ آپ کی برس ہا برس کی نمازیں درست نہیں ہوئیں، تو جہاں ایک طرف ان نمازوں کا اعادہ مشکل ہے، اسی طرح ان لوگوں کو اس بات کا قائل کرنا بھی نہایت مشکل ہے کہ ان کی نمازیں درست نہیں ہوئیں۔

ان جیسے حالات کی بناء پر ضرورت محسوس ہوئی کہ اس مسئلہ کے مجتہد فیہا ہونے نہ ہونے پر غور کیا جائے اور اگر اس سلسلہ میں فقہاء و مجتہدین میں سے کسی کے قول کے مطابق گنجائش نکلتی ہو، تو اس پر غور کیا جائے۔

اسی درمیان اتفاق سے مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب رحمہ اللہ (دارالافتاء والتحقیق، لاہور) سے ملاقات ہوئی، اور وہ ادارہ غفران، راولپنڈی میں تشریف لائے۔

بندہ کا ان سے بھی الحمدللہ تعالیٰ نیاز مندانہ تعلق رہا ہے، ملاقات پر معلوم ہوا کہ ان کا رجحان بھی اس مسئلہ میں گنجائش کی طرف ہے، جس سے بندہ کو اس پہلو پر گنجائش ہونے کی تائید حاصل ہوئی۔

اس کے بعد بندہ نے اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا اور اس کے نتیجہ میں بندہ کو اس مسئلہ میں بعض متاخرین کی طرف سے بیان کردہ سخت شرائط سے اتفاق نہ ہوا۔

اور یہ جو سمجھا جاتا ہے کہ موزوں پر مسح جائز ہونے کی ان سخت شرائط پر فقہائے اربعہ کا اجماع ہے اور یہ اس درجہ کا اجماع ہے کہ اس کی خلاف ورزی کسی مجتہد کو بھی جائز نہیں، تحقیق کرنے سے اس کی تائید نہیں ہوئی۔

اور ہمیں جرابوں پر مسح جائز ہونے کی جو بنیادی شرط ظاہر ہوئی، وہ مخصوص جرابوں سے پاؤں کا مستور ہونا ہے، جن کو پہن کر مسلسل چلنا ممکن ہو، یہی متفق علیہ ''وصفِ مؤثر'' ہے۔

اور بندہ کا اس موضوع پر مفصل و محقق مضمون بحمداللہ تعالیٰ تیار ہو گیا ہے، جو پانچ چھ سو صفحات پر مشتمل ہے اور اہلِ علم اور خاص ذوق رکھنے والے عوام کے لیے قابلِ ملاحظہ ہے۔

مگر المیہ یہ ہے کہ آج کل بعض اہلِ علم حضرات کا طرزِ عمل یہ ہے کہ وہ اس طرح کی تحریرات و تحقیقات کو ملاحظہ و مطالعہ کیے بغیر ہی بدگمانی و بدزبانی کا ارتکاب شروع کر دیتے ہیں۔

www.idaraghufran.org

حالانکہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے خالی الذہن ہوکر دوسرے کے دعوے اور دلائل کو ملاحظہ کریں، اور پھر کوئی شبہ یا اختلاف ہو، تو بندے کے سامنے اس کا اظہار کریں اور بندہ سے اس کے جواب کا مطالبہ کریں، اس سے ممکن ہے کہ ان کو اپنے موقف میں ہی نظرِ ثانی کی ضرورت پیش آئے، اس کے بجائے دوسرے سے بدگمانی وبدزبانی سے دوسرے کا نقصان نہیں، بلکہ ان کا اپنا ہی نقصان ہے۔

کیونکہ اس صورت میں ان کی تقوے وطہارت والی نیکیاں دوسرے کی طرف جاسکتی ہیں، یا دوسرے کے گناہوں کا وبال ان کے سر پڑسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ آمین۔

فقط وَاللہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ

محمد رضوان خان

25/رجب المرجب/1441ھ 21/مارچ/2020 بروز ہفتہ

ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان

TOYOTA GENUINE PARTS

حافظ احسن: 0322-4410682

HONDA GENUINE PARTS

اشرف آٹوز

ٹویوٹا اور ہنڈا کے جینین اور رپلیسمنٹ باڈی پارٹس دستیاب ہیں

4318-C

چوک گوالمنڈی، راولپنڈی

Ph:051- 5530500 5530555

حافظ الیاس حافظ اسامہ

گلی نمبر 6، ہاری سٹریٹ، منٹگمری پارک، لاہور

0313-4410682
0333

ashrafautos.rawalpindi@gmail.com

Join us f on ashrafautos.rawalpindi

عبرت کدہ حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام: قسط 53 مولانا طارق محمود

﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ﴾

عبرت وبصیرت آمیز حیران کن کائناتی تاریخی اور شخصی حقائق

فرعون کی دھمکیاں اور ’’رجلِ مومن‘‘ کی دعوت (حصہ چہارم)

رجلِ مومن کی دعوت (’’یومُ التناد‘‘ اور اللہ کے عذاب کی بے پناہی کا ذکر)

رجلِ مومن نے اپنا سلسلہ کلام جاری ہوئے رکھتے ہوئے، فرعون اور اس کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ کے بے پناہ عذاب سے ڈراتے ہوئے کہا کہ تمہیں ہمیشہ دنیا میں نہیں رہنا ہے، مرنا بھی ہے، قیامت کے دن پیشی بھی ہونی ہے، وہاں حساب کتاب ہوگا، فیصلے ہوں گے اور پکارا جائے گا، اسی پکارے جانے کی وجہ سے قیامت کے دن کو ’’یومُ التناد‘‘ سے موسوم کیا، یعنی اس دن بہت سی ندائیں ہوں گی۔

جس دن پکار پڑے گی، تو تم اس دن پشت پھیر کر چل پڑوں گے، یعنی میدانِ محشر سے جہنم کی طرف روانہ ہوجاؤ گے، اور جب تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہنم کا فیصلہ ہوجائے گا، تو اس دن تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی بھی بچانے والے مددگار نہیں ہوگا، اس لیے تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کی دعوتِ ہدایت کو قبول کرلو، ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری گمراہی کا فیصہ ہوجائے، تو تمہیں کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوگا۔

قرآن مجید کی سورہ غافر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ . يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (سورة غافر، رقم الآيات ٣٢، ٣٣)

یعنی ’’اور اے میری قوم! مجھے تم پر اس دن کا خوف ہے جس میں چیخ پکار مچی ہوگی۔ جس دن تم پیٹھ پھیر کر اس طرح بھاگو گے کہ کوئی بھی تمہیں اللہ سے بچانے والا نہیں ہوگا اور

www.idaraghufran.org

جسے اللہ بھٹکا دے اسے کوئی راستہ دکھانے والا میسر نہیں آتا"۔

رجلِ مومن،فرعون اوراس کی آل کو نہایت دلسوزی سے سمجھاتے ہوئے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے تم اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کرو،تم موسیٰ کے قتل کے ارادوں سے باز آجاؤ،اس کی حیثیت کو سمجھنے کی کوشش کرو۔

لیکن اگرتم پر میری یہ باتیں اثر کرنے سے عاجز رہتی ہیں،تو پھر میرا کام تو صرف سمجھانا ہے، میں اس سے زیادہ کسی بات کی استطاعت نہیں رکھتا،میری نصیحت کو ماننا یا نہ ماننا،تمہارے اختیار میں ہے،لیکن میری تمام کوششوں کے باوجود اگرتم لوگوں نے اپنے اختیار کا غلط استعمال کیا،اور جس اقدام کا تم لوگ ارادہ کررہے ہو،اس سے نہ رکے،تو پھر اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے،اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے سمجھانے کے ذرائع پیدا فرمائے ہیں،لیکن جو شخص ان سے فائدہ اٹھانے کی بجائے دشمنی پراتر آتا ہے،وہ اللہ تعالیٰ کے قانون کی زد میں آجاتا ہے،اس سے قبولیت کی استعداد چھین لی جاتی ہے،وہ ہدایت سے محروم ہوکر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا شکار ہوجاتا ہے۔

مذکورہ بالا آیت میں"یومُ التناد"کا ذکر ہے۔

بعض مفسرین کے نزدیک"تناد"دال کے کسرہ کے ساتھ مخفف ہے"تنادیٰ"کا ہے،جس کے معنیٰ باہم ایک دوسرے کو نداء اور آواز دینے کے آتے ہیں،قیامت کے دن کو"یومُ التناد"اس لیے کہا گیا کہ اس دن بے شمار ندائیں اور آوازیں ہوں گی۔ [1]

---

[1] بعض مفسرین نے ان آوازوں اور نداؤں کی کچھ تفصیل بھی بیان کی ہے،مثلاً ایک ندا میزان اعمال پر ہوگی،اور ایک ندا جنتیوں کو جنت میں جانے کے لیے اور جہنمیوں کو جہنم میں داخل ہونے کے لیے ہوگی،اور ایک ندا،اصحابِ اعراف کی ہوگی،جوکہ اپنی جان پہچان والوں پر ملامت کررہے ہوں گے،اور ایک ندا اہلِ جنت کی ہوگی،جب وہ اہلِ جہنم کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا پورا ہونا یاد دلائیں گے،اور ایک ندا اہلِ جہنم کی ہوگی،جب وہ اہلِ جنت سے پانی یا دوسری نعمتیں مانگیں گے،اور ایک ندا،اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کو ہوگی،جس میں موت کو ذبح کردیا جائے گا،اور کہا جائے گا کہ اے لوگو!اہلِ جنت کے لیے ہمیشہ زندہ رہنا ہے،اور ان کے لیے موت نہیں ہوگی،اور اہلِ جہنم کے لیے ہمیشہ زندہ رہنا ہے،اور ان کے لیے موت نہیں ہوگی۔

سمی بذلک لمنادلۃ الناس بعضهم بعضا، فینادی أصحاب الأعراف رجالا یعرفونهم بسیماهم، وینادی أصحاب الجنة أصحاب النار: "أن قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا "وینادی أصحاب النار أصحاب الجنة: "أن

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اوربعض مفسرین کے نزد ''تناد'' دال کی تشدید کے ساتھ ہے، جوکہ مشتق ہے ''ند، یند'' سے، جس کے معنیٰ ہیں ''بھاگنا بدکنا'' اس کی رو سے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں تمہارے بارے میں خوف کر رہا ہوں اس دن کا کہ جب ہر طرف سے لوگ بھاگتے ہوں گے اوران کوکسی رخ سے بھی پناہ نہ ملے گی اور نہ نکلنے کا راستہ ہوگا۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

أفيضوا علينا من الماء "وينادى المنادى أيضا بالشقوة والسعادة: ألا إن فلان بن فلان قد شقي شقاوة لا يسعد بعدها أبدا، ألا إن فلان بن فلان قد سعد سعادة لا يشقى بعدها أبدا .وهذا عند وزن الأعمال .وتنادى الملائكة أصحاب الجنة: "أن تلكم الجنة أورثتموها بما كنتم تعملون "وينادى حين يذبح الموت: يا أهل الجنة خلود لا موت ويا أهل النار خلود لا موت .وينادى كل قوم بإمامهم إلى غير ذلك من النداء(تفسير القرطبي، ج۱۵ ص ۳۱۰، ۳۱۱، سورة غافر)

ويا قوم إني أخاف عليكم يوم التناد خوفهم بالعذاب الأخروى بعد تخويفهم بالعذاب الدنيوى، والتناد مصدر تنادى القوم أى نادى بعضهم بعضا، ويوم التناد يوم القيامة سمى بذلك لأنه ينادى فيه بعضهم بعضا للاستغاثة أو يتصايحون فيه بالويل والثبور أو لتنادى أهل الجنة وأهل النار كما حكى فى سورة الأعراف أو لأن الخلق ينادون إلى المحشر أو لنداء المؤمن هاؤم اقرؤا كتابيه والكافر ليتنى لم أوت كتابيه (تفسير روح المعانى للآلوسى، ج۱۲ ص ۳۲۰، سورة غافر)

ويا قوم إني أخاف عليكم يوم التناد يعني يوم القيامة سمى يوم القيامة يوم التناد لأنه يدعى فيه كل أناس بإمامهم وينادى بعضهم بعضا فينادى أصحاب الجنة أصحاب النار وينادى أصحاب النار أصحاب الجنة وينادى فيه بالسعادة والشقاوة ألا إن فلان بن فلان سعد سعادة لا يشقى بعدها أبدا وفلان ابن فلان شقي شقاوة لا يسعد بعدها أبدا وينادى حين يذبح الموت يا أهل الجنة خلود بلا موت ويا أهل النار خلود بلا موت وقيل ينادى المؤمن هاؤم اقرئوا كتابيه وينادى الكافر يا ليتني لم أوت كتابيه(تفسير الخازن، ج۴ ص ۷۳، سورة غافر)

[1] وقرأ ابن عباس والضحاك وعكرمة "يوم التناد" بتشديد الدال .قال بعض أهل العربية: هذا لحن، لأنه من ند يند إذا مر على وجهه هاربا، كما قال الشاعر:

وبرك هجود قد أثارت مخافتي ...نواديها أسعى بعضب مجرد

قال: فلا معنى لهذا في القيامة .قال أبو جعفر النحاس: وهذا غلط والقرائة بها حسنة على معنى يوم التنافر. (تفسير القرطبي، ج۱۵ ص ۳۱۱، سورة غافر)

وقرأ ابن عباس والضحاك وأبو صالح والكلبي والزعفراني وابن مقسم التناد بتشديد الدال من ند البعير إذا هرب أى يوم الهرب والفرار لقوله تعالى: يوم يفر المرء من أخيه(تفسير روح المعانى للآلوسى، ج۱۲ ص ۳۲۰، سورة غافر)

وقيل يوم التناد يعني يوم التنافر من ند البعير إذا نفر وهرب وذلك أنهم إذا سمعوا زفير النار ندوا هربا فلا يأتون قطرا من الأقطار إلا وجدوا الملائكة صفوفا عليه فيرجعون إلى المكان الذى كانوا فيه(تفسير الخازن، ج۴ ص ۷۳، سورة غافر)

طب وصحت "سنوت" میں ہر مرض کی شفاء ہے حکیم مفتی محمد ناصر

"سویا" یا "سوئے"

احادیث میں بیان کردہ "سنوت" کے مصداق میں محدثین اور اہلِ لغت نے بالعموم بہت سی مفید نباتات اوران کے تخم وبیج اورمختلف جڑی بوٹیاں مرادلی ہیں،ان میں "سویا" بھی شامل ہے۔ [1]

چنانچہ سنوت کی فضیلت کی حدیث روایت کرنے والے جلیلُ القدر تابعی ابنِ ابی عبلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

قَالَ ابْنُ أَبِي عَبْلَةَ: السَّنُّوتُ الشِّبِتُّ (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣٤٥٧)

ترجمہ:ابنِ ابی عبلہ نے فرمایا کہ سنوت سے مراد "شبت" ہے (ابنِ ماجہ)

جلیلُ القدر تابعی ابنِ ابی عبلہ کے بقول سنوت سے مراد "شَبَث" یا "شِبِتّ" ہے۔

"شَبَث" یا "شِبِتّ" عربی کا لفظ ہے،"شَبَث" یا "شِبِتّ" سے بعض لغویین نے "سویا" مرادلیا ہے

(لغاتُ الحدیث،حرفُ الشین،صفحہ ۸،تالیف:علامہ وحیدالزمان،مطبوعہ:میرمحمد کتب خانہ،کراچی)

"شَبَث" یا "شِبِتّ" کو انگریزی میں "Dill" کہاجاتا ہے (قومی انگریزی اُردو لغت،صفحہ 579، حرف D،طبعِ پنجم 2002ء،ناشر:مقتدرہ قومی زبان،ایچ،۸/۴،اسلام آباد،پاکستان)

اس کانباتاتی نام Anethum Graveolens ہے۔

سوئے کا پودا سونف سے مشابہت رکھتا ہے مگراس کے پھول اور بیجوں کی شکل اورساخت میں فرق ہوتا ہے،خوشبو بھی سونف سے بہت مختلف ہوتی ہے۔

---

[1] ك م ن: كَمُّون [جمع]: (نت) نبات زراعيّ عُشبيّ حوليّ من التوابل أدقّ من السِّمسم، أصنافهُ كثيرة تستخرج منه مشروبات صحِّيَّة نافعة، وهو مُنبِّه للمعدة يُزيل سوء الهضم والمَغَص.

"كَمُّون أسود/ بَرِّيّ."(معجم اللغة العربية المعاصرة، لأحمد مختار عبد الحميد عمر، المتوفى: 1424 هـ، مادة "ك م ن"، الناشر: عالم الكتب)

(الكمون) نَبَات زراعي عشبي حَولي من الفصيلة الخيمية بزوره من التوابل وأصنافه كَثِيرَة مِنهَا الْكرْمَانِي والنبطي والحبشي والكمون الحلو هُوَ الآنسهون والأرمني هُوَ الكرويا (المعجم الوسيط، لمجمع اللغة العربية بالقاهرة، ج٢، ص ٧٩٩، باب الكاف، الناشر: دار الدعوة)

www.idaraghufran.org

''سویا'' کے پتوں کا ساگ تیار کیا جاتا ہے، جسے ''سویا کا ساگ'' کہا جاتا ہے، سوئے کا ساگ مشہور ہے، جو تنہا بھی پکایا جاتا ہے، اور دوسرے ساگوں میں شامل کر کے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ سوئے کے بیج، سونف کی طرح کے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں، مگر ذائقہ کے اعتبار سے تیز و تلخ ہوتے ہیں، سویا کے بیجوں یا پتوں کو ذائقہ دوبالا کرنے کے لئے سبز دھنیا کی طرح خوشبو کے لئے مختلف کھانوں میں بھی شامل کیا جاتا ہے، اور سوئے کے بیجوں کو چائے کی صورت میں بطور قہوہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

''سویا'' یا ''سوئے'' کا مزاج

''سویا'' کا مزاج طبِ یونانی اور نظریہ اربعہ کے بعض اطباء نے گرم خشک قرار دیا ہے (المفردات الاسلامی، صفحہ 103 وصفحہ 186، مصنفہ: حکیم فیض محمد فیض، مطبوعہ: فیض الحکمت اسلامیہ کالج، اوکاڑا، وخواص المفردات، صفحہ ۳۰۳، از حکیم مظفر حسین اعوان، ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز)

''سویا'' یا ''سوئے'' کا مزاج کے مطابق استعمال

''سویا'' یا ''سوئے'' کا مزاج کیونکہ گرم خشک ہے، اس لئے علاج بالضد کے اصول کی رو سے سرد تر امراض اور اُن سے پیدا ہونے والی علامات کے لئے تنہا، یا دیگر مرکبات کے ساتھ اس کا استعمال مفید ہے (المفردات الاسلامی، صفحہ 186، مصنفہ: حکیم فیض محمد فیض، مطبوعہ: فیض الحکمت اسلامیہ کالج، اوکاڑا)

سردی تری کے غلبہ کی صورت میں ظاہر ہونے والے چند امراض یا اُن کی علامات ذیل میں تحریر کی جاتی ہیں، تاکہ معلوم ہوسکے کہ ''سویا'' کا ساگ غذائی اعتبار سے اور ''سوئے'' کے بیج دوائی کے طور پر کن امراض کے لئے مفید ہوسکتے ہیں:

سردی تری کے غلبہ کی صورت میں مزاج (یعنی خون) کے اندر سردی وٹھنڈک کی زیادتی کی وجہ سے منہ کا ذائقہ عام طور پر پھیکا، بے مزہ اور لیسدار ہوتا ہے، اور نبض کے ذریعہ اس مزاج کی پہچان یہ ہے کہ طبیب کی چاروں اُنگلیوں میں سے دو اُنگلیوں (یعنی شہادت والی ایک اُنگلی اور اس سے متصل اُنگلی) کے نیچے مریض کی نبض حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، اور مریض کی نبض کی حرکت میں

www.idaraghufran.org

چوڑائی بھی ہوتی ہے (تشریح الطب الاسلامی، مصنفہ: حکیم فیض محمد فیض صاحب، صفحہ 21)

سردی اور ٹھنڈ کی وجہ سے سردرد اور کنپٹی کا درد۔ دماغ کی کمزوری۔ سفید موتیا اور رات کو نظر نہ آنا (یعنی شب کوری) برودت کی کثرت سے آنکھوں اور پپوٹوں کا بھاری ہونا۔

جلد پر یا بدن میں گلٹیاں بننا، جس میں کنٹھ مالا (یعنی گلے کا مرض جس میں گلے میں گلٹیاں ہو جاتی ہیں، ابتداء میں درد نہیں ہوتا، مگر کچھ عرصہ بعد درد کا احساس ہوتا ہے) بھی شامل ہے۔

سردی اور ٹھنڈ کی وجہ سے ہونے والی کھانسی، قے، بے ہوشی کا بخار، اور جسم کی کپکپاہٹ، اعضاء کا کھچاؤ، اور اعضاء کا سُن ہونا (یعنی اعضاء کا خدر) اور جسم کے عضلات کا اینٹھنا، کھنچنا اور جکڑ جانا (یعنی تشنج) یہ تمام علامات بھی مزاج (یعنی خون) میں برودت و ٹھنڈ ہونے کی نشاندہی کرتی ہیں۔

سردی اور ٹھنڈ کی وجہ سے سکتہ کی ابتدائی حالت (یعنی کابوس، جس میں مریض خواب میں سینہ پر بوجھ محسوس کرتا ہے، جیسے سینے پر کوئی دباؤ ڈال رہا ہو، سانس کی تنگی ہوتی ہے، بولنا دُشوار ہوتا ہے، مریض بہت زور لگا کر خواب سے بیدار ہوتا ہے، پریشانی کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں) یا کامل بے ہوشی (یعنی مکمل سکتہ) کا ہونا بھی برودت کی علامات ہیں۔ [1]

مزاج میں سردی اور ٹھنڈ کی وجہ سے جوڑوں کا درد (یعنی گنٹھیا) ہونا۔

ٹوٹ کر پاخانہ آنا اور ذکر کا سکیڑ (یعنی مرد کے مخصوص عضو کا چھوٹا ہونا) بھی مزاج میں سردی اور ٹھنڈ کی علامات ہیں۔ [2]

نیند و خواب میں ڈرنا یا دل کا دبنا اور گھٹنا۔ لو بلڈ پریشر اور دل کا زور زور سے پھڑکنا (یعنی اختلاج

---

[1] سکتہ یا کامل بیہوشی زہریلی خنازیری زہر کی علامت ہے، جس میں قوتِ نفسانی بعض اعضاء کا احساس چھوڑ دیتی ہے۔
ایسی کیفیت میں لونگ اور ادرک کے پانی میں شہد ملا کر بصورت قہوہ پلانا مفید ہے، نیز کسی ٹب میں نمکین گرم پانی ڈال کر مریض کو حمام کرائیں، منہ اور ناک پانی سے اوپر رکھیں، سر پر پانی ڈال سکتے ہیں۔ اسی طرح لہسن اور ادرک کے پانی میں شہد اور قدرتی نمک ملا کر پلانا بھی مفید ہے، یہ مخاطی مادے کو صاف اور حرارتِ غریزی پیدا کرنے میں اکسیرِ اعظم مقویِ بدن غذا و دواء ہے،
نیز کلونجی 10 تولے، خوردنی نمک 5 تولے، کالی مرچ 3 تولے، لونگ 1 تولہ، رائی سُرخ 10 تولے، سب کو باریک کر کے حب نخود (یعنی چنے کے دانے کی مقدار) کے برابر گولیاں بنالیں، برودت کی علامات پر شافی اثر رکھتی ہے (تشریح الطب الاسلامی، مصنفہ: حکیم فیض محمد فیض صاحب، صفحہ 45و46 بتغیر)

[2] ٹوٹ کر پاخانہ آنا، برودت سے ایسی چھوٹی علامات، سوداوی خلط کے غیر طبعی عمل سے پیدا ہوتی ہیں (تشریح الطب الاسلامی، مصنفہ: حکیم فیض محمد فیض صاحب، صفحہ 48، بتغیر)

www.idaraghufran.org

القلب) بھی برودت کی علامات ہیں۔ [1]

سردی تری کے غلبہ کی صورت میں مزاج (یعنی خون) کے اندر پیدا ہونے والی مذکورہ تبدیلیوں کی صورت میں ''سویا'' یا ''سوئے'' کا مختلف تدابیر کے ساتھ مفرد یا مرکب صورت میں استعمال کرکے اور صالح حرارت پیدا کرکے فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

''سویا'' یا ''سوئے'' کا مختلف امراض میں مفرد یا مرکب استعمال

جوڑوں کے دردوں کے لئے

سوئے کے بیج درد کو سکون دیتے ہیں، اور ریاح (گیس) کا اخراج کرتے ہیں، اس کے لئے سوئے کے بیجوں کو تِلوں کے تیل میں پکا کر یا سوئے اور تِلوں کے تیل کو باہم ملا کر دردوں والے مقامات بالخصوص ہڈیوں کے جوڑوں پر مالش کرنا مفید ہے۔

نیند کے لئے سویا کے پتوں کا استعمال

بعض اطباء کے مطابق سویا کے پتوں کو سونگھنے سے نیند آجاتی ہے، اسی لئے بے خوابی کے مریضوں کے سرہانے سویا کے سبز پتے اور پھول رکھنا نیند آور ہیں (خواص المفردات، صفحہ ۳۰۳، از حکیم مظفر حسین اعوان، ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز)

---

[1] اختلاجُ القلب (یعنی دل کا زور زور سے پھڑکنا) یہ لو بلڈ پریشر کی علامت ہے، جو سردی کی زیادتی کی وجہ سے مخاطی تحریک میں ہوتا ہے، جبکہ تحریکِ قلب (یعنی دل کا تیز چلنا) یہ ہائی بلڈ پریشر کی علامت ہے، جو خشکی کی زیادتی کی وجہ سے عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے (تشریح الطب الاسلامی، مصنفہ: حکیم فیض محمد فیض صاحب، صفحہ 121، بتغیر)

برودت کی وجہ سے اختلاجِ قلب ہوتا ہے، عروق (یعنی خون کی رگیں) سُکڑ جاتی ہیں، دل میں روح بے چین ہوتی ہے، زمانہ حال میں لوگ سرد اشیاء کا استعمال زیادہ کرتے ہیں، مخاطی لیسدار مادے کی وجہ سے شریانوں، وریدوں میں سُدے بن جاتے ہیں، بعض انسانوں کے عضلات (مثلاً کوئی اُنگلی، آنکھ، ہونٹ یا انسانی جلد میں سے نرم اور ہلکے حصہ) پھڑکتے ہیں، بدن میں روح کی تجلیاں رُک جاتی ہیں۔ علاج: حرارت اور رطوبت پیدا کرنا شافی علاج ہے، قدرتی نمک، کھجور، آبِ ادرک اور شہد وغیرہ مجرب علاج ہے۔

اسی طرح ادرک، ہلدی، کالی مرچ، سفید زیرہ اور سونف کے قہوہ میں شہد اور نمک ملا کر پلانا شافی علاج ہے، اگر مریض کچھ عرصہ تک صبر سے علاج کرائے تو آپریشن کی اذیت سے چھٹکارا حاصل کرلیتا ہے (تشریح الطب الاسلامی، مصنفہ: حکیم فیض محمد فیض صاحب، صفحہ 47، بتغیر)

سردی کے وائرس اور خون کی صفائی کے لئے

ماحول ومزاج میں برودت وسردی کی وجہ سے پیدا ہونے جراثیم اور وائرس (CoronaVirus) کے لئے بھی صالح یبوست، اور صالح حرارت ورطوبت کا مزاج میں پیدا کرنا مفید ہے، اس کے لئے مریض کی دیگر علامات کو مدِنظر رکھتے ہوئے سوئے، اجوائن، ملٹھی اور سونف کا قہوہ شہد سے قدرے میٹھا کر کے پیا جائے، نیز یہ قہوہ مصفی خون ہونے کے علاوہ برودت کے غلبہ کی وجہ سے بندشِ حیض میں بھی پیا جاسکتا ہے، سوئے کے بیجوں کے ہمراہ کلونجی استعمال کرنا مقوی مؤلدِ خون ہے

(ملاحظہ ہو: المفردات الاسلامی، صفحہ103 وصفحہ186، از حکیم فیض محمد فیض، فیض الحکمت، اسلامیہ کالج، اوکاڑہ")

سردی کے جوڑوں کے درد، پیٹ کے درد اور گیس کے لئے

مزاج میں سردی کی وجہ سے پیٹ کے درد اور پیٹ کی گیس کے لئے سوئے کے بیجوں کا قہوہ مفید ہے، اس کے لئے سوئے کے بیج اور پودینہ کا قہوہ قدرے شہد اور نمک ملا کر پلانا مفید ہے، نیز یہ قہوہ گاڑھے خلطوں کو بھی چھانٹتا ہے (کذا فی خواص المفردات، صفحہ۳۰۳، از حکیم مظفر حسین اعوان، ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز)

سوئے کے بیجوں کا عرق بدہضمی اور پیٹ کی متعدد بیماریوں کے لئے فائدہ مند ہے، چنانچہ بچوں کی بدہضمی کے لئے استعمال کیے جانے والے مشہور سیال "گرائپ واٹر" میں بھی دوسرے اجزاء کے ساتھ سوئے کے بیجوں کا تیل (Dill oil) شامل کیا جاتا ہے، سوئے یا ان کے تیل میں خاص بات یہ ہے کہ یہ پیٹ میں مروڑ پیدا نہیں ہونے دیتے، اس کے علاوہ سوئے کے بیجوں کے ذیلی اثرات کو ختم کرنے کے لئے اس کے ساتھ سونف یا زیرہ بھی شامل کیا جاسکتا ہے (علاجِ نبوی اور جدید سائنس، پیٹ کی بیماریاں، صفحہ330، مطبوعہ: الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور)

ادارہ غفران میں قمری مہینوں کی 17، 19، اور 21 تاریخوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔
حجامہ کے لئے تشریف لانے والے حضرات مندرجہ ذیل فون نمبر پر وقت لے کر تشریف لائیں۔
حکیم مفتی محمد ناصر صاحب: 051-5507270 0333-5365830

اخبارِ ادارہ مفتی محمد ناصر

ادارہ کے شب وروز

❏...... 3/ 10/ 17/ 24رجب، 2/ 9/ 16/ 23/ 30شعبان، 7/ 14/ 21/ 28رمضان، 6/شوال 1441ھ، بروز جمعہ متعلقہ مساجد میں کرونا وائرس کی وجہ سے احتیاطی تدابیر کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کیا گیا، البتہ 10 رجب کو مدیر صاحب کی مصروفیت کے باعث، مسجد غفران میں بندہ محمد ناصر نے، جبکہ مسجد نسیم میں مولانا طارق محمود صاحب نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔

❏...... 28/ جمادی الاخریٰ، اور 5/ 12/ 19/ رجب 1441ھ، بروز اتوار تک مدیر صاحب کی اصلاحی مجالس صبح تقریباً ساڑھے دس بجے ادارہ غفران میں منعقد ہوتی رہیں، البتہ 19/ رجب کے بعد کرونا وائرس کی وجہ سے اجتماعات پر حکومتی پابندی کی وجہ سے اصلاحی مجالس کا سلسلہ موقوف رہا۔

❏......5 رجب بروز اتوار مدیر صاحب بحریہ ٹاؤن میں ایک مقام پر عشائیہ میں مدعو تھے۔

❏......9 رجب بروز جمعرات، مدیر صاحب نے، مولانا جمشید صاحب کی دعوت پر مسجد عمر فاروق (فوجی کالونی) میں تکمیلِ حفظ قرآن کی تقریب میں بیان فرمایا۔

❏......9 رجب بروز جمعرات، جناب فرقان خان صاحب (برادر مفتی صاحب مدیر) کی طرف سے اپنے پوتے کے عقیقہ کی دعوت میں اراکینِ ادارہ عشائیہ پر مدعو تھے، پوتے کا نام محمد سنان بن محمد حسان تجویز ہوا، اللہ تعالیٰ نیک صالح، اور والدین کے لئے قرۃِ عین بنائیں۔ آمین۔

❏......11 رجب (7/ مارچ) بروز ہفتہ، ادارہ کے شعبہ ناظرہ کے استاد قاری کریم اللہ صاحب کے یہاں بیٹے کی ولادت ہوئی، اللہ تعالیٰ نیک صالح، اور والدین کے لئے قرۃِ عین بنائیں، آمین۔ اسی دن ادارہ کے شعبہ حفظ کے طلبہ کا وفاق المدارس کے تحت حفظ کا امتحان ہوا۔

❏......10 رجب بروز جمعہ، مدیر صاحب کا بعد نمازِ مغرب مرکز صیانۃ المسلمین (لاہور) میں خطاب ہوا، ہمراہ مدیر صاحب کے صاحبزادگان تھے۔

❏......17 رجب بروز جمعہ، مدیر صاحب مع چند اراکینِ ادارہ کے جناب زاہد صاحب صراف کے یہاں عشائیہ پر مدعو تھے۔

❏......18/ رجب (14/ مارچ) بروز ہفتہ سے کرونا وائرس کی وجہ سے حکومتی اور وفاق المدارس کے اعلان

www.idaraghufran.org

کے تحت ادارہ کے دینی وعصری تعلیمی شعبہ جات میں، تاحکمِ ثانی تعطیلات کا اعلان کردیا گیا، ادارہ کے دیگر عملہ کی بھی تعطیلات کردی گئیں، البتہ دارالافتاء جزوی طور احتیاطی تدابیر کوملحوظ رکھتے ہوئے کھلا رہا، نیز ان تعطیلات میں شعبہ تصنیف وتالیف کے تحت مدیر صاحب کے اصلاحی، تحقیقی وتصنیفی مشاغل جاری رہے، چنانچہ انہی ایام میں طاعون اور وباؤں سے متعلق قرآن وسنت میں دی گئی ہدایات، اور وباؤں سے حفاظت کی تدابیر واسباب سے متعلق تصنیف تیار ہوئی، اس کے علاوہ گھروں میں نماز باجماعت اور بروز جمعہ، نمازِ جمعہ وظہر کی نماز، اور تعدُّدِ جمعہ سے متعلق احکامات نیز نمازِ عید باجماعت وتنہاء پڑھنے کے احکامات پر مشتمل کئی تحقیقی تصانیف تیار ہوئیں، جو موجودہ حالات میں لاک ڈاؤن کے باعث طباعت کی بندش کی وجہ سے، ادارہ کی ویب سائٹ کے ذریعہ نشر کی گئیں۔

❏......23/شعبان، مولانا غلام بلال صاحب (رفیق دارالافتاء) کے یہاں بیٹے کی ولادت ہوئی، محمد نوفل نام تجویز ہوا، اللہ تعالیٰ نیک صالح، اور والدین کے لئے قرۃِ عین بنائیں، آمین۔

❏......11/رمضان، تیرہویں شب، ادارہ میں مولانا طارق صاحب اور حافظ لقمان صاحب کا تراویح میں قرآن مجید مکمل ہوا۔

❏......14/رمضان، پندرہویں شب، مسجدِ غفران میں حضرت مدیر صاحب اور مولانا محمد ریحان صاحب کا تراویح میں قرآن مجید مکمل ہوا، اسی شب حافظ محمد عفان صاحب کا جناب فرقان صاحب (برادرمحترم مدیر صاحب) کی رہائش گاہ پر تراویح میں قرآن مجید مکمل ہوا، مسجدِ غفران میں تلاوت، اور وعظ کی مختصر تقریب اور دعاء ہوئی، اس روز جناب فرقان صاحب (برادرمحترم مدیر صاحب) کی طرف سے چند ارکینِ ادارہ، مدیر صاحب کی معیت میں افطار کی دعوت میں مدعو تھے۔

❏......26/رمضان، ستائیسویں شب، مفتی محمد یونس صاحب کی مسجد بلال (صادق آباد) میں تراویح میں قرآن مجید مکمل ہوا، اسی شب، مسجدِ نسیم میں بندہ محمد ناصر کا تراویح میں قرآن مجید مکمل ہوا۔

❏......ادارہ میں 29 رمضان بروز ہفتہ تا 10 شوال بروز منگل (بمطابق 23 مئی تا 2 جون بروز منگل 2020ء) تک، جملہ شعبوں اور دارالافتاء میں عید الفطر کی تعطیلات رہیں۔

❏......یکم شوال/بروز ہفتہ، مسجدِ غفران میں عید الفطر کی نماز حضرت مدیر صاحب نے صبح سات بجے، مسجدِ نسیم میں مولانا محمد ناصر صاحب نے صبح سات بجے، مسجد بلال، صادق آباد میں مفتی محمد یونس صاحب نے صبح چھ بجے پڑھائی۔

❏......4/رجب (29/فروری) بروز ہفتہ تعمیرِ پاکستان سکول میں سالانہ امتحانات 20-2019 کے نتائج کا دن تھا، نتائج کی فراہمی کے ساتھ امتیازی کارکردگی والے طلبہ کو شیلڈز، میڈلز اور دیگر انعامات دیئے گئے،

اور6/7/8/رجب(2/3/4مارچ) طلبہ کونئی جماعتوں کا نصاب فراہم کیا گیا، اور9/رجب(5/مارچ) بروز جمعرات سے تعمیرِ پاکستان سکول میں نئے تعلیمی سال 2020-21 کا آغاز ہوا، البتہ 19/رجب کے بعد تعمیرِ پاکستان سکول میں تعلیمی اداروں سے متعلق حکومتی اعلان کے مطابق تعطیلات شروع ہوگئیں، اس دوران سکول میں زیرِ تعلیم طلبہ/طالبات کوسکول آفس سے چھٹیاں کا کام فراہم کیا گیا۔

علمی وتحقیقی رسائل (جلد11)

(1)...شفاعة فی الأخرة (اقسام واحکام)

(2)...اھلِ فترة و جاھلیة کاحکم

علمی وتحقیقی رسائل (جلد12)

(1)...احادیث ختمِ نبوت

(2)...شَفَاعَةُ النَّبِیِّ لِأَبَوَیِ النَّبِیِّ

مصنّف: مفتی محمد رضوان خان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

اخبارِ عالم

مولانا غلام بلال

دنیا میں وجود پذیر ہونے والے اہم ومفید حالات وواقعات، حادثات وتغیرات

21/فروری/2020ء/26/جمادی الثانی/1441ھ: پاکستان: وفاقی کابینہ کا بجلی، گیس کی قیمتیں نہ بڑھانے پر اتفاق، آلو، پیاز، ٹماٹر کی برآمد پر پابندی، بچوں کی غذا کی درآمد پر پابندی ختم، دالوں پر ڈیوٹی کم کرنے، اشیائے ضروری کی قیمتوں میں مزید کمی لانے کی ہدایت 22/فروری: پاکستان: گندم کی درآمد پر 60 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی ختم، نجی شعبہ 31 مارچ 2020 تک گندم درآمد کر سکے گا، نوٹیفکیشن جاری 23/فروری: پاکستان: کورونا وائرس ایران پہنچنے پر بلوچستان میں ایمرجنسی نافذ، ادھر چین میں مزید 109 ہلاک 24/فروری: پاکستان: کورونا وائرس، پاکستان نے ایرانی سرحد بند کردی، ایران میں مزید ہلاکتیں، افغانستان، ترکی نے بھی سرحد کردی 25/فروری: ملائیشیا: ملائیشیا میں سیاسی تناؤ، اتحادی جماعت سے اختلاف پر وزیر اعظم مہاتیر محمد نے استعفیٰ دے دیا ☎ بھارت: ٹرمپ کی آمد پر دہلی میں متنازع قانون کے خلاف جھڑپیں، جلاؤ گھیراؤ 5 ہلاک 26/فروری: بھارت: دہلی فسادات میں مزید 8 ہلاک، مسلمانوں کی املاک نذرِ آتش، مسجد شہید، کرفیو نافذ، پولیس سرپرستی میں ہندو بلوائیوں نے مسلمانوں کے گھر، دکانیں، گاڑیاں جلادیں، 150 سے زائد زخمی ☎ مصر: سابق مصری صدر حسنی مبارک انتقال کر گئے ☎ اسلام آباد ہائیکورٹ: شاہد خاقان عباسی اور احسان اقبال کی ضمانت منظور، رہا کرنے کا حکم 27/فروری: پاکستان: سٹاک ایکسچینج میں مندی برقرار، مزید 5 حدیں گر گئیں ☎ بھارت: مسلم کش فسادات کا تیسرا دن، ہلاکتیں 27 ہوگئیں، 250 سے زائد زخمی 28/فروری: پاکستان: کورونا وائرس، سعودی عرب نے عمرہ زائرین روک دیے، وائرس 44 ممالک میں پھیل گیا، ایرانی نائب صدر بھی شکار، چین میں مزید 29 ہلاک 29/فروری: پاکستان: روہڑی، ٹرین اور کوچ میں تصادم، 20 جاں بحق، 4 خواتین بھی شامل ☎ مشتاق مہر نئے آئی جی سندھ، کلیم امام آئی جی نیشنل ہائی ویز تعینات یکم/مارچ: پاکستان: پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں 7 روپے لٹر تک کی ☎ افغانستان: 18 سالہ جنگ کا خاتمہ، اتحادی فوجوں کا 14 ماہ میں انخلا، امریکہ، طالبان میں تاریخی معاہدہ 2/مارچ: ملائیشیا: محی الدین یاسین ملائیشیا کے وزیر اعظم نامزد، مہاتیر محمد دوڑ سے باہر 3/مارچ: پاکستان: ایل پی جی 12.71 روپے کلو سستی، نوٹیفکیشن جاری 4/مارچ:

پاکستان:وفاقی کابینہ اجلاس،مسلمانوں کے ساتھ ظلم وتشدد،عبادت گاہوں کی بے حرمتی پر بھارت کے ساتھ کسی قسم کی تجارت نہ کرنے کی منظوری دے دی ☜5/مارچ:پاکستان:سٹاک مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ کے بعد مندی،39ارب کا نقصان ☜6/مارچ:پاکستان:کراچی،5منزلہ عمارت 2عمارتوں سمیت زمین بوس،14جاں بحق،18زخمی ☜7/مارچ:پاکستان:لاہور ہائیکورٹ،تمام سٹوروں،بیکریوں اور ہوٹلوں پر پولی تھین بیگ کے استعمال پر پابندی ☜8/مارچ:پاکستان:مسلسل بارش،فصلوں کونقصان،چھتیں گرتی رہیں،کے پی کے میں ہلاکتیں17ہوگئیں،موسمی ایمرجنسی نافذ ☜9/مارچ:پاکستان:سرکاری حج سکیم کے تحت ایک لاکھ 49ہزار 330درخواستیں منظور ☜10/مارچ:پاکستان:جائزہ کمیٹی کا اجلاس،گندم کی امدادی قیمت1400روپے من مقرر کرنے کا فیصلہ ☜11/مارچ:پاکستان:ملک بھر کی ماڈل کورٹ میں مزید 351مقدمات کا فیصلہ ☜12/مارچ:پاکستان:اسلام آباد،پاک فضائیہ کا ایف16 گرکر تباہ،ونگ کمانڈر شہید،طیارہ پاکستان ڈے پریڈ ریہرسل کے دوران تباہ ہوا،انکوائری بورڈ تشکیل،شہید نعمان اکرم کوگزشتہ سال شیر دل ٹرافی سے نوازا گیا تھا ☜13/مارچ:پاکستان:کورونا،امریکہ،جاپان،بھارت سمیت دنیا بھر میں سٹاک مارکیٹوں میں مندی،پاکستانی1716.56پوائنٹس گرگئی،222ارب روپے ڈوب گئے ☜14/مارچ:پاکستان:کورونا،قومی سلامتی کمیٹی کا اجلاس،تعلیمی ادارے بند،امتحانات منسوخ،ایران اور افغانستان کے ساتھ سرحدیں سیل،پنجاب میں شادی ہال بند،سپورٹس فیسٹیول،میلے منسوخ،مذہبی و دیگر اجتماعات اور جیلوں میں قیدیوں سے ملاقاتوں پر بھی پابندی،تفریحی مقامات بھی بند کرنے کا فیصلہ،مدارس اور دیگر تعلیمی ادارے بھی 5اپریل تک بند،یومِ پاکستان کی تقریبات بھی نہیں ہوں گی ☜15/مارچ:پاکستان:پیپلز پارٹی کے بانی رہنما ڈاکٹر مبشر حسن98برس کی عمر میں انتقال کرگئے،سابق وزیرِ اعظم ذوالفقار بھٹو کے قریبی اور معتمد ساتھیوں میں شمار تھا،1967میں ڈاکٹر مبشر حسن کے گھر میں ہی پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی ☜16/مارچ:پاکستان:کورونا کے خلاف سارک ممالک متحد،پاکستان کا مقبوضہ کشمیر کھولنے کا مطالبہ،مل کر ہی وائرس کا پھیلاؤ روک سکتے ہیں،پاکستان،بھارت،بنگلہ دیش،افغانستان،مالدیپ،نیپال،بھوٹان کے نمائندوں کا ویڈیو کانفرنس میں اتفاق،ایمرجنسی فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ ☜17/مارچ:پاکستان:پاک بحریہ کی کراچی میں سی سپارک 2020مشقیں،نیول چیف کا چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت پر اظہارِ اطمینان ☜18/مارچ:

www.idaraghufran.org

پاکستان: کورونا، دنیا میں 7511 ہلاکتیں، IMF کا متاثرہ ممالک کو ایک کھرب ڈالر دینے کا اعلان ☎ پاکستان: پیراگون کیس، خواجہ برادران کی ضمانت منظور، ضمانت خارج کرانے کی کوئی بنیاد نہیں، سپریم کورٹ ✍ 19/ مارچ: پاکستان: قومی ایمرجنسی پلان منظور، عالمی ادارے 53 کروڑ ڈالر دینگے، اے ڈی پی 35، عالمی بینک 18 کروڑ 80 لاکھ ڈالر دے گا، رکن ممالک کے لیے بھی امداد ✍ 20/ مارچ: پاکستان: سٹاک مارکیٹ 5 سال کی کم ترین سطح پر، مزید 83 ارب ڈوب گئے ✍ 21/ مارچ/ 2020ء/ 25/ رجب المرجب/ 1441ھ: پاکستان: کورونا وائرس، کراچی میں پہلی ہلاکت، سندھ حکومت کا 3 روزہ لاک ڈاؤن کا اعلان، پاکستان میں انٹرنیشنل فضائی آپریشن بند، دنیا میں مزید 1043 ہلاکتیں، تعداد 10 ہزار سے تجاوز ✍ 23/ مارچ: پاکستان: کورونا وائرس، ملک بھر میں جزوی لاک ڈاؤن، یوم پاکستان سادگی کے ساتھ منایا جائے گا، لاہور، راولپنڈی، ملتان میٹروبس سروس معطل ✍ 25/ مارچ: پاکستان: 1200 ارب روپے کا کرونا ریلیف پیکج، پٹرول 15 روپے لیٹر، بجلی، گیس 3 قسطوں میں لینے کا اعلان ✍ 27/ مارچ: پاکستان: ڈالر ملکی تاریخ کی بلند ترین سطح 167 تک پہنچ گیا، سٹاک مارکیٹ میں شدید مندی، انٹربینک میں پاکستانی کرنسی 9 ماہ کی کم ترین سطح پر پہنچ گئی ✍ 28/ مارچ: پاکستان: سی این جی قیمت میں 9 روپے فی لٹر کمی، نئی قیمت 84.50 روپے مقرر ✍ 29/ مارچ: چین: کورونا کے پہلے مرکز ووہان میں معمولاتِ زندگی لوٹ آئے، لاک ڈاؤن کا خاتمہ، لوگوں کو 8 اپریل تک ووہان سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ✍ یکم/ اپریل: پاکستان: ایل پی جی 40 روپے فی کلو سستی، نئی قیمت 90 روپے کلو مقرر ✍ 10/ اپریل: پاکستان: لاک ڈاؤن، پٹرولیم مصنوعات کی کھپت میں 40 فیصد کمی ✍ 22/ اپریل: پاکستان: پاکستان کی شرح نمو 2.5 فیصد تک رہنے کا امکان، موڈیز ✍ 10/ مئی: پاکستان: پنجاب میں 31 مئی تک 3 دن مکمل لاک ڈاؤن، نوٹیفکیشن جاری، جمعہ، ہفتہ، اتوار کاروبار نہیں ہوگا، شاپنگ مالز اور پلازے ساتوں دن بند ہوں گے ✍ 15/ مئی: پاکستان: نویں، گیارہویں کے طلباء اگلی کلاسوں میں پروموٹ، دسویں اور بارہویں والوں کو 3 فیصد اضافی نمبر، وزیرِ تعلیم ✍ 20/ مئی: پاکستان: ایشیائی بینک نے 30 کروڑ ڈالر ہنگامی قرضہ کی منظوری دے دی، رقم کورونا سے متاثرہ افراد کے علاج، ادویات اور طبی سامان پر خرچ کی جائے گی ✍ 23/ مئی: پاکستان: لاہور سے کراچی جانے والا پی آئی اے کا طیارہ آبادی پر گر کر تباہ، 80 سے زائد افراد شہید، دوپہر 1 بجکر 10 منٹ پر روانہ ہوا، 2 بجکر 38 منٹ پر کراچی

لینڈنگ کے دوران گھروں کی چھتوں سے ٹکراتا گر کر تباہ ہوگیا ✍ 24/مئی: پاکستان: عیدالفطر چاند، پورے پاکستان اور خلیجی ممالک میں آج ایک ہی روز عیدالفطر، عوام کو نمازِ عید کے بعد مصافحہ اور گلے ملنے سے گریز کرنے کی ہدایات ✍ یکم/جون: پاکستان: پٹرول 7، لائٹ ڈیزل 9، مٹی کا تیل 11 روپے 88 پیسے سستا، پٹرول 81.58 سے کم ہوکر 74.52، مٹی کا تیل 47.44 سے گھٹا کر 35.56، لائٹ ڈیزل 47.52 سے کم کر کے 38.14 روپے لٹر کر دیا گیا ✍ 3/جون: پاکستان: ملک میں کورونا کے مریضوں کی تعداد 83292 تک پہنچ گئی، 1729 جاں بحق۔

نقشہ اوقاتِ نماز، سحر و افطار (برائے راولپنڈی و اسلام آباد شہر)

(مسجدوں، مدرسوں، دفتروں اور گھروں کے لئے یکساں مفید)

جاری کردہ:

ادارہ غفران، چاہ سلطان، راولپنڈی۔ 051-5507270-55075030

پروپرائیٹر: پرویز اعوان

Awami Poultry

Hole sale center

عوامی پولٹری ہول سیل سینٹر

ہمارے ہاں مرغی کا مکمل سپیئر پارٹس دستیاب ہے، مثلاً گردن، پوٹا کلیجی، وینگ، لیگ پیس اور بون لیس وغیرہ دستیاب ہیں

تھوک و پرچون ہول سیل ڈیلر

نیز شادی بیاہ میں مال منڈی ریٹ پر دستیاب ہے

مین روڈ، رتہ امرال، راولپنڈی 0336-5478516 0321-5055398